الحمدللہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصۃ النحو (تمارین)

الدرس الاول: لفظ اور اس کی اقسام

تمرین نمبر (2) غلطی کی نشاندھی کیجیے:۔

- بے معنی کلمہ کو مہمل کہتے ہیں۔ **درست**: بے معنی لفظ کو مہمل کہتے ہیں۔
- موضوع لفظ کو مفرد کہتے ہیں۔ **درست**: **اکیلے** موضوع لفظ کو مفرد کہتے ہیں۔
- جو جملہ فعل اور فاعل سے مرکب ہو اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ **درست**: جملہ فعلیہ کہتے ہیں۔
- جس جملے کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکتا ہو اسے جملہ انشائیہ کہتے ہیں۔ **درست**: جملہ خبریہ کہتے ہیں۔

تمرین (2)

الف:۔مفرد اور مرکب الگ کیجیے۔

مثال	جواب بمع وجہ	مثال	جواب بمع وجہ
اَلْحَيَاءُ	مفرد، ایک موضوع لفظ	رَسُوْلُ اللہ	مرکب، دو موضوع لفظ۔
اَلرَّجَاءُ	مفرد، ایک موضوع لفظ	رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ	مرکب، دو موضوع لفظ۔
اَلصِّدْقُ	مفرد، ایک موضوع لفظ	عَبْدٌ مُؤْمِنٌ	مرکب، دو موضوع لفظ۔
اَلْاَمَانَةُ	مفرد، ایک موضوع لفظ	نَاقَةُ اللہ	مرکب، دو موضوع لفظ۔
اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ	مرکب، دو موضوع لفظ۔	اَلْاِيْمَانُ	مفرد، ایک موضوع لفظ
اَلصَّلَاةُ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ	مرکب، ایک سے زائد موضوع الفاظ۔		

ب:۔مرکب ناقص اور مرکب تام الگ کیجیے۔

نمبر	مثال	ترجمہ	جواب بمع وجہ
1	اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ	دعا عبادت کا مغز ہے۔	مرکب تام، بات مکمل ہو گئی۔
2	اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ	طہارت ایمان کا حصہ ہے۔	مرکب تام، بات مکمل ہو گئی۔
3	عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ كَبِيْرَةٌ	والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے۔	مرکب تام، بات مکمل ہو گئی۔
4	اَلْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ	یمین غموس	مرکب ناقص، نامکمل بات۔
5	اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ	مؤمن، مؤمن کا آئینہ ہے۔	مرکب تام، بات مکمل ہو گئی۔
6	سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ	قوم کا سرداران کا خادم ہوتا ہے۔	مرکب تام، بات مکمل ہو گئی۔

مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کوٹ مومن

7	طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ	طلب علم فرض ہے۔	مرکب تام، بات مکمل ہوگئی۔
8	جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ	نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے۔	مرکب تام، بات مکمل ہوگئی۔
9	اَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ	مؤمن لونڈی	مرکب ناقص، نامکمل بات۔
10	لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ	قطع تعلق کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔	مرکب تام، بات مکمل ہوگئی۔
11	اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌمِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ	تنہائی، بری صحبت سے بہتر ہے۔	مرکب تام، بات مکمل ہوگئی۔
12	اَلْعِلْمُ النَّافِعُ	علم نافع	مرکب ناقص، نامکمل بات۔
13	اَلزَّكٰوةُ قَنْطَرَةُ الْاِسْلَامِ	زکوۃ اسلام کا مضبوط پل ہے۔	مرکب تام، بات مکمل ہوگئی۔

الدرس الثانی: اسم، فعل، حرف اور ان کی علامات کا بیان

تمرین نمبر(2) غلطی کی نشاندھی کیجیے۔

- جو کلمہ اکیلا اپنا معنی ظاہر کرے اسے اسم کہتے ہیں۔ **درست:** جو کلمہ اکیلا اپنا معنی ظاہر کرے **اور اس میں زمانہ نہ پایا جائے** اسے اسم کہتے ہیں۔
- اسم کے آخر میں تنوین اور اس کے شروع میں الف لام آسکتا ہے۔ **درست:** الف لام اور تنوین ایک اسم میں **جمع نہیں ہو سکتے۔**
- قد، س یا تنوین فعل کی علامت ہے۔ **درست:** قد، س یا **سوف** فعل کی علامت ہے۔
- حرف کی کوئی علامت نہیں ہے۔ **درست:** اسم اور فعل کی علامت نہ ہونا **حرف کی علامت ہے۔**

تمرین نمبر(3)

اسم، فعل اور حرف الگ الگ کیجیے نیز اسم اور فعل کی علامتیں بھی واضح کریں۔

مثال	جواب	وجہ
سَيَصْلٰى (عنقریب وہ جھونکا جائے گا)	فعل	فعل کی علامت س پائی جارہی ہے۔
كَافِرٌ (کافر)	اسم	اسم کی علامت تنوین پائی جارہی ہے۔
اَلنَّارُ (آگ)	اسم	اسم کی علامت الف لام پائی جارہی ہے۔
فِيْ (میں)	حرف	اسم اور فعل کی کوئی بھی علامت نہیں ہے۔
قَدْسَرَقَ (تحقیق اس نے چوری کی)	فعل	فعل کی علامت قد پائی جارہی ہے۔
اَخٌ (بھائی)	اسم	اسم کی علامت تنوین پائی جارہی ہے۔
لَاتَكْذِبْ (جھوٹ نہ بول)	فعل	فعل کی علامت نہی پائی جارہی ہے۔
عَلٰى (پر)	حرف	اسم اور فعل کی کوئی بھی علامت نہیں ہے۔

هُدًی(ہدایت)	اسم	اسم کی علامت تنوین پائی جارہی ہے۔
اَلْقَارِعَةُ(القارعہ)	اسم	اسم کی علامت الف لام پائی جارہی ہے۔
سَمِعَ(اس نے سنا)	فعل	فعل کی علامت ماضی پائی جارہی ہے۔
قَافِلَةٌ(قافلہ)	اسم	اسم کی علامت تنوین پائی جارہی ہے۔
سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ(عنقریب تم جان لوگے)	فعل	فعل کی علامت سوف پائی جارہی ہے۔
سَيَقُوْلُ(عنقریب وہ کہے گا)	فعل	فعل کی علامت س پائی جارہی ہے۔
يَنْظُرُ(وہ دیکھتا ہے یا دیکھے گا)	فعل	فعل کی علامت مضارع پائی جارہی ہے۔
اَلصِّرَاطُ(راستہ)	اسم	اسم کی علامت الف لام پائی جارہی ہے۔
اُنْصُرْ(تو مدد کر)	فعل	فعل کی علامت امر پائی جارہی ہے۔
جَنَّةٌ(جنت)	اسم	اسم کی علامت تنوین پائی جارہی ہے۔
قَالَ(اس نے کہا)	فعل	فعل کی علامت ماضی پائی جارہی ہے۔
قُمْ(تو اُٹھ)	فعل	فعل کی علامت امر پائی جارہی ہے۔

الدرس الثالث: معرفہ اور نکرہ کا بیان

تمرین نمبر(2) غلطی کی نشاندھی کریں۔

- جس اسم سے معین چیز سمجھی جائے اسے نکرہ کہتے ہیں۔ **درست**: اسے معرفہ کہتے ہیں۔
- جس اسم کے شروع میں لام ہو اسے معرف باللام کہتے ہیں۔ **درست**: الف لام ہو اسے معرف باللام کہتے ہیں۔
- جو اسم مضاف ہو اسے معرف بلاضافۃ کہتے ہیں۔ **درست**: وہ اسم جو **معرفہ کی** طرف مضاف ہو اسے معرف بالاضافۃ کہتے ہیں۔
- جس اسم کے شروع میں "یا" ہو اسی کو معرف بالنداء کہتے ہیں۔ **درست**: جس اسم کے شروع میں **حرف نداء** ہو اسے معرف بالنداء کہتے ہیں۔

سوال نمبر(2)۔۔نکرہ اور معرفہ الگ کیجیے نیز معرفہ کی قسم بھی متعین کیجیے۔

مثال	جواب	معرفہ کی قسم
جَامِعَةٌ(یونیورسٹی)	نکرہ	معرفہ کی کوئی قسم نہیں پائی جارہی
اَلَّذِيْنَ(جو)	معرفہ	اسم موصول
هُمْ(وہ سب لوگ)	معرفہ	اسم ضمیر
اَبُوْبَكْرٍ	معرفہ	معرف بالاضافۃ، لفظ ابو، معرفہ "بکر" کی طرف مضاف ہو رہا ہے۔

مرکز جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کوٹ مومن

عُمَرُ	معرفہ	علم
اُسْتَاذٌ	نکرہ	معرفہ کی کوئی قسم نہیں پائی جارہی
اَلدَّرْسُ(سبق)	معرفہ	معرف باللام
جَنَّةٌ	نکرہ	معرفہ کی کوئی قسم نہیں پائی جارہی
نَحْنُ(ہم سے)	معرفہ	اسم ضمیر
کِتَابٌ	نکرہ	معرفہ کی کوئی قسم نہیں پائی جارہی
ذٰلِکَ	معرفہ	اسم اشارہ
عُثْمَانُ	معرفہ	علم
بَابٌ(دروازہ)	نکرہ	معرفہ کی کوئی قسم نہیں پائی جارہی
اَلْجَنَّةُ(جنت)	معرفہ	معرف باللام
رُمَّانٌ	نکرہ	معرفہ کی کوئی قسم نہیں پائی جارہی
حُلْوٌ(میٹھا)	نکرہ	معرفہ کی کوئی قسم نہیں پائی جارہی
هٰذَا	معرفہ	اسم اشارہ
عَلِيٌّ	معرفہ	علم
اُولٰئِکَ	معرفہ	اسم ضمیر
ثَمَرٌ(پھل)	نکرہ	نکرہ
شَجَرٌ(درخت)	نکرہ	معرفہ کی کوئی قسم نہیں پائی جارہی
يَانَبِيُّ(اے نبی)	معرفہ	معرف بالنداء
کُتُبٌ(کتاب کی جمع)	نکرہ	معرفہ کی کوئی قسم نہیں پائی جارہی
اِيَّاكَ(خاص کرتو)	معرفہ	اسم ضمیر

الدرس الرابع: مذکراورمؤنث کابیان

تمرین نمبر(2)سوال نمبر(1)۔۔غلطی کی نشاندھی کیجیے۔

- اسم کے آخر میں الف کے بعد ہمزہ نہ ہو تو اسے الف ممدودہ کہتے ہیں۔**درست**:جس **الف کے بعد ہمزہ** ہو اسے الف ممدودہ کہتے ہیں۔
- جس مذکر کے مقابل نر جاندار ہو اسے مؤنث حقیقی کہتے ہیں۔**درست**:جس **مؤنث** کے مقابل نر جاندار ہو اسے مؤنث حقیقی کہتے ہیں۔
- جس اسم کے آخر میں تاء ہو اسے مؤنث ہی کہیں گے۔**درست**:جو اسم مذکر کا نام ہو یا صرف مذکر کے لیے بولا جاتا ہو **اسے مذکر ہی کہیں گے اگرچہ اس میں تاء ہو۔**

سوال نمبر(2)۔۔الف)مذکر اور مؤنث الگ الگ کیجیے۔

مثال	جواب	وجہ
اَلْقُرْآنُ	مذکر	علامت تانیث نہیں ہے۔
طَلْحَةُ	مذکر	مذکر کے لیے بولا جاتا ہے۔
شَمْسٌ (سورج)	مؤنث	اہل عرب بولتے ہیں۔
بَيْتٌ (گھر)	مذکر	علامت تانیث نہیں ہے۔
وَلَدٌ (بچہ)	مذکر	علامت تانیث نہیں ہے۔
زَيْنَبُ	مؤنث	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
يَدٌ (ہاتھ)	مؤنث	اہل عرب بولتے ہیں۔
أُم (ماں)	مؤنث	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
نَارٌ (آگ)	مؤنث	اہل عرب بولتے ہیں۔
خَلِيْفَةٌ (خلیفہ)	مذکر	مذکر کے لیے بولا جاتا ہے۔
اَتَانٌ (گدھی)	مؤنث	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
أُسَامَةُ	مذکر	مذکر کے لیے بولا جاتا ہے۔
أُخْتٌ (بہن)	مؤنث	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
كُبْرىٰ (بڑی)	مؤنث	علامت تانیث الف مقصورہ ہے۔
طُرْفَةٌ (شاعر کا نام)	مذکر	مذکر کے لیے بولا جاتا ہے۔

ب):۔۔درج ذیل اسماء میں سے مؤنث حقیقی اور مؤنث لفظی الگ الگ کریں۔

مثال	جواب	وجہ
نَاقَةٌ (اونٹنی)	مؤنث حقیقی	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
رِجْلٌ (ٹانگ)	مؤنث لفظی/سماعی	اہل عرب سے سنا گیا ہے۔اور اس کے مقابل نر جاندار نہیں ہے۔
صَحْرَاءُ	مؤنث لفظی	الف ممدودہ آخر میں ہے۔اور اس کے آخر میں نر جاندار نہیں ہے۔
بَقَرَةٌ (گائے)	مؤنث حقیقی	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
دَارٌ (گھر)	مؤنث لفظی/سماعی	اہل عرب سے سنا گیا ہے۔اور اس کے مقابل نر جاندار نہیں ہے۔
شَاةٌ (بکری)	مؤنث حقیقی	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
اِمْرَاَةٌ (عورت)	مؤنث حقیقی	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
عَيْنٌ (آنکھ)	مؤنث لفظی/سماعی	اہل عرب سے سنا گیا ہے۔اور اس کے مقابل نر جاندار نہیں ہے۔
اِبْنَةٌ (بیٹی)	مؤنث حقیقی	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
هِنْدٌ (عورت کا نام)	مؤنث حقیقی	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
لُغَةٌ (فرہنگ)	مؤنث لفظی	آخر میں علامت تانیث "ۃ" ہے۔اور اس کے مقابل نر جاندار نہیں ہے۔

مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کورنگی مومن

فَاطِمَةُ	مؤنث حقیقی	اس کے مقابل نر جاندار ہے۔
حَرْبٌ(جنگ)	مؤنث لفظی/سماعی	اہل عرب سے سنا گیا ہے۔
مُرْضِعٌ(دودھ پلانے والی)	مؤنث لفظی/سماعی	اس کے مقابل نر جاندار نہیں ہے یہ مؤنث کے ساتھ ہی خاص ہے۔
ظُلْمَةٌ(اندھیرا)	مؤنث لفظی	آخر میں علامت تانیث "ۃ" ہے۔اور اس کے مقابل نر جاندار نہیں ہے۔

الدرس الخامس: واحد، تثنیہ اور جمع کا بیان

تمرین نمبر(2)۔۔غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جس اسم سے دو سے زائد افراد سمجھے جائیں اسے جمع سالم کہتے ہیں۔**درست**:اسے **جمع**۔۔**یا**۔۔**مجموع** کہتے ہیں۔
- جو اسم، جمع کا معنی دے اسے اسم جمع کہیں گے۔**درست**:جو اسم، **جمع نہ ہو مگر جمع کا معنی دے** اسے اسم جمع کہیں گے۔
- جس اسم کے آخر میں الف اور تاء ہو اسے جمع مؤنث سالم کہیں گے۔**درست**:**جو جمع** الف اور تاء کے ساتھ بنائی گئی ہو اسے جمع مؤنث سالم کہتے ہیں۔

تمرین نمبر(3)۔۔**الف**) واحد، تثنیہ، جمع اور اسم جمع الگ الگ کریں۔

مثال	جواب	وجہ
اَلْسُنٌ(بہت سے زبانیں)	جمع مکسر	واحد "لِسَانٌ" ہے جس کی بنا جمع کے وقت ٹوٹ گئی۔
جَنَّتَانِ(دو جنتیں)	تثنیہ	"جَنَّةٌ" کے آخر میں "ان" کا اضافہ کیا گیا ہے۔
جَيْشٌ(لشکر)	اسم جمع	اس میں جمع کا معنی پایا جارہا ہے۔
اَرْغِفَةٌ(روٹی)	جمع مکسر	واحد "رَغِيْفٌ" ہے جس کی بنا جمع بناتے وقت ٹوٹ گئی۔
قَلَمٌ(قلم)	واحد	ایک فرد پر دلالت کر رہا ہے۔
قَوْمٌ	اسم جمع	اس میں جمع کا معنی پایا جارہا ہے۔
جِيْرَانٌ(پڑوسی)	جمع	"الجار" کی جمع ہے جو دو سے زیادہ افراد پر دلالت کر رہا ہے۔
مُسْلِمَةٌ(مسلمان خاتون)	واحد	ایک فرد پر دلالت کر رہا ہے۔
ذَوَاتٌ(والیاں)	جمع مؤنث سالم	"ذُوْ" کی جمع ہے۔
قَافِلَةٌ(قافلہ)	اسم جمع	اس میں جمع کا معنی پایا جارہا ہے۔
دَوَاتٌ	واحد	ایک فرد پر دلالت کر رہا ہے۔
رَهْطٌ(جماعت)	اسم جمع	اس میں جمع کا معنی پایا جارہا ہے۔
اَطْفَالٌ(بچے)	جمع مکسر	واحد "طِفْلٌ" ہے جس کی بنا جمع کے وقت ٹوٹ گئی ہے۔
مَنَازِلُ(ٹھکانے)	جمع مکسر	واحد "مَنْزِلٌ" ہے جس کی بنا جمع کے وقت ٹوٹ گئی ہے۔
فِيْرَانٌ(چوہے)	جمع مکسر	واحد "فَارٌ" ہے جس کی بنا جمع کے وقت ٹوٹ گئی ہے۔

اَبْوَابٌ (دروازے)	جمع مکسر	واحد "بَابٌ" ہے جس کی بنا جمع کے وقت ٹوٹ گئی ہے۔
مُؤْمِنُوْنَ (مؤمن)	جمع مذکر سالم	واحد "مُؤْمِنٌ" ہے آخر میں "ون" کا اضافہ کیا گیا۔
نِیْرَانٌ (آگ)	جمع	واحد "نَارٌ" ہے جس کی بنا جمع کے وقت ٹوٹ گئی ہے۔
غِلْمَۃٌ (خادم)	جمع مکسر	واحد "غُلَامٌ" ہے جس کی بنا جمع کے وقت ٹوٹ گئی ہے

ب)۔۔جمع سالم اور جمع مکسر الگ الگ کیجیے۔

مثال	جواب	وجہ
صُحُفٌ (بہت سارے مصحف)	جمع مکسر	واحد "صَحِیْفَۃٌ" ہے جمع بناتے وقت واحد کی بنا ٹوٹ گئی۔
شَجَرَاتٌ (درخت)	جمع مؤنث سالم	واحد "شَجَرَۃٌ" ہے آخر میں الف، تا "کا اضافہ کیا گیا۔
مَرْضٰی (مریض)	جمع مکسر	واحد "مَرِیْضٌ" ہے جمع بناتے وقت واحد کی بنا ٹوٹ گئی۔
قُلُوْبٌ (دل)	جمع مکسر	واحد "قَلْبٌ" ہے جمع بناتے وقت واحد کی بنا ٹوٹ گئی۔
صَادِقُوْنَ (سچے لوگ)	جمع مذکر سالم	واحد "صَادِقٌ" ہے آخر میں واؤ، ن "کا اضافہ کیا گیا۔
مَکَاتِبُ (آفس)	جمع مکسر	واحد "مَکْتَبٌ" ہے جمع بناتے وقت واحد کی بنا ٹوٹ گئی۔
اَنْفُسٌ (جانیں)	جمع مکسر	واحد "نَفْسٌ" ہے جمع بناتے وقت واحد کی بنا ٹوٹ گئی۔
رَاجِعُوْنَ (لوٹنے والے)	جمع مذکر سالم	واحد "رَاجِعٌ" ہے آخر میں واؤ، ن "کا اضافہ کیا گیا۔
مَدَارِسُ (مدرسے)	جمع مکسر	واحد "مَدْرَسَۃٌ" ہے جمع بناتے وقت واحد کی بنا ٹوٹ گئی۔
جَھَلَۃٌ (جاہل)	جمع مکسر	واحد "جَاھِلٌ" ہے جمع بناتے وقت واحد کی بنا ٹوٹ گئی۔
حَسَنَاتٌ (نیکیاں)	جمع مؤنث سالم	واحد "حَسَنَۃٌ" ہے آخر میں الف، تا "کا اضافہ کیا گیا۔
اَفْضَلُوْنَ (افضل مرد)	جمع مذکر سالم	واحد "اَفْضَلُ" ہے آخر میں واؤ، ن "کا اضافہ کیا گیا۔
مَسَاکِیْنُ (مسکین)	جمع مکسر	واحد "مِسْکِیْنٌ" ہے جمع بناتے وقت واحد کی بنا ٹوٹ گئی ہے۔
نُحَاۃٌ (نحوی)	جمع مکسر	واحد "نَحْوِیٌّ" ہے جمع بناتے وقت واحد کی بنا ٹوٹ گئی۔
سُجَّدٌ (سجدہ کرنے والے)	جمع مکسر	واحد "سَاجِدٌ" کی جمع ہے۔ جمع بناتے وقت واحد کی بنا ٹوٹ گئی۔

الدرس السادس: مرکب اضافی کا بیان

تمرین نمبر(2)۔۔ غلطی کی نشاندہی کیجیے۔

- مرکب میں پہلے اسم کو مضاف کہتے ہیں۔ **درست: مرکب اضافی** میں پہلے اسم کو مضاف کہتے ہیں۔
- مضاف الیہ پر نہ تنوین آتی ہے نہ الف لام۔ **درست: ایک وقت میں** دونوں نہیں آسکتے۔
- مضاف، تثنیہ یا جمع ہو تو اس کے آخر سے نون گر جاتا ہے۔ **درست:** آخر سے **نون تثنیہ و نون جمع** گر جاتے ہیں۔
- مضاف ہمیشہ مرفوع اور مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے۔ **درست:** مضاف کا اعراب **بدلتا رہتا ہے** جبکہ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

تمرین نمبر(3)۔۔۔الف) درج ذیل جملوں میں مضاف اور مضاف الیہ الگ الگ کیجیے۔

مثال	مضاف	مضاف الیہ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (محمد اللہ کے رسول ہیں)	رسول	اللّٰہ
اَلْمُؤْمِنُ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ (مؤمن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے)	نور	اللّٰہ
ھٰذَا کِتَابُ الطَّھَارَۃِ (یہ طہارت کی کتاب ہے)	کتاب	الطهارة
جَاءَ وَلَدَا زَیْدٍ (زید کے دو بچے آئے)	ولد	زید
اَللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ (اللہ عالمین کا رب ہے)	رب	العٰلمین
آفَةُ الْعِلْمِ اَلنِّسْیَانُ (علم کی آفت بھول جانا ہے)	آفة	العلم

ب:۔۔درج ذیل جملوں میں مرکب اضافی میں غلطی کی نشاندھی فرمایئے۔

مثال	جواب	وجہ
رَاَیْتُ غُلَامَ زَیْدٌ	رَاَیْتُ غُلَامَ زَیْدٍ (میں نے زید کے غلام کو دیکھا)	"زید" مضاف الیہ بن رہاہےاور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔
وَلَدَانِ خَالِدٍ حَضَرَا	وَلَدَا خَالِدٍ حَضَرَا (خالد کے دو بچے حاضر ہیں)	"ولدان" تثنیہ ہے اور اضافت کے وقت نون تثنیہ گر جاتا ہے۔
جَاءَ مُسْلِمُوْنَ الْھِنْدِ	جَاءَ مُسْلِمُوْا الْھِنْدِ (ہند کے مسلمان آئے)	"مسلمون" جمع مذکر سالم ہے اور اضافت کے جمع مذکر سالم کا نون جمع گر جاتا ہے۔
فُتِحَ بَابُ الدَّارَ	فُتِحَ بَابُ الدَّارِ (گھر کا دروازہ کھولا گیا)	"الدار" مضاف الیہ بن رہا ہے اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔
ھٰؤُلَاءِ جِیْرَانٌ زَیْدٍ	ھٰؤُلَاءِ جِیْرَانُ زَیْدٍ (یہ سب زید کے پڑوسی ہیں)	"جیران" مضاف بن رہا ہے اور مضاف پر تنوین نہیں آتی۔
قَالَ بَنُوْنَ بَکْرٍ	قَالَ بَنُوْا بَکْرٍ (بکر کے بیٹوں نے کہا)	"بنون" جمع مذکر سالم ہے اور اضافت کے وقت جمع مذکر سالم کا نون جمع گر جاتا ہے۔
ھٰذَا قَلَمُ الْوَلَدِ	ھٰذا قَلَمُ الْوَلَدِ (یہ بچے کا قلم ہے)	"الولد" مضاف الیہ بن رہا ہے اور مضاف الیہ پر تنوین نہیں آتی۔
اَلْبُسْتَانُ الدَّارِ وَاسِعٌ	بُسْتَانُ الدَّارِ وَاسِعٌ (گھر کا باغ وسیع ہے)	"البستان" مضاف بن رہا ہے اور مضاف پر الف لام نہیں آتا۔
نَامَ مَسَاکِیُ بَلَدٍ	نَامَ مَسَاکِیْنُ بَلَدٍ (شہر کے مسکین سو گئے ہیں)	"مساکی" جمع مکسر ہے اور اضافت کے وقت جمع مکسر کا نون نہیں گرتا۔

ج)۔۔۔قواعد کا خیال رکھتے ہوئے درج ذیل دو دو اسماء سے مرکب اضافی بنایئے۔

مثال	جواب	وجہ

كِتَابٌ، اللّٰه	كِتَابُ اللّٰهِ (اللہ کی کتاب)	مضاف پر تنوین نہیں آتی اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔
اَلرَّبُّ، اَلْعَالِمُ	رَبُّ الْعَالِمِ (عالم کا رب)	مضاف پر الف لام نہیں آتا اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔
اَلْعُقُوْقُ، اَلْوَالِدُ	عُقُوْقُ الْوَالِدِ (والد کا نافرمان)	مضاف پر الف لام نہیں آتا اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔
اَلْغُلَامَانِ، زَيْدٌ	غُلَامَا زَيْدٍ (زید کے دو غلام)	اضافت کے وقت نون تثنیہ گر جاتا ہے اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔
لَبَنٌ شَاةٌ	لَبَنُ شَاةٍ (بکری کا دودھ)	مضاف پر تنوین نہیں آتی اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔
اَلْمَاءُ، اَلْبَحْرُ	مَاءُ الْبَحْرِ (سمندر کا پانی)	مضاف پر الف لام نہیں آتا اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔
اَلْفِيْرَانُ، بَيْتٌ	فِيْرَانُ بَيْتٍ (گھر کے چوہے)	مضاف پر الف لام نہیں آتا اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ نون اس نہیں گرا یہ یہ جمع مکسر ہے۔
اَللَّبَنُ، اَلْبَقَرُ	لَبَنُ الْبَقَرِ (گائے کا دودھ)	مضاف پر الف لام نہیں آتا اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

الدرس السابع: مرکب توصیفی، بنائی اور مزجی کا بیان

تمرین نمبر (2) غلطی کی نشاندھی فرمائیں۔

- ہر صفت دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ **درست:** صفت مفرد ہو تو دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔
- موصوف غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو صفت واحد مذکر یا جمع مذکر آتی ہے۔ **درست:** اس کی صفت واحد مؤنث یا جمع مؤنث آتی ہے۔
- جس مرکب کو ایک کلمہ بنادیا گیا ہو اسے مرکب بنائی کہتے ہیں۔ **درست:** جس مرکب ناقص کو ایک کلمہ بنادیا گیا ہو اور اس کا دوسرا جز کسی حرف کو شامل ہو تو اسے مرکب بنائی کہتے ہیں۔

تمرین نمبر (3) (الف)۔۔درج ذیل جملوں میں موصوف اور صفت الگ الگ کیجیے۔

مثال	موصوف	صفت
جَاءَ رَجُلٌ يَخَافُ (ایسا آدمی آیا جو ڈرتا ہے۔)	رجل	يخاف
صَامَ وَلَدٌ صَالِحٌ (ایسا بچہ آیا جو نیک ہے۔)	ولد	صالح
هٰذِهٖ نَاقَةٌ يَعْمَلَةٌ (یہ اسی اونٹنی ہے جو کام کرتی ہے۔)	ناقة	يعملة
هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ (یہ بڑا دن ہے۔)	يوم	عظيم
اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ كَلَامُ اللّٰهِ (قرآن کریم اللہ کا کلام ہے۔)	القرآن	الكريم
اَوْلَادٌ صِغَارٌ نَائِمُوْنَ (چھوٹے بچے سورہے ہیں۔)	اولاد	صغار
تِلْكَ اَيَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ (یہ گنے ہوئے ایام ہیں۔)	ايام	معدودات
رَاَيْتُ رِجَالًا كَثِيْرَةً (میں نے کثیر آدمی دیکھے۔)	رجالا	كثيرة

اَلْقَنَاعَةُ مَالٌ لَايَنْفُذُ (قناعت ایسی دولت ہے جو ختم نہیں ہوتی۔)	مال	لاینفذ

ب)۔۔درج ذیل جملوں کے مرکب توصیفی میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
نَامَ اَطْفَالٌ صَغِيْرٌ	نَامَ اَطْفَالٌ صَغِيْرَةٌ/صِغَارٌ (چھوٹے بچے سوگئے۔)	موصوف مذکر عاقل کی جمع مکسر ہو تو صفت واحد مؤنث یا جمع مذکر آتی ہے۔
جَاءَ الرَّجُلُ صَالِحٌ	جَاءَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ (نیک آدمی آیا۔)	صفت مفرد ہو تو دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔اس لیے "الصالح" بنایا۔
رَاَيْتُ الْبَلَدَ الْكَرِيْمِ	رَاَيْتُ الْبَلَدَ الْكَرِيْمَ (میں نے عزت والا شہر دیکھا۔)	صفت مفرد ہو تو دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے اس لیے "الكريمَ" بنایا۔
هٰذِهٖ كُتُبٌ مُفِيْدُوْنَ	هٰذِهٖ كُتُبٌ مُفِيْدَةٌ/مُفِيْدَاتٌ (یہ کتابیں مفید ہیں۔)	موصوف غیر عاقل کی جمع مکسر ہو تو اس کی صفت واحد مؤنث یا جمع مؤنث آتی ہے۔
شَرِبْتُ مَاءً عَذْبٌ	شَرِبْتُ مَاءً عَذْباً (میں نے میٹھا پانی پیا۔)	صفت مفرد ہو تو دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے اس لیے "عذباً" بنایا۔
نَصَرَ زَيْدٌ عَالِمٌ	نَصَرَ زَيْدُنِ الْعَالِمُ (اس زید نے مدد کی جو عالم ہے۔)	صفت مفرد ہو تو دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے اس لیے "العالم" بنایا۔

ج)۔۔قواعد کا خیال رکھتے ہوئے درج ذیل دو دو لفظوں سے مرکب توصیفی بنائیے۔

مثال	جواب	وجه
اَلْآيَةُ بَيِّنَةٌ	اَلْآيَةُ الْبَيِّنَةُ (واضح آیتیں)	"الآية" کا الف لام ختم کر دیا تاکہ موصوف، صفت میں مطابقت ہو جائے۔
اَلْبِئْرُ، عَمِيْقَةٌ	بِئْرٌ عَمِيْقَةٌ (گہرا کنواں)	"البئرُ" کا الف لام ختم کر دیا تاکہ موصوف، صفت میں مطابقت ہو جائے۔
اَلشَّمْسُ، طَالِعَةٌ	اَلشَّمْسُ الطَّالِعَةُ (طلوع ہونے والا سورج)	"طالعة" کے ساتھ الف لام لگا کر تنوین ختم کر دی تاکہ موصوف صفت میں مطابقت ہو جائے۔
سَرِيْرٌ، مَرْفُوْعٌ	سَرِيْرٌ هُوَ مَرْفُوْعٌ (اُٹھائی ہوئی چارپائی)	نکرہ کے بعد جملہ ہو تو وہ صفت بنتا ہے اور اس میں موصوف کے مطابق ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔
جَنَّةٌ، اَلْعَالِيَةُ	اَلْجَنَّةُ الْعَالِيَةُ (بلند جنت)	"جنة" کے ساتھ الف لام لگا دیا تاکہ موصوف، صفت میں مطابقت ہو جائے۔
اَلرُّسُلُ، كِرَامٌ	اَلرُّسُلُ الْكِرَامُ (عزت والے رسول	"كرام" کے ساتھ الف لام لگا کر تنوین ختم کر دی تاکہ موصوف، صفت میں مطابقت ہو جائے۔

اَلنَّارُ،مُوْقَدَةٌ	اَلنَّارُالْمُوْقَدَةُ (جلی ہوئی آگ)	"موقدۃ"کے ساتھ الف لام لگاتنوین ختم کردی تاکہ موصوف،صفت میں مطابقت ہوجائے۔

الدرس الثامن:جملہ فعلیہ کابیان

تمرین نمبر(2)۔۔غلطی کی نشاندھی فرمائیں۔

- جس اسم کی طرف فعل کی اسناد ہواسے فاعل کہتے ہیں۔**درست**:فعل معروف کی اسناد ہواسے فاعل کہتے ہیں۔
- فاعل اور نائب الفاعل منصوب ہوتے ہیں۔**درست**:مرفوع ہوتے ہیں۔
- مرکب اضافی اور مرکب توصیفی بھی فاعل یا نائب الفاعل بنتے ہیں۔**درست**:مضاف یا موصوف بھی فاعل یا نائب الفاعل بنتے ہیں۔

تمرین نمبر(3)۔۔الف)درج ذیل جملوں میں فاعل اور نائب الفاعل الگ الگ کیجیے۔

مثال	فاعل	نائب الفاعل
قُرِءَالْقُرْآنُ(قرآن پڑھا گیا۔)	-	القرآنُ
اَللّٰهُ لَايَظْلِمُ النَّاسَ(اللہ،لوگوں پر ظلم نہیں کرتا۔)	"لایظلم"میں"ھو"ضمیرمرفوع مستتر	-
كُتِبَ الصِّيَامُ(روزے فرض کیے گئے۔)	-	الصّیامُ
مَاضَحِكَ مِيْكَائِيْلُ مُذْخُلِقَتِ النَّارُ(جب سے آگ پیدا کی گئی ہے میکائیل علیہ السلام نہیں ہنسے۔)	"ضحک"فعل معروف کافاعل،میکائیلُ	"خلقت"کانائب الفاعل،النَّارُ
اَلصَّدَقَةُ تَدْفَعُ الْبَلَاءَ(صدقہ بلاء ودور کرتا ہے۔)	"تدفع"میں"ھی"ضمیرمرفع مستتر	-
لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ(دینار کے غلام پر لعنت کی گئی ہے۔)	-	عبدُ
لَايَغُلُّ مُؤْمِنٌ(مؤمن دھوکا نہیں دیتا۔)	مؤمنٌ	-
اِهْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ(ہمیں سیدھا راستہ چلا۔)	"اِهْدِ"میں"اَنْتَ"ضمیرمرفوع مستتر	-

ب)۔۔درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
نَصَرَارَجُلَانِ	نَصَرَرَجُلَانِ(دوآدمیوں نے مدد کی۔)	فاعل اسم ظاہر ہے اس لیے فعل واحد آئے گا۔
اَلسَّارِقَانِ فَرَّ	اَلسَّارِقَانِ فَرَّا(دوچور بھاگ گئے۔)	فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل اس کے مرجع کے مطابق ہوگا۔
جَلَسَ وَلَدٍ	جَلَسَ وَلَدٌ(بچہ بیٹھ گیا۔)	فاعل مرفوع ہوتا ہے۔
نُصِرَضَعِيْفاً	نُصِرَضَعِيْفٌ(ضعیف کی مدد کی گئی۔)	"ضعیف"نائب الفاعل ہے اور نائب الفاعل مرفوع ہوتا ہے۔

مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کوٹ مومن

صُمْنَ النِّسَاءُ	صَامَتِ النِّسَاءُ (عورتیں خاموش ہو گئیں۔)	فاعل اسم ظاہر ہو تو اس کا فعل واحد آتا ہے۔
اَلْمُسْلِمُوْنَ جَاءَ	اَلْمُسْلِمُوْنَ جَاؤُا (مسلمان آئے۔)	فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل اس کے مرجع کے مطابق ہوتا ہے۔
خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةَ مِنْ نُوْرٍ	خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ (ملائکہ کو نور سے پیدا کیا گیا ہے۔)	"الملائكةُ" نائب الفاعل ہے اور نائب الفاعل مرفوع ہوتا ہے۔

ج)۔۔۔درج ذیل اسماسے پہلے اور ان کے بعد مناسب فعل لائیے۔

مثال	جواب	ترجمہ
اَلْغُلَامُ	جَاءَ الْغُلَامُ	(غلام آیا)
اَلْمُسْلِمَاتُ	جَاءَتِ الْمُسْلِمَاتُ	(مسلمان عورتیں آئیں)
اَلرِّجَالُ	اَلرِّجَالُ قَامُوا	(آدمی گھڑے ہوئے)
اَلصَّدِيْقَانِ	جَاءَ الصَّدِيْقَانِ	(دو دوست آئے)
اَلرَّهْطُ	جَاءَ الرَّهْطُ	(گروہ آیا)
اَلْاَنْهَارُ	تَجْرِى الْاَنْهَارُ	(نہریں چلتی ہیں)
اَلْخَمْرُ	حُرِّمَتِ الْخَمْرُ	(شراب حرام کی گئی ہے۔)

الدرس التاسع: جملہ اسمیہ کا بیان

تمرین نمبر (2) غلطی کی نشاندھی فرمائیں۔

- مبتداء اور خبر منصوب ہوتے ہیں۔ **درست:** مرفوع ہوتے ہیں۔
- مبتداء ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔ **درست:** معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے۔
- خبر معرفہ ہو تو درمیان میں ایک ضمیر ہو گی۔ **درست:** خبر معرف باللام ہو تو کبھی ان کے درمیان ایک ضمیر بھی آتی ہے۔
- مرکب اضافی بھی مبتداء یا خبر بنتا ہے۔ **درست:** مضاف اور موصوف بھی مبتداء یا خبر بنتے ہیں۔
- خبر ہمیشہ مبتداء کے مطابق ہو گی۔ **درست:** خبر مفرد ہو تو مبتداء کے مطابق ہو گی۔

تمرین نمبر (3) درج ذیل جملوں میں مبتدا اور خبر الگ الگ کیجیے۔

مثال	مبتداء	خبر
خَيْرُ التَّابِعِيْنَ اَوَيْسٌ (اویس، تابعین میں سے بہترین ہیں۔)	خیر	اویس
طِفْلٌ صَغِيْرٌ جَمِيْلٌ (چھوٹا بچہ خوبصورت ہے۔)	طفل	جميل
كُلُّ قَرْضٍ صَدَقَةٌ (ہر قرض صدقہ ہے۔)	كل	صدقة
اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ (مرد سردار ہیں۔)	الرجال	قوامون
اَلْاَقْلَامُ غَالِيَةٌ (قلم مہنگے ہیں۔)	الاقلام	غالية

مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کوٹ مومن

اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ (رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے۔)	الراحمون	يرحمهم الرحمٰن
اَلْحَسَدُ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ (حسد، نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔)	الحسد	ياكل الحسنات
ذِكْرُ اللّٰهِ شِفَاءُ الْقُلُوْبِ (اللہ کا ذکر دلوں کی شفاء ہے۔)	ذكر	شفاء
ضَارِبٌ زَيْدٌ (زید مارنے والا ہے۔)	ضارب	زيد

ب)۔۔۔درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیں۔

مثال	جواب	وجہ
اَلْكُتُبُ مُفِيْدُوْنَ	اَلْكُتُبُ مُفِيْدَةٌ/مُفِيْدَاتٌ (کتابیں مفید ہیں۔)	مبتدا غیر عاقل کی جمع ہے اس لیے اس کی خبر واحد مؤنث یا جمع مؤنث آئے گی۔
اَلزَّيْدَانِ شَاعِرٌ	اَلزَّيْدَانِ شَاعِرَانِ (دو زید شاعر ہیں۔)	خبر مفرد ہو تو واحد، تثنیہ اور جمع میں مبتدا کے مطابق آتی ہے۔
سَبَابَ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ	سبابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ (مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔)	مبتداء معرفہ ہوتا ہے۔
اَلرِّجَالُ قَائِمٌ	اَلرِّجَالُ قَائِمُوْنَ (مرد کھڑے ہونے والے ہیں۔)	خبر مفرد ہو تو واحد، تثنیہ اور جمع میں مبتدا کے مطابق آتی ہے۔
نَاصِرٌ مُتَعَلِّمَةٌ	نَاصِرٌ مُتَعَلِّمٌ (ناصر طالب علم ہے۔)	خبر مفرد ہو تو تذکیر و تانیث میں مبتدا کے مطابق آتی ہے۔
اَلْمَرْاَةُ جَالِسٌ	اَلْمَرْاَةُ جَالِسَةٌ (عورت بیٹھنے والی ہے۔)	خبر مفرد ہو تو تذکیر و تانیث میں مبتدا کے مطابق آتی ہے۔
غُلَامٌ قَائِمٌ	اَلْغُلَامُ قَائِمٌ (غلام کھڑا ہے۔)	مبتدا معرفہ ہوتا ہے یا نکرہ مخصوصہ۔

ج)۔۔قواعد کا خیال رکھتے ہوئے درج ذیل دو دو الفاظ سے جملہ اسمیہ بنائیے۔

الفاظ	جملہ اسمیہ	وجہ
بِحَارٌ، مَالِحٌ	اَلْبِحَارُ مَالِحٌ (سمندر نمکین ہیں۔)	مبتدا معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے۔
شَمْسٌ، طَالِعٌ	اَلشَّمْسُ طَالِعٌ (سورج طلوع ہونے والا ہے۔)	مبتدا معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے۔
اَلرَّجُلُ، صَادِقَانِ	اَلرَّجُلَانِ صَادِقَانِ (دو آدمی نیک ہیں۔)	خبر مفرد ہو تو واحد، تثنیہ اور جمع میں مبتدا کے مطابق آتی ہے۔
اَلْاَرْضُ، كُرَّوِيٌّ	اَلْاَرْضُ كُرَّوِيَّةٌ (زمین کروی شکل کی ہے۔)	خبر مفرد ہو تو واحد، تثنیہ اور جمع میں مبتدا کے مطابق آتی ہے۔
هُمْ، مُعَلِّمٌ	هُمْ مُعَلِّمُوْنَ (وہ سب استاد ہیں۔)	خبر مفرد ہو تو واحد، تثنیہ اور جمع میں مبتدا کے مطابق آتی ہے۔
اَشْجَارٌ، مُثْمِرٌ	اَلْاَشْجَارُ مُثْمِرٌ (درخت پھلدار ہیں۔)	مبتدا معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے۔
اَلْمُسْلِمُ، مُفْلِحُوْنَ	اَلْمُسْلِمُ مُفْلِحٌ (مسلمان نجات پانے والا ہے۔)	خبر مفرد ہو تو واحد، تثنیہ اور جمع میں مبتدا کے مطابق آتی ہے۔
جِيْرَانٌ، صَالِحَانِ	اَلْجِيْرَانُ صَالِحُوْنَ (پڑوسی نیک ہیں۔)	خبر مفرد ہو تو واحد، تثنیہ اور جمع میں مبتدا کے مطابق آتی ہے۔

الدرس العاشر: جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ کا بیان

تمرین نمبر(2)۔۔**غلطی کی نشاندھی فرمائیں۔**

- جن جملوں سے کسی عقد کے بارے میں خبر دی جائے انہیں عقود کہتے ہیں۔ **درست:** وہ جملے جن سے عقد کیا جائے انہیں عقود کہتے ہیں۔
- جس جملے میں کوئی امید کی گئی ہو اسے تمنی کہتے ہیں۔ **درست:** آرزو کی گئی ہو اسے تمنی کہتے ہیں۔

تمرین نمبر(3) **جملہ خبریہ وانشائیہ الگ الگ کیجئے۔**

مثال	جواب	وجہ
اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ (اللہ ہر چیز کا خالق ہے۔)	جملہ خبریہ	اس میں خبر دی جارہی ہے۔
وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ (چاہیے کہ جان دیکھے)	جملہ انشائیہ	انشائیہ کی قسم امر پائی جارہی ہے۔
تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ اَلْمَوْتُ (موت، مؤمن کا تحفہ ہے۔)	جملہ خبریہ	اس میں خبر دی جارہی ہے۔
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ (اے اللہ کے رسول)	جملہ انشائیہ	انشائیہ کی قسم نداء پائی جارہی ہے۔
هَلْ سَمِعْتَ صَوْتًا؟ (کیا آپ نے آواز سنی؟)	جملہ انشائیہ	انشائیہ کی قسم استفہام پائی جارہی ہے۔
اُطْلُبُوْا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ (علم سیکھو، اگرچہ چین سے۔)	جملہ انشائیہ	انشائیہ کی قسم امر پائی جارہی ہے۔
بِعْتُ الْقَلَمَ اَمْسِ (میں نے کل قلم بیچا تھا۔)	جملہ خبریہ	اس میں خبر دی جارہی ہے۔
لَيْتَ خَالِدًا جَاءَ (کاش خالد آجاتا۔)	جملہ انشائیہ	انشائیہ کی قسم تمنی پائی جارہی ہے۔
وَالْعَصْرِ (زمانے کی قسم۔)	جملہ انشائیہ	انشائیہ کی قسم "قسم پائی جارہی ہے۔
رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا (اے ہمارے رب! ہماری بخشش فرما۔)	جملہ انشائیہ	انشائیہ کی قسم دعا پائی جارہی ہے۔
اِخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ عِنْدَ الطَّعَامِ (کھانے کے وقت جوتے اتار دو۔)	جملہ انشائیہ	انشائیہ کی قسم امر پائی جارہی ہے۔
رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ حَفِظَ لِسَانَهٗ (اللہ اس پر رحم فرمائے جو اپنی زبان کی حفاظت کرے۔)	جملہ خبریہ	اس میں خبر دی جارہی ہے۔
عُدَّ نَفْسَكَ فِي اَهْلِ الْقُبُوْرِ (اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کر۔)	جملہ خبریہ	انشائیہ کی قسم امر پائی جارہی ہے۔

الدرس الحادی عشر: حروف جارہ کا بیان

تمرین نمبر(1) اعراب لگائیے نیز جار مجرور اور ان کا متعلق پہچانئے۔

(1):۔۔۔اَلنَّجَاةُ فِي الصِّدْقِ (سچائی میں نجات ہے۔)

اَلنَّجَاةُ فِي الصِّدْقِ

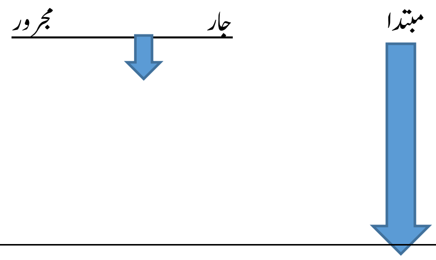

ظرف مستقر ہو کر "کائنٌ" کے متعلق ہوگا۔ "کائن" میں ھو ضمیر فاعل

شبہ جملہ اسمیہ

خبر

جملہ اسمیہ

(2):۔۔۔اَلْحَمْدُلِلّٰهِ (تمام تعریفیں اللہ کی ہیں۔)

للہ میں "لام" جار، اللہ اسم جلالت، مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر "کائن" کے متعلق ہوگا۔

(3):۔۔۔اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں۔)

بالنیات "میں" باء "جار، النیات" مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر "کَائِنَةٌ" کے متعلق ہوگا۔

(4):۔۔۔اَلصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ (صدقات فقراء کے لیے ہیں۔)

للفقراء میں "لام" جار، الفقراء "مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر "کَائِنَةٌ" کے متعلق ہوگا۔

(5):۔۔۔اَلْاَمْوَاجُ کَالْجِبَالِ (موجیں پہاڑوں کی طرح ہیں۔)

کالجبال "میں "ک" جار، الجبال "مجرور، جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر "کَائِنَةٌ" کے متعلق ہوگا۔

(6):۔۔۔اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِه (نیکی پر رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔)

علی "جار، الخیر" مجرور، جار مجرور مل کر "الدال" کا ظرف لغو اول، کفاعلہ میں "ک" جار، فاعلہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مرکب اضافی ہو کر مجرور، جار مجرور مل کر "الدال" کا ظرف لغو ثانی ہوگا۔

(7):۔۔۔نَهٰی عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ (نماز میں اختصار کرنے سے منع فرمایا ہے۔)

عن "حرف جار، "الاختصار" مجرور، جار مجرور مل کر "نھی" فعل کا ظرف لغو اول، فی "جار، الصلاۃ" مجرور، جار مجرور مل کر "نھی" فعل کا ظرف لغو ثانی ہوگا۔

(8):۔۔۔لَا خَیْرَ فِی الْاِسْرَافِ (اسراف میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔)

"فی "حرف جارہ، "الاسراف" مجرور، جار مجرور مل کر خیر "اسم تفضیل کے متعلق ہو کر ظرف لغو ہوگا۔

(9):۔۔۔اَلرَّجُلُ فِی الدَّارِ (آدمی گھر میں ہے۔)

مرکز جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کوٹ مومن

فی "جار،الدار" مجرور،جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر "کائن" کے متعلق ہو گا۔

(10) :۔۔۔**لِكُلِّ امْرَءٍ مَانَوٰى** (ہر آدمی کے لیے وہ ہے جو اس نے نیت کی۔)

لام "جار،کل" مجرور،جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر "کائن" کے متعلق ہو گا۔

(11) :۔۔۔**اَفْضَلُ الْكَسَبِ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ** (افضل کمائی آدمی کے اپنے ہاتھ کی کمائی ہے۔)

باء حرف جارہ اور "یدہ" مضاف اور مضاف الیہ مل کر مرکب اضافی ہو کر مجرور،جار مجرور مل کر "افضل" متعلق کا ظرف لغو ہو گا۔

(12) :۔۔۔**مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ** (صدقہ مال کم نہیں کرتا۔)

من "جار،مال" مجرور،جار مجرور مل کر نقصت فعل کا ظرف لغو ہو گا۔

(13) :۔۔۔**اَلسَّخِیُ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ**

(سخی اللہ کے قریب،جنت کے قریب،لوگوں کے قریب اور جہنم سے بعید ہے۔)

من "جار،اللہ اسم جلالت مجرور،جار مجرور مل کر قریب صفت مشبہ کا ظرف لغو۔۔وعلیٰ ھذا القیاس

(14) :۔۔۔**اَلْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ**

(بخیل اللہ سے دور،جنت سے دور،لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب ہے۔)

من "جار،اللہ اسم جلالت مجرور،جار مجرور مل کر "بعید صفت مشبہ کا ظرف لغو۔۔وعلیٰ ھذا القیاس

(15) :۔۔۔**اَلْآمِرُ بِالْمَعْرُوْفِ كَفَاعِلِهٖ** (نیکی کا حکم دینے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔)

باء "جار،المعروف" مجرور،جار مجرور مل کر "الامر" کا ظرف لغو اول،کفاعلہ میں "ک" جار "فاعلہ" مجرور،جار مجرور مل کر "الآمر" کا ظرف لغو ثانی ہو گا۔

(16) :۔۔۔**اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ** (انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔)

فی "جار،قبورھم" مضاف مضاف الیہ مل کر مرکب اضافی ہو کر مجرور،جار مجرور مل کر ظرف مستقر ہو کر "موجود" کے متعلق ہو گا۔

الدرس الثانی عشر: معرب اور مبنی وغیرہ کا بیان

تمرین نمبر2:(الف)غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- ضمہ، فتحہ اور کسرہ ہی کواعراب کہتے ہیں۔ **جواب**:واؤ،الف اور یاء کو بھی اعراب کہتے ہیں۔
- جواعراب نظر آئے اسے لفظی اعراب کہتے ہیں۔ **جواب**:جواعراب پڑھنے میں آئے اسے لفظی اعراب کہتے ہیں۔

تمرین نمبر3:عامل اور معمول نیز اعراب بالحرکت اور اعراب بالحرف کی نشاندھی کیجیے۔

مثال	عامل	معمول	اعراب
اَلْحَیَاءُمِنَ الْاِیْمَانِ (حیاء ایمان سے ہے۔)	مِنْ	الایمان	اعراب بالحرکت
ذَھَبَ غُلَامٌ (غلام چلا گیا۔)	ذھب	غلام	اعراب بالحرکت
جَاءَاَبُوْبَکْرٍ (ابوبکر گیا۔)	جاء	ابو	اعراب بالحرف
رأی وَلَدٌجَبَلاً (بچے نے پہاڑ دیکھا۔)	رأی	ولدٌ جبلاً	اعراب بالحرکت
نَظَرَزَیْدٌاِلٰی فَقِیْرٍ (زید نے فقیر کی طرف دیکھا۔)	نظر،الی	زید،فقیر	اعراب بالحرکت
شَرِبَ طِفْلٌ مَاءًبِکُوْبٍ (بچے نے پیالے میں پانی پیا۔)	شرب،بِ	طفل ماء،کوب	اعراب بالحرکت
جَلَسَ خَالِدٌعَلَی الْحَصِیْرِ (خالد چٹائی پر بیٹھا۔)	جلس،علی	خالد،الحصیر	اعراب بالحرکت
سَرٰی خَالِدٌاِلَی الْمَدِیْنَۃِ (خالد مدینے کی طرف چلا۔)	سری،الی	خالد،المدینة	اعراب بالحرکت
صَامَ رَجُلَانِ (دوآدمیوں نے روزہ رکھا۔)	صَام	رجلان	اعراب بالحرف
نَاصِرٌعَالِمٌ (ناصر عالم ہے۔)	معنوی	ناصر،عالم	اعراب بالحرکت
کَتَبَ وَلَدٌ (بچے نے لکھا۔)	کتب	ولد	اعراب بالحرکت
نَجَحَ الْمُجْتَھِدُوْنَ (کوشش کرنے والے کامیاب ہوئے۔)	نجح	المجتھدون	اعراب بالحرف

الدرس الثالث عشر:معرب اور مبنی کی اقسام

تمرین نمبر2:غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- مبنی تین الفاظ ہیں۔ **جواب**:مبنی الفاظ کل چھ ہیں۔
- فعل ماضی اور اسم متمکن معرب ہیں۔ **جواب**:اسم متمکن اور وہ فعل مضارع جونون ضمیر اور نون تاکید سے خالی ہو معرب ہیں۔
- جملہ حروف اور جملہ، معرب ہیں۔ **جواب**:مبنی ہیں۔
- جس مضارع کے آخر میں نون ہو وہ مبنی ہوتا ہے۔ **جواب**:نون ضمیر یانون تاکید ہو وہ مبنی ہوتا ہے۔
- اسم غیر متمکن کی صرف آٹھ اقسام ہیں۔ **جواب**:اسم غیر متمکن کی کئی اقسام ہیں۔

تمرین نمبر3:معرب اور مبنی الگ کیجیے۔

مثال	ترجمہ	جواب	وجہ
نَصَرُوْا	ان سب مردوں نے مدد کی	مبنی	فعل ماضی ہونے کی وجہ سے۔
ھُمْ	وہ سب مرد	مبنی	ضمیر ہونے کی وجہ سے

اَلَّذِيْنَ	وہ جو	مبنی	اسم موصول ہونے کی وجہ سے
مَسَاجِدُ	مسجد کی جمع منتھی الجموع	معرب	غیر منصرف
كَذَا	ایسے ہی/اسی طرح	مبنی	اسم غیر متمکن کی قسم اسم کنایہ ہے۔
صَامَا	روزہ رکھاان دونے	مبنی	فعل ماضی ہونے کی وجہ سے
رِجَالٌ	بہت سے مرد	معرب	اسم غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
اٰمِيْن	ایساہی ہو	مبنی	اسم غیر متمکن کی قسم اسم فعل ہے۔
صَوْتٌ	آواز	معرب	اسم غیر متمکن کے علاوہ اسم ہے۔
ذَهَبْنَ	گئیں وہ سب عورتیں	مبنی	مبنی کی قسم فعل ماضی ہے۔
لَيَسْمَعَنَّ	ضرور سنتا ہے یا سنے گا وہ ایک مرد	مبنی	فعل مضارع کے آخر میں نون تاکید ہے۔
اِجْلِسْ	تو بیٹھ جا	مبنی	مبنی کی قسم امر حاضر معروف
تَنْظُرْنَ	دیکھتی ہیں یا دیکھیں گئیں وہ سب عورتیں	مبنی	فعل مضارع کے آخر میں نون ضمیر ہے
تَاْكُلِيْنَ	کھاتی ہے یا کھائے گئ تو ایک عورت	مبنی	فعل مضارع کے آخر میں نون ضمیر ہے
سَمِعَ	سنا اس ایک مرد نے	مبنی	مبنی کی قسم فعل ماضی
تَنْصُرُ	مدد کرتے ہو یا کرو گے تم ایک مرد	معرب	مضارع جو نون ضمیر اور نون تاکید سے خالی ہے
اُولٰئِكَ	وہ سب	مبنی	اسم غیر متمکن کی قسم اسم ضمیر ہے
تَفِرُّوْنَ	بھاگتے ہو یا بھاگو گے تم سب مرد	مبنی	مضارع کے آخر میں نون ضمیر ہے
هِيَ	وہ ایک عورت	مبنی	اسم غیر متمکن کی قسم اسم ضمیر ہے
قَلَمَانِ	دو قلم	معرب	اسم متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے
هٰذَانِ	یہ دو	مبنی	اسم متمکن کی قسم اسم اشارہ ہے۔

ب):اسم متمکن اور غیر متمکن میں تمییز کریں۔

مثال	جواب	وجہ
اَحْمَدُ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
هُمَا	اسم غیر متمکن	غیر متمکن کی قسم ضمیر ہے
دَلْوٌ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
كُتُبٌ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
كَمْ	اسم غیر متمکن	غیر متمکن کی قسم اسم کنایہ ہے۔
مَصَابِيْحُ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
فَوْقَ	اسم غیر متمکن	اسم متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
هٰذَانِ	اسم غیر متمکن	غیر متمکن کی قسم اسم اشارہ ہے۔
رَجُلَانِ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔

اَلْقَاضِیْ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
مُؤْمِنُوْنَ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
اَنْتُمَا	اسم غیر متمکن	غیر متمکن کی قسم اسم ضمیر ہے۔
مُسْلِمَاتٌ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
مُوْسیٰ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
غُلَامِیْ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔
رِجَالٌ	اسم متمکن	غیر متمکن کی کوئی قسم نہیں ہے۔

الدرس الرابع عشر: ضمائر کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- ضمیر منصوب متصل کبھی اسم سے متصل ہوتی ہے۔ **جواب**: کبھی فعل سے متصل ہوتی ہے۔
- ضمیر مجرور متصل کبھی فعل سے متصل ہوتی ہے۔ **جواب**: کبھی اسم سے متصل ہوتی ہے۔
- کل ضمیریں 65 ہیں۔ **جواب**: کل ضمیریں 70 ہیں۔

تمرین نمبر 3: درج ذیل الفاظ میں ضمائر کی اقسام خمسہ کی شناخت فرمائیے۔

مثال	جواب	مثال	جواب
اِنَّکُمْ	منصوب متصل	رَاَیْتُمْ	"تم" ضمیر مرفوع متصل مستتر
عَلَیْهِ	مجرور متصل	اِیَّانَا	منصوب منفصل
رَجَعْنَا	منصوب متصل	هُوَ	مرفوع منفصل
اِلَیْکُمَا	مجرور متصل	دَارُهُمْ	مجرور متصل
اَنْتُمْ	مرفوع منفصل	اِنَّا	منصوب متصل
اِنَّکَ	منصوب متصل	دَرْسِیْ	مجرور متصل
اِیَّاکُمْ	منصوب منفصل	ذَهَبْتُنَّ	مرفوع متصل
لَهُنَّ	مجرور متصل	غُصْنُهَا	مجرور متصل
دَعَاکُمَا	منصوب متصل	اِیَّاهُ	منصوب منفصل
اِنَّهٗ	منصوب متصل	نَصَرَهُنَّ	منصوب متصل
اَنْتُنَّ	مرفوع منفصل	اِیَّاکَ	منصوب منفصل
غَسَلَ	"هو" ضمیر مرفوع متصل مستتر	جَاءَ	هو ضمیر مرفوع متصل مستتر
بِیْ	مجرور متصل	فَتَحَهٗ	منصوب متصل

فِيْنَا	مجرور متصل	اَتَيْنَ	مرفوع متصل
اِنَّنِيْ	منصوب متصل	هُنَّ	مرفوع منفصل

ب):۔ ضمیربارزاورمستترکی شناخت فرمائیےنیزمستترکے بارے میں یہ بھی ارشادفرمائیےکہ وجوبامستترھےیاجوازا۔

مثال	جواب	وجہ
تَقْرَءُ	اَنْتَ"ضمیروجوبامستترھے۔	مضارع کے واحد مذکر حاضر میں ضمیر وجوبا مستتر ہوتی ہے۔
كَرُمْنَ	"ن"ضمیربارزھے۔	ماضی کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
نَزَلَ	"ھو"ضمیرجوازامستترھے۔	ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں ضمیر جوازا مستتر ہوتی ہے۔
سَئَلْتُمْ	"تم"ضمیربارزھے۔	ماضی کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
اِفْتَحْ	"انت"ضمیروجوبامستترھے	فعل امر کے صیغہ واحد مذکر حاضر میں ضمیر وجوبا مستتر ہوتی ہے۔
اَسْمَعُ	"انا"ضمیروجوبامستترھے۔	فعل مضارع کے صیغہ واحد متکلم میں ضمیر وجوبا مستتر ہوتی ہے۔
جَاءَتْ	"ھی"ضمیرجوازامستترھے۔	فعل ماضی کے صیغہ واحد مؤنث غائب میں ضمیر جوازا مستتر ہوتی ہے۔
وَصَلُوْا	"واؤ"ضمیربارزھے۔	ماضی کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
سِرْتُ	"ت"ضمیربارزھے۔	ماضی کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
لِيَقْبَلُوْا	"واؤ"ضمیربارزھے۔	فعل امر کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
نَحْفَظُ	"نحن"ضمیروجوبامستترھے۔	مضارع کے صیغہ جمع متکلم میں ضمیر وجوبا مستتر ہوتی ہے۔
ذَهَبَا	"الف تثنیہ"ضمیربارزھے۔	ماضی کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
يَاْكُلْنَ	"ن"ضمیربارزھے۔	مضارع کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
لِاَذْهَبْ	"انا"ضمیروجوبامستترھے۔	امر کے صیغہ واحد متکلم میں ضمیر وجوبا مستتر ہوتی ہے۔
سَمِعْتُمَا	"تما"ضمیربارزھے۔	ماضی کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
تَدْرُسُ	"انت"ضمیروجوبامستترھے۔	مضارع کے صیغہ واحد مذکر حاضر میں ضمیر وجوبا مستتر ہوتی ہے۔
لِتَنْصُرْ	"انت"ضمیروجوبامستترھے۔	امر کے صیغہ واحد مذکر حاضر میں ضمیر وجوبا مستتر ہوتی ہے۔
قُلْتُنَّ	"ن"ضمیربارزھے۔	ماضی کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
يَحْسَبَانِ	الف تثنیہ"ضمیربارزھے۔	مضارع کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
لَاتَكْذِبْ	"انت"ضمیروجوبامستترھے۔	نہی کے صیغہ واحد مذکر حاضر میں ضمیر وجوبا مستتر ہوتی ہے۔
نَصَرَتَا	الف تثنیہ"ضمیربارزھے۔	ماضی کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
حَفِظْتَ	"ت"ضمیربارزھے۔	ماضی کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
اَفْهَمُ	"انت"ضیمروجوبامستترھے۔	مضارع کے صیغہ واحد متکلم میں ضمیر وجوبا مستتر ہوتی ہے۔
اِقْبَلُوْا	"واؤ"ضمیربارزھے۔	امر کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
نَسِيْنَا	"نا"ضمیربارزھے۔	ماضی کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔
تَنْظُرُوْنَ	"واؤ"ضمیربارزھے۔	مضارع کے ان صیغوں میں سے ہے جن میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوتی ہے۔

الدرس الخامس عشر: اسمائے اشارہ کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جو حرف مبصر چیز کی طرف اشارے کے لیے بنایا گیا ہو اسے اسم اشارہ کہتے ہیں۔ **جواب:** جو اسم مبصر چیز۔۔۔
- جس کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشار الیہ کہتے ہیں۔ **جواب:** جس چیز کی طرف۔۔۔
- "ھناک" مکان قریب کے لیے آتا ہے۔ **جواب:** مکان بعید کے لیے آتا ہے۔
- اسم اشارہ کے آخر میں آنے والا کاف ضمیر ہوتا ہے اور مخاطب کے مطابق ہوتا ہے۔ **جواب:** حرف خطاب ہوتا ہے۔

تمرین نمبر3: اسم اشارہ قریب، اسم اشارہ للبعید اور اسم اشارہ للمکان الگ کیجئے۔

وجہ	جواب	مثال
	اسم اشارہ للبعید	ذَالِکَ
	اسم اشارہ للقریب	هٰذِهٖ
	اسم اشارہ للمکان القریب	هٰهُنَا
	اسم اشارہ للقریب	أُولاء
	اسم اشارہ للمکان البعید	هُنَالِکَ
	اسم اشارہ للقریب	هٰؤُلَاءِ
	اسم اشارہ للبعید	تِلْکَ
	اسم اشارہ للمکان	ثَمَّ
	اسم اشارہ للبعید	تَانِکَ
	اسم اشارہ للبعید	أُولٰئِکَ
	اسم اشارہ للقریب	هَاتَان
	اسم اشارہ للقریب	هٰذَان

ب): درج ذیل اسماء سے پہلے اسم اشارہ قریب اور بعید دونوں لگائیے۔

اسم اشارہ بعید	اسم اشارہ قریب	مثال
ذَالِکَ رَجُلٌ	هٰذَا رَجُلٌ	رَجُلٌ
تِلْکَ بِنْتٌ	هٰذِهٖ بِنْتٌ	بِنْتٌ
تِلْکَ کُتُبٌ	هٰذِهٖ کُتُبٌ	کُتُبٌ
ذَانِکَ قَلَمَان	هٰذَان قَلَمَان	قَلَمَان
تَانِکَ جَنَّتَان	هَاتَان جَنَّتَان	جَنَّتَان
ذَالِکَ تُفَّاحٌ	هٰذَا تُفَّاحٌ	تُفَّاحٌ
تِلْکَ اَرْضُوْنَ	هٰذِهٖ اَرْضُوْنَ	اَرْضُوْنَ
تِلْکَ دَارٌ	هٰذِهٖ دَارٌ	دَارٌ
أُولٰئِکَ مُسْلِمَاتٌ	هٰؤُلَاءِ مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٌ
أُولٰئِکَ مُسْلِمُوْنَ	هٰؤُلَاءِ مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمُوْنَ
تِلْکَ وَرَقَاتٌ	هٰذِهٖ وَرَقَاتٌ	وَرَقَاتٌ

مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کوٹ مومن

ج):درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی کیجیے۔

وجه	جواب	مثال
نار مؤنث سماعی ہے اس لیے اسم اشارہ مؤنث لائے	هٰذِهٖ نَارٌ	هٰذَا نَارٌ
خلیفۃ "مذکر ہے اسلیے اسم اشارہ مذکر لائے	تِلْکَ خَلِيْفَةٌ	تَاکَ خَلِيْفَةٌ
" هند "مؤنث ہے اس لیے اسم اشارہ مؤنث لائے	تِلْکَ هِنْدٌ	ذَالِکَ هِنْدٌ
" داران "مؤنث سماعی ہے اسلیے اسم اشارہ مؤنث لائے	تَانِکَ دَارَانِ	ذَانِکَ دَارَانِ
"جیران "جارٌ" کی جمع ہے اسلیے اسم اشارہ جمع لائے	هٰؤُلَاءِ جِيْرَانٌ	هٰذَانِ جِيْرَانٌ
"انهار "جمع غیر ذوالعقول ہے اسلیے اسم اشارہ واحد مؤنث لائے	هٰذِهٖ اَنْهَارٌ	هٰذَا اَنْهَارٌ
"کتاب "مذکر ہے اسلیے اسم اشارہ مذکر لائے	ذَاکَ كِتَابٌ	تَاكِتَابٌ
" دیک "مذکر ہے اسلیے اسم اشارہ واحد مذکر لائے	هٰذَا دِيْکٌ	هٰذِهٖ دِيْکٌ

الدرس السادس عشر:اسمائے موصولہ کا بیان

تمرین نمبر2:غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جو اسم صلہ سے مل کر کلام بنے اسے اسم موصول کہتے ہیں۔**جواب**:۔۔۔۔**کلام کا جز بنے اسے اسم موصول کہتے ہیں۔**
- اسم کے بعد والے جملہ کو صلہ کہتے ہیں۔**جواب**:**اسم موصول کے بعد والے جملہ کو صلہ کہتے ہیں۔**
- اسم فاعل اور اسم تفضیل کا الف لام اسم موصول ہوتا ہے۔**جواب**:اسم فاعل اور **اسم مفعول** کا الف لام اسم موصول ہوتا ہے۔
- صلہ میں موجود ضمیر کو صدر صلہ کہتے ہیں۔**جواب**:۔۔۔۔۔۔۔۔**عائد** کہتے ہیں۔

تمرین نمبر3:خالی جگھوں میں مناسب اسم موصول لگائیے۔

ترجمه	جواب	مثال
وہ طالب علم کامیاب ہوئے جنھوں نے کوشش کی۔	فَازَ الطُّلَّابُ الَّذِيْنَ سَعَوْا	فَازَ الطُّلَّابُ۔۔۔سعوا
جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی۔	مَنْ صَمَتَ نَجَا	۔۔۔صَمَتَ نَجَا
جو درس دیتا ہے وہ عالم ہے۔	اَلَّذِيْ يَدْرُسُ عَالِمٌ	۔۔۔يَدْرُسُ عَالِمٌ
جو بیٹی چلی گئی ہے وہ نیک ہے۔	اَلْاِبْنَةُ الَّتِيْ ذَهَبَتْ صَالِحَةٌ	اَلْاِبْنَةُ۔۔۔ذَهَبَتْ صَالِحَةٌ
جو کھڑے ہیں وہ روزہ دار ہیں۔	قَامَ الَّذِيْنَ هُمْ صَائِمُوْنَ	قَامَ۔۔۔هُمْ صَائِمُوْنَ
جو آئی ہیں وہ استانیاں ہیں۔	اَللَّوَاتِيْ يَاْتِيْنَ مُعَلِّمَاتٌ	۔۔۔يَاْتِيْنَ مُعَلِّمَاتٌ
وہ دو افراد آئے جنھوں نے قرآن حفظ کیا ہے۔	جَاءَ الَّذَانِ حَفِظَا الْقُرْآنَ	جَاءَ۔۔۔حَفِظَا الْقُرْآنَ

ب:اسم موصول یا صلہ میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

وجه	جواب	مثال

مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کورنگی

نَصَرْتُ الَّذِیْنَ فَقِیْرُوْنَ	نَصَرْتُ اللَّذِیْنَ ھُمْ فَقِیْرُوْنَ	صلہ میں موصول کے مطابق ضمیر ہو ناضروری ہے اس لیے صدر صلہ میں "ھم" ضمیر لائے۔
اَللَّذَانِ قَامَ حَافِظَانِ	اَللَّذَانِ قَامَا حَافِظَانِ	صلہ میں موصول کے مطابق ضمیر کا ہو نا ضروری ہے اس لیے "قاما" تثنیہ کا صیغہ لائے۔
جَاءَ الَّذِیْ اَبُوْھَا عَالِمٌ	جَاءَ الَّذِیْ اَبُوْہُ عَالِمٌ	صلہ میں موصول کے مطابق ضمیر کا ہو ناضروری ہے اس لیے "ہ" ضمیر لائے جو "الذی" کے مطابق ہے۔
نَجَحَتِ الَّتِیْ سَعٰی	نَجَحَتِ الَّتِیْ سَعَتْ	صلہ میں موصول کے مطابق ضمیر کا ہو ناضروری ہے اس لیے "سعت" مؤنث کا صیغہ لائے جس میں "ھی" ضمیر مستتر صلہ کی طرف لوٹ رہی ہے۔
صَامَتِ اللَّوَاتِی مُتَعَلِّمَاتٌ	صَامَتِ اللَّوَاتِیْ ھُنَّ مُتَعَلِّمَاتٌ	صلہ میں موصول کے مطابق ضمیر کا ہو ناضروری ہے اس لیے "ھن" ضمیر صدر صلہ کے طور پر لائے۔
اَلْبِنْتَانِ اللَّذَانِ ذَھَبَتَا اُخْتَایَ	اَلْبِنْتَانِ اللَّتَانِ ذَھَبَتَا اُخْتَایَ	صلہ میں موصول کے مطابق ضمیر کا ہو ناضروری ہے اس لیے "اللتان" تثنیہ مؤنث" کا صیغہ لائے۔
اَکْرَمْتُ الَّذِیْ جَاءَ غُلَامٌ	اَکْرَمْتُ الَّذِیْ جَاءَ غُلَاماً	"غلام" جاء فعل کا مفعول بن رہا ہے جبکہ "جاء" میں موجود "ھو" ضمیر "الذی" کی طرف لوٹ رہی ہے۔

الدرس السابع عشر: اسمائے استفہام اور اسمائے شرط کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جس حرف سے سوال کیا جائے اسے اسم استفہام کہتے ہیں۔ **جواب**: جس اسم سے سوال کیا جائے۔۔۔
- جو لفظ دو جملوں پر داخل ہو اسے اسم شرط کہتے ہیں۔ **جواب**: جو اسم دو جملوں۔۔۔

تمرین نمبر3: خالی جگھوں میں مختلف اور مناسب اسم استفھام استعمال کیجیے۔

مثال	جواب	ترجمہ
---قُلْتَ	مَاقُلْتَ	تم نے کیا کہا؟
--قَلَمِیْ	اَیْنَ قَلَمِیْ	میرا قلم کہاں ہے؟
---یَوْمَ السَّاعَةِ	اَیَّانَ یَوْمُ السَّاعَةِ	قیامت کب آئے گی؟
---فِیْ نَفْسِکَ	مَافِیْ نَفْسِکَ	تمارے دل میں کیا ہے؟
---اَلْمَرِیْضُ	اَیْنَ الْمَرِیْضُ	مریض کہاں ہے؟
--وَلَدٍ فَازَ	اَیُّ وَلَدٍ فَازَ	کونسا بچہ کامیاب ہوا ہے؟
---تَقْعُدُ	اَیْنَ تَقْعُدُ	تم کہاں بیٹھوگے؟
---مَالًا لَہٗ	کَمْ مَالًا لَہٗ	اس کا مال کتنا ہے؟
---تَذْھَبُ	مَتٰی تَذْھَبُ	تم کب جاؤگے؟

--اِبْنَةٍ زَلَّتْ	اَيَّةُ اِبْنَةٍ زَلَّتْ	کونسی بچہ گری ہے؟
---غَابَ	مَنْ غَابَ	کون غائب ہوا؟

ب: خالی جگهوں کو الگ الگ مناسب اسم شرط سے پر کیجئے۔

مثال	جواب	ترجمه
---جِئْتَ رَاَيْتُهٗ	اِذَاجِئْتَ رَاَيْتُهٗ	جب تو آیا تو میں نے اسے دیکھ لیا
---تَسِرْ اَسِرْ	مَتٰی تَسِرْ اَسِرْ	جب تو چلے گا، میں چلوں گا
--تَسْمَعْ تَقُلْ	مَاتَسْمَعْ تَقُلْ	جو تو سنے، کہہ دے
---سَكَتُّ نَجَوْتُ	كُلَّمَا سَكَتُّ نَجَوْتُ	جب کبھی میں نے خاموشی اختیار کی نجات پائی
---دَقَّ فُتِحَ لَهٗ	مَنْ دَقَّ فُتِحَ لَهٗ	جب کھٹکھٹاتا ہے اس کے لیے کھول دیا جاتا ہے
---عِلْمٍ تَحْصُلُ اَحْصُلُ	اَیُّ عِلْمٍ تَحْصُلُ اَحْصُلُ	جب علم تو حاصل کرے گا میں بھی حاصل کروں گا
---تَقْعُدْ اَقْعُدْ	حَيْثُمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ	جب کہیں تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا
---تَصُمْ اَصُمْ	مَهْمَا تَصُمْ اَصُمْ	جب بھی تو روزہ رکھے گا میں بھی رکھوں گا
---تَنْصُرْ اَنْصُرْ	اِذْمَا تَنْصُرْ اَنْصُرْ	جب تو مدد کرے گا تو میں بھی مدد کروں گا
---تَضْحَكْ تُضْحَكْ	اِذَا تَضْحَكْ تُضْحَكْ	جب تو ہنسے گا تو ہنسا جائے گا
---تَقُلْ اَقُلْ	مَاتَقُلْ اَقُلْ	جو تو کہے گا میں کہوں گا
---تَذْهَبْ اَذْهَبْ	حَيْثُمَا تَذْهَبْ اَذْهَبْ	جہاں تو جائے گا میں جاؤں گا

الدرس الثامن عشر: اسمائے ظروف کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندهی فرمائیے۔

- جو فعل وقت یا جگہ ظاہر کرے اسے ظرف کہتے ہیں۔ **جواب**: جو اسم وقت---
- اِذَا اور فَوْقُ کبھی معرب اور کبھی مبنی ہوتے ہیں۔ **جواب**: "اِذَا" ہمیشہ مبنی جبکہ "فَوْقُ" مضاف ہو اور مضاف الیہ مذکور نہ ہو مبنی ہوگا ورنہ معرب
- لَيْسَ غَيْرُ مبنی علی الفتح ہوتا ہے۔ **جواب**: مبنی علی الضم ہے۔
- جو اسم ظرف مضاف ہو اسے مبنی علی الفتح پڑھنا جائز ہے۔ **جواب**: جو اسم جملے یا اذ کی طرف مضاف ہو اسے مبنی علی الفتح پڑھنا جائز ہے۔
- مِثْلُ یا غَيْرُ کے بعد مَا، اَنْ یا اَنَّ آجائے تو یہ مبنی علی الفتح ہوتے ہیں۔ **جواب**: مبنی علی الفتح پڑھنا جائز ہے۔

تمرین نمبر 3: **الف**) معنی پر غور کرتے ہوئے ظرف زمان اور ظرف مکان الگ الگ کیجیے۔

مثال	ظرف زمان	ظرف مکان

مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کوٹ مومن

فَوْقُ	۔	اوپر
مَتٰی	جب	۔
تَحْتُ	۔	نیچے
اَیَّانَ	کب	۔
عَوْضُ	کبھی	۔
اِذْ	جب	۔
لَدُنْ	۔	پاس
اَیْنَ	۔	کہاں
قَبْلُ	۔	پہلے
اِذَا	جب	۔
اَنّٰی	۔	کہاں
حَیْثُ	۔	جہاں

ب: معنی کا خیال رکھتے ہوئے خالی جگہوں کو مناسب اسم ظرف سے پر کیجئے۔

مثال	جواب	ترجمہ
رایت الهلال---بکر	رَاَیْتُ الْهِلَالَ لَدٰی بَکْرٍ	میں نے بکر کے پاس ہلال دیکھا
---یوم الدین	اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنُ	قیامت کب آئے گی۔
العلم---حکیم	اَلْعِلْمُ لَدٰی حَکِیْمٍ	علم حکیم کے پاس ہوتا ہے
مالقیته---یومین	مَالَقِیْتُهٗ مُذْیَوْمَیْنِ	میں اسے سے دو سے نہیں ملا
---هو	اَیْنَ هُوَ	وہ کہاں ہے؟
سمعت---قلْت	سَمَعْتُ اِذْ قُلْتَ	جب تم نے کہا تو میں نے سنا
لااکذب---	لَااَکْذِبُ عَوْضُ	میں کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا
ماضربته---	مَاضَرَبْتُهٗ قَطُّ	میں نے اسے کبھی بھی نہیں مارا
الحکم---الادب	اَلْحُکْمُ فَوْقَ الْاَدَبِ	حکم ادب سے بڑھ کر ہے
---جئت	مَتٰی جِئْتَ	آپ کب تشریف لائے
رایت الفیل---	رَاَیْتُ الْفِیْلَ اَمْسِ	میں نے کل ہاتھی دیکھا تھا
---کتابک	اَیْنَ کِتَابُکَ	آپ کی کتاب کہاں ہے؟

الدرس التاسع وعشر: منصرف اور غیر منصرف کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جمع کا صیغہ غیر منصرف ہوتا ہے۔ **جواب**: جمع منتھی الجموع کا صیغہ غیر منصرف ہوتا ہے۔
- جس اسم کے آخر میں الف نون ہو وہ غیر منصرف ہوگا۔ **جواب**: الف نون زائدہ ہو وہ غیر منصرف ہوگا۔
- اسم عدد غیر منصرف ہوتا ہے۔ **جواب**: اسم عدد جو فُعَالُ یا مَفْعَلُ کے وزن پر ہو وہ غیر منصرف ہوتا ہے۔
- جس اسم کے آخر میں ۃ ہو وہ غیر منصرف ہوگا۔ **جواب**: وہ علم جس کے آخر میں "ۃ" ہو وہ غیر منصرف ہوگا۔
- جو علم تین حروف سے زائد ہو وہ غیر منصرف ہوگا۔ **جواب**: وہ مؤنث علم یا عجمی علم جو تین حروف سے زائد ہو وہ غیر منصرف ہوگا۔
- غیر منصرف مضاف الیہ ہو تو اس پر کسرہ آ سکتا ہے۔ **جواب**: غیر منصرف پر الف لام آ جائے یا اسے مضاف کر دیا جائے تو ان دونوں صورتوں میں اس پر کسرہ آ سکتا ہے۔

تمرین نمبر3: منصرف اور غیر منصرف الگ کیجیے۔

مثال	جواب	وجہ
رِجَالٌ	منصرف	غیر منصرف کے اسباب تسعہ میں سے دو سبب نہیں پائے جا رہے
دَرَاهِمُ	غیرمنصرف	غیر منصرف کا سبب جمع منتھی الجموع پایا جا رہا ہے۔
عُلَمَاءُ	غیرمنصرف	غیر منصرف کا سبب الف ممدودہ پایا جا رہا ہے۔
ضَارِبَةٌ	منصرف	غیر منصرف کے اسباب تسعہ میں سے دو سبب نہیں پائے جا رہے
خَضْرَاءُ	غیرمنصرف	غیر منصرف کا سبب الف ممدودہ پایا جا رہا ہے۔
اَسَاتِذَةُ	غیرمنصرف	غیر منصرف کا سبب جمع منتھی الجموع پایا جا رہا ہے۔
عَشَرَةٌ	منصرف	غیر منصرف کے اسباب تسعہ میں سے دو سبب نہیں پائے جا رہے
ثُلَاثُ	غیرمنصرف	اسم عدد فُعَالُ کے وزن پر آ رہا ہے۔
فَاطِمَةُ	غیرمنصرف	علم اور "ۃ" دو سبب پائے جا رہے ہیں
مُحَمَّدٌ	منصرف	غیر منصرف کے اسباب تسعہ میں سے دو سبب نہیں پائے جا رہے
زُفَرُ	غیرمنصرف	علم "فُعَلُ" کے وزن پر ہے۔
نَاصِرٌ	منصرف	غیر منصرف کے اسباب تسعہ میں سے دو سبب نہیں پائے جا رہے
عِمْرَانُ	غیرمنصرف	علم کے آخر میں "الف نون" زائدہ ہے۔
جِيْرَانٌ	منصرف	غیر منصرف کے اسباب تسعہ میں سے دو سبب نہیں پائے جا رہے
عَطْشَانُ	غیرمنصرف	صفت کا صیغہ "فَعْلَانُ" کے وزن پر ہے۔
رُبَاعُ	غیرمنصرف	اسم عدد "فُعَالُ" کے وزن پر ہے۔
جَعْفَرُ	غیرمنصرف	عجمی علم تین حروف سے زیادہ ہے۔
مَسَاكِيْنُ	غیرمنصرف	جمع منتھی الجموع ہے۔
يُوْسُفُ	غیرمنصرف	عجمی علم تین حروف سے زیادہ ہے۔
اِبْرَاهِيْمُ	غیرمنصرف	عجمی علم تین حروف سے زیادہ ہے۔

مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کراچی

الدرس العشرون: اسم معرب اور اس کے اعراب کی اقسام

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- اعراب ہمیشہ ضمہ، فتحہ اور کسرہ سے آتا ہے۔ **جواب:** اعراب تین ہیں رفع، نصب اور جر۔
- اعراب ہمیشہ لفظی ہوتا ہے۔ **جواب:** اعراب کبھی لفظی اور کبھی تقدیری ہوتا ہے۔
- اسم منقوص کا اعراب تقدیری ہوتا ہے۔ **جواب:** اس کی ضمہ اور کسرہ تقدیری ہوتی ہے جبکہ فتحہ لفظی ہوتی ہے۔
- جمع مذکر سالم کا اعراب تقدیری ہوتا ہے۔ **جواب:** جمع مذکر سالم کی حالت رفعی واؤ سے، حالت نصبی اور جری یاساکن ما قبل مکسور آتی ہے۔
- جمع مؤنث سالم کا اعراب حالت نصبی میں تقدیری ہوگا۔ **جواب:** جمع مؤنث سالم کا اعراب حالت نصبی میں کسرہ لفظی کے ساتھ آتا ہے۔
- غیر منصرف کا اعراب حالت جری میں تقدیری ہوگا۔ **جواب:** حالت جری میں فتحہ لفظی سے ہوگا۔

تمرین نمبر3: الف) درج ذیل اسماء کا اعراب بتائیں اور ان کو تینوں حالتوں میں استعمال کیجیے۔

مثال	قسم	اعراب
كِتَابٌ	منفرد منصرف صحیح	حالت رفعی ضمہ، حالت نصبی فتحہ اور حالت جری کسرہ کے ساتھ
هٰذَاكِتَابٌ	رَاَيْتُ كِتَاباً	نَظَرْتُ اِلٰى كِتَابٍ
اَلرَّاشِيْ	اسم منقوص	حالت رفعی و جری ضمہ اور کسرہ تقدیری سے جبکہ حالت نصبی فتحہ لفظی سے
جاءَالرَّاشِيْ	رَاَيْتُ الرَّاشِيَ	مَرَرْتُ باالرَّاشِيْ
اَوْلَادٌ	جمع مکسر	حالت رفعی ضمہ، حالت نصبی فتحہ اور حالت جری کسرہ سے
جَاءَاَوْلَادٌ	رَاَيْتُ اَوْلَاداً	مَرَرْتُ بِاَوْلَادٍ
مُؤْمِنَاتٌ	جمع مؤنث سالم	حالت رفعی ضمہ سے اور حالت نصبی و جری کسرہ سے
هٰذِهٖ مُؤْمِنَاتٌ	رَاَيْتُ مُؤْمِنَاتٍ	مَرَرْتُ بِمُؤْمِنَاتٍ
تَلَامِيْذُ	غیر منصرف	حالت رفعی ضمہ سے اور حالت نصبی و جری فتحہ سے
هذهٖ تَلَامِيْذَ	رَاَيْتُ تَلَامِيْذَ	مَرَرْتُ بِتَلَامِيْذَ
اَخُوْكَ	اسمائے ستّہ مکبّرہ	حالت رفعی واؤ سے حالت نصبی الف سے اور حالت جری یاء سے
جاءَاَخُوْكَ	رَاَيْتُ اَخَاكَ	مَرَرْتُ بِاَخِيْكَ
غُلَامَانِ	تثنیہ	حالت رفعی الف سے اور حالت نصبی و جری یاساکن ما قبل مفتوح سے
جَاءَغُلَامَان	رَاَيْتُ غُلَامَان	مَرَرْتُ بِغُلَامَان
مُؤْمِنُوْنُ	جمع مذکر سالم	حالت رفعی واؤ سے حالت نصبی و جری یاء ساکن ما قبل مکسور سے
جاءَمُسْلِمُوْنَ	رَاَيْتُ مُسْلِمِيْنَ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ
اَلْعَصیٰ	اسم مقصور	حالت رفعی، نصبی جری تینوں حالتیں تقدیری ہوتی ہیں۔

هٰذَاالعصٰی	رَاَیْتُ الْعَصٰی	مَرَرْتُ بِالْعَصٰی
وَلَدِیْ	مضاف الی الیاء	تینوں حالتیں تقدیری ہوتی ہیں۔
هٰذَاوَلَدِی	رَاَیْتُ وَلَدِیْ	مَرَرْتُ بِوَلَدِیْ

ب: درج ذیل جملوں میں اعراب کی غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
بِعْتُ الْكُرَّاسَاتَ	بِعْتُ الْكُرَّاسَاتِ	"الکراسات" جمع مؤنث سالم ھے، جو یھاں مفعول به بن رھاھے۔اس کی حالت نصبی کسرہ کے ساتھ آئے گی۔
ذھب الطّلّابِ	ذَهَبَ الطّلّابُ	"الطّلّاب" فاعل بن رھاھے جو مرفوع ھوتاھے مکسور نھیں۔
رَاَیْتُ وَلَدَانِ	رَاَیْتُ وَلَدَیْنِ	"ولدان" تثنیه ھے، جو یھاں مفعول به بن رھاھے۔اس کی حالت نصبی یاءساکن ماقبل مفتوح ھوتی ھے۔
نَظَرْتُ اِلٰی اِسْمٰعِیْلٍ	نَظَرْتُ اِلٰی اِسْمٰعِیْلَ	"اسمٰعِیل" غیر منصرف ھے جو یھاں مجرور ھے اس کی حالت جری فتحه کے ساتھ آتی ھے۔
اَلْقَاضِیُ مُنْصِفٌ	القاضِیْ منصفٌ	"اَلْقَاضِی" اسم منقوص ھے جو یھاں مبتداء بن رھاھے اور مبتداء مرفوع ھوتاھے۔اس کی حالت رفعی تقدیری آتی ھے۔
خَابَ الْكَافِرِیْنَ	خاب الکافرون	"الکافرون" جمع مذکر سالم ھے جو یھاں فاعل بن رھاھے اور فاعل ھمیشه مرفوع ھوتاھے اس کی حالت رفعی واؤ کے ساتھ آتی ھے۔
رَاَیْتُ مُسْلِمُوْنَ	رَاَیْتُ مسلمِیْنَ	"مسلمون" جمع مذکر سالم ھے جو یھاں مفعول به بن رھاھے۔اس کی حالت نصبی یاءساکن ماقبل مکسور ھوتی ھے۔
قَالَ اَبَاهُرَیْرَةَ	قَالَ ابُوْھریرۃَ	ابو "اسمائے سته مکبرہ میں سے ھے جو یھاں فاعل بن رھاھے اس کی حالت رفعی واؤ کے ساتھ آتی ھے
اَلْمُسْلِمُ اَخِی الْمُسْلِمِ	اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ	ابو "اسمائے سته مکبرہ میں سے ھے جو یھاں خبر بن رھاھے اس کی حالت رفعی واؤ کے ساتھ آتی ھے
دَوَاءُ الذُّنُوْبِ اَلْاِسْتِغْفَارَ	دَوَاءُ الذُّنُوْبِ اَلْاِسْتِغْفَارُ	"الاستغفار" مفرد منصرف صحیح ھے، یھاں خبر بن رھاھے جو مرفوع ھوتی ھے۔اس کی حالت
زَكَاةُ الْجَسَدِ اَلصَّوْمِ	زَكَاةُ الْجَسَدِ اَلصَّوْمُ	"الصوم" مفرد منصرف صحیح ھے، یھاں خبر بن رھاھے جو مرفوع ھوتی ھے۔اسکی حالت رفعی ضمه کے ساتھ آتی ھے۔
شَرِبْتُ مَاءُ زَمْزَمٍ	شَرِبْتُ ماءَ زَمْزَمٍ	"ماء" مفرد منصرف صحیح ھے جو یھاں مفعول به بن رھاھے اس کی حالت نصبی فتحه کے ساتھ آتی ھے۔

الدرس الحادی والعشرون: نواصب وجوازم مضارع کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- ناصب اور جازم دونوں مضارع کے آخر سے نون کو گرادیتے ہیں۔ **جواب:** ناصب اور جازم مضارع کے آخر سے نون اعرابی کو گرادیتے ہیں۔
- جس مضارع پر ناصب اور جازم نہ ہو وہ منصوب ہوتا ہے۔ **جواب:** جس مضارع پر ناصب اور جازم نہ ہو وہ مرفوع ہوتا ہے۔

تمرین نمبر3: درج ذیل افعال کے شروع میں ناصب اور جازم داخل کرکے ان کو عمل دیجیے۔

مثال	حرف ناصب کے ساتھ	حرف جازم کے ساتھ
تَذْبَحُوْنَ	لن تَذْبَحُوْا	لَمْ تَذْبَحُوا
يَهْدِيْ	لَن يَهْدِيَ	لَمْ يَهْدِ
يَغْفِرُ	لَنْ يَغْفِرَ	لَنْ يَغْفِرْ
تَنْجُوْ	لَنْ تَنْجُوَ	لَمْ تَنْجُ
تَصُوْمَان	لن تَصُوْمَا	لَمْ تَصُوْمَا
يَاْكُلُ	لَن يَاْكُلَ	لَمْ يَاْكُلْ
يَاْتِيْ	لَنْ يَاْتِيَ	لَمْ يَاْتِ
تَنْظُرِيْنَ	لَنْ تَنْظُرِيْ	لَمْ تَنْظُرِيْ
تَنَالُوْنَ	لَنْ تَنَالُوْا	لَمْ تَنَالُوا
يَنْهٰى	لَن يَنْهٰى	لَمْ يَنْهَ
اَبْرَحُ	لَنْ اَبْرَحَ	لَمْ اَبْرَحْ
نُؤْمِنُ	لَنْ نُؤْمِنَ	لَمْ نُؤْمِنْ
يُعْطِيْ	لَن يُعْطِيَ	لَمْ يُعْطِ
يَجْعَلُوْنَ	لَن يَجْعَلُوْا	لَمْ يَجْعَلُوْا
يُكْرِمُ	لَنْ يُكْرِمَ	لَنْ يُكْرِمْ
تَنْصُرِيْنَ	لَنْ تَنْصُرِيْ	لَمْ تَنْصُرِيْ
يَرٰى	لَنْ يَرٰى	لَمْ يَرَ
يَتْلُوْ	لَنْ يَتْلُوَ	لَمْ يَتْلُ
يَضْرِبْنَ	لن يَضْرِبْنَ	لَم يضْرِبْنَ
يُصَلِّيْ	لَن يُصَلِّيَ	لَم يُصَلِّ
تَمْشِيْ	لن تَمْشِيَ	لم تَمْشِ

الدرس الثانی والعشرون

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- صحیح وہ مضارع ہے جس کے آخر میں نون اعرابی نہ ہو۔ **جواب:** جس کے آخر میں حرف علت اور نون اعرابی نہ ہو۔
- جس فعل مضارع کے آخر میں نون ہو اسے بانون اعرابی کہتے ہیں۔ **جواب:** مضارع بانون اعرابی کہتے ہیں۔

تمرین نمبر3: درج ذیل افعال کا اعراب بتائیں نیز ان پر ناصب اور جازم لا کر ان کو عمل دیں۔

مثال	قسم	اعراب
تعقلون	مضارع بانون اعرابی	حالت رفعی ثبوت نون، حالت جزمی حذف نون سے آتی ہے۔
تَعْقِلُوْنَ	لَن تَعْقِلُوْا	لَمْ تَعْقِلُوْا
یَرْمِیْ	ناقص یائی	حالت رفعی ضمہ تقدیری، حالت نصبی فتحہ لفظی سے اور حالت جزمی حذف آخر سے آتی ہے۔
یَرْمِیْ	لَن یَرْمِیَ	لَمْ یَرْم
یظھر	صحیح	حالت رفعی ضمہ سے، حالت نصبی فتحہ سے اور حالت جزمی سکون سے
یَظْھَرُ	لَنْ یَظْھَرَ	لَمْ یَظْھَرْ
تعفو	ناقص واوی	حالت رفعی ضمہ تقدیری، حالت نصبی فتحہ لفظی سے اور حالت جزمی حذف آخر سے آتی ہے۔
تَعْفُو	لَنْ تَعْفُوَ	لَمْ تَعْفُوَ
تقولان	مضارع بانون اعرابی	حالت رفعی ثبوت نون، حالت نصبی وجزمی حذف نون سے آتی ہے
تَقُوْلَان	تَقُوْلَا	تَقُوْلَا
یعنی	ناقص یائی	حالت رفعی ضمہ تقدیری، حالت نصبی فتحہ لفظی سے اور حالت جزمی حذف آخر سے آتی ہے۔
یَعْنِیْ	لَن یَعْنِیَ	لَمْ یَعْن
تفرحین	مضارع بانون اعرابی	حالت رفعی ثبوت نون، حالت نصبی وجزمی حذف نون سے آتی ہے
تَفْرَحِیْنَ	لَن تَفْرَحِیْ	لَم تَفْرَحِیْ
یدعیٰ	ناقص الفی	حالت رفعی ضمہ تقدیری، حالت نصبی فتحہ تقدیری، حالت جزمی حذف آخر سے
یَدْعیٰ	لَن یَدْعیٰ	لَمْ یَدْعَ
تبلغین	مضارع بانون اعرابی	حالت رفعی ثبوت نون، حالت نصبی وجزمی حذف نون سے آتی ہے
تَبْلُغِیْنَ	لَن تَبْلُغِیْ	لَمْ تَبْلُغِیْ
ترضیٰ	ناقص الفی	حالت رفعی ضمہ تقدیری، حالت نصبی فتحہ تقدیری، حالت جزمی حذف آخر سے
تَرْضیٰ	لَنْ تَرْضیٰ	لَمْ تَرْضَ
تدعو	ناقص واوی	حالت رفعی ضمہ تقدیری، حالت نصبی فتحہ لفظی سے اور حالت جزمی حذف آخر سے آتی ہے۔
تَدْعُوْ	لَن تَدْعُوَ	لَمْ تَدْعُ

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
لَمَّا یَقْضِیْ	لَمَّا یَقْضِ	لمّا، حروف جازم میں سے جو مضارع کے آخر سے حرف علت گرا دیتا ہے۔
لَنْ یَجْرِیْ	لَن یَجْزِیَ	"لن" حروف نواصب میں سے ہے جو مضارع کے آخر کو نصب دیتا ہے۔

لَمْ يَتَعَلَّمْ	لَم يَتَعَلَّمْ	لم "حرف جازم ہے جو مضارع کے آخر کو جزم دے دیتا ہے۔
لَمْ يَتَجَلّٰی	لَمْ يَتَجَلّ	لَم ، حروف جازم میں سے جو مضارع کے آخر سے حرف علت گرادیتا ہے۔
لَمَّايَجْلِسَانِ	لَمَّايَجْلِسَا	لَمَّاحروف جازم میں سے جو مضارع کے آخر سے نون اعرابی گرادیتا ہے۔
لَنْ اَسْمَعُ	لَنْ اَسمَعَ	"لن "حروف نواصب میں سے ہے جو مضارع کے آخر کو نصب دیتا ہے۔
اِذَنْ يَقُوْلُوْنَ	اِذَنْ يَقُوْلُوْا	"اذن "حروف نواصب میں سے ہے جو مضارع کے آخر سے نون اعرابی گرادیتا ہے۔
لَمْ تَصُوْمِيْنَ	لَم تَصُوْمِیْ	لَم ، حروف جازم میں سے جو مضارع کے آخر سے نون اعرابی گرادیتا ہے۔
لَنْ يَّسْمُوْ	لَن يَسْمُوَ	"لن "حروف نواصب میں سے ہے جو مضارع کے آخر کو نصب دیتا ہے۔
لَمْ يَعْفُوْ	لَم يَعْفُ	لَم ، حروف جازم میں سے ہے جو مضارع کے آخر سے حرف علت گرادیتا ہے۔
كَيْ يَفْهَمَانِ	كَيْ يَفهَمَا	"کی "حروف نواصب میں سے ہے جو مضارع کے آخر سے نون اعرابی کو گرادیتا ہے۔
لنْ تَلُوْمِيْنَ	لَنْ تَلُوْمِیْ	"لن "حروف نواصب میں سے ہے جو مضارع کے آخر سے نون اعرابی گرادیتا ہے۔

الدرس الثالث والعشرون: حروف مشبہ بالفعل کا بیان

تمرین نمبر 2:**غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔**

- حروف مشبہ بالفعل اپنے اسم کو رفع دیتے ہیں۔ **جواب:** نصب دیتے ہیں۔
- ان حروف کی خبر مفرد ہو تو اعراب اور معرفہ و نکرہ ہونے میں اسم کے مطابق ہوگی۔ **جواب:** ان حروف کی خبر مفرد ہو تو واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث ہونے میں اسم کے مطابق ہوگی۔
- ان کی خبر جملہ ہو تو اسم کے مطابق ہوگی۔ **جواب:** ان کی خبر جملہ ہو تو اس میں اسم کے مطابق ضمیر ہوگی۔
- ان کا اسم اور خبر مرکب توصیفی بھی ہوتا ہے۔ **جواب:** ان کا اسم اور خبر موصوف یا مضاف بھی ہوتا ہے۔
- ان کی خبر کبھی ان کے اسم سے پہلے نہیں آسکتی۔ **جواب:** ان کی خبر جار مجرور ہو تو اسم سے پہلے آسکتی ہے۔

تمرین نمبر 3:**الف: درج ذیل جملوں پر مناسب حرف مشبہ بالفعل لگا کر اسے عمل دیجیے۔**

مثال	جواب	وجہ
اَلْعُلَمَاءُوَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ	اِنَّ الْعُلَمَاءَوَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ	العلماءکو حرف مشبہ بالفعل نے نصب دیاھے۔
اَللّٰهُ قَدِيْرٌ	اِنَّ اللّٰهَ قَدِيْرٌ	اللہ اسم جلالت کو حرف مشبہ نے نصب دیاھے۔
لِلْبِئْرِدَلْوٌ	اِنَّ لِلْبِئْرِدَلْوًا	"دلوا" حرف مشبہ بالفعل کا اسم مؤخر ھے اسلیے منصوب ھے۔
زَيْدٌاَسَدٌ	اِنَّ زَيْدًااَسَدٌ	زید" مشبہ بالفعل کا اسم ھونے کی وجہ سے منصوب ھے
اَلْمُسْلِمُوْنَ جَالِسُوْنَ	اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ جَالِسُوْنَ	المسلمون "کو حرف مشبہ بالفعل کا اسم ھونے کی وجہ سے حالت نصبی میں کیاھے۔
اَلْاُسْتَاذُاَبٌ	اِنَّ الْاُسْتَادَاَبٌ	الاستاذ" حرف مشبہ بالفعل کا اسم ھونے که وجہ سے منصوب ھے

فِی الْجَامِعَةِ مُعَلِّمُوْنَ	اِنَّ فِی الْجَامِعَةِ مُعَلِّمِیْنَ	معلمین" حرف مشبہ بالفعل کااسم مؤخر ہونے کی وجہ سے حالت نصبی میں ہے۔
اَلْمُفْتِیْ مَوْجُوْدٌ	اِنَّ الْمُفْتِیَ مَوْجُوْدٌ	المفتی" حرف مشبہ بالفعل کی وجہ سے حالت نصبی میں ہے
اَلْوَلَدَانِ مُتَعَلِّمَانِ	اِنَّ الْوَلَدَیْنِ مُتَعَلِّمَانِ	الولدین" حرف مشبہ بالفعل کااسم ہونےکہ وجہ سے حالت نصبی میں ہے
اَلْمُسْلِمَاتُ قَانِتَاتٌ	اِنَّ الْمُسْلِمَاتِ قَانِتَاتٌ	المسلمات" حرف مشبہ بالفعل کااسم ہونے کی وجہ سے حالت نصبی میں ہے۔

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی کیجیے۔

مثال	جواب	وجه
اِنَّ اَخُوْزَیْدٍ عَالِمٌ	اِنَّ اَخَازَیْدٍ عَالِمٌ	"اخا" حالت نصبی میں ہے کیونکہ یہ حرف مشبہ بالفعل کااسم ہے۔
اِنَّ زَیْدًا اَبُوْکَ عَالِمٌ	اِنَّ زَیْدًا اَبَاکَ عَالِمٌ	ابا" حرف مشبہ بالفعل کی وجہ سے کردیاکیونکہ زیداًسے بدل ہے جوکہ حرف مشبہ بالفعل کااسم ہونےکہ وجہ سے منصوب ہے
اِنَّ فِی الدَّارِ رَجُلٌ	اِنَّ فِی الدَّارِ رَجُلاً	رَجُلاً" حرف مشبہ بالفعل کے اسم مؤخر ہونےکہ وجہ سے منصوب ہے
اِنَّ بَرٌّ بَکْرًا	اِنَّ بَکْرًا بَرٌّ	بکرا" حرف مشبہ بالفعل کااسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے
اِنَّ رَجُلَیْنِ مَوْجُوْدٌ	اِنَّ رَجُلَیْنِ مَوجُوَانِ	موجودان"اس وجہ سے ہےکہ حرف مشبہ بالفعل کی خبر مفرد ہو تو وہ واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث ہونے میں اسم کے مطابق ہوتی ہے
اِنَّ الْمِیْزَانَ حَقٌّ	اِنَّ الْمِیْزَانَ حَقٌّ	المیزان" منصوب اس لیے ہےکہ یہ حرف مشبہ بالفعل کااسم ہے۔
اِنَّمَا زَیْدًا صَالِحٌ	اِنَّمَا زَیْدٌ صَالِحٌ	حرف مشبہ بالفعل کے ساتھ "ما" مل جائے تواس کاعمل باطل ہوجاتاہے۔
اِنَّ الْخَمْرَ حَرَامٌ	اِنَّ الْخَمْرَ حَرَامٌ	الخمر" حرف مشبہ بالفعل کااسم ہونےکہ وجہ سے منصوب ہے۔
اُعْلِنَ اَنَّ الْمُجْتَهِدُوْنَ فَائِزُوْنَ	اُعْلِنَ اَنَّ الْمُجْتَهِدِیْنَ فَائِزُوْنَ	المجتهدین" حالت نصبی میں ہے اسلیےکہ یہ حرف مشبہ بالفعل کااسم ہے۔

الدرس الرابع والعشرون: اِنَّ، اَنَّ پڑھنے کامقامات

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جملے کے شروع میں اور قال وغیرہ کے بعد اَنَّ آتا ہے۔ **جواب**: "اِنَّ" آتا ہے۔
- عَلِمَ، شَهِدَ کے بعد ہمیشہ اِنَّ آتا ہے۔ **جواب**: اِنَّ آتا ہے جبکہ خبر پر لام مفتوح ہو۔
- حرف تنبیہ اور حرف جر کے بعد اِنَّ آتا ہے۔ **جواب**: حرف تنبیہ اور حَیْثُ کے بعد "اِنَّ" آتا ہے۔
- جواب قسم کے شروع میں اَنَّ آتا ہے۔ **جواب**: "اِنَّ" آتا ہے۔
- جب یہ اسم اور خبر سے مل کر فاعل، مفعول یا مبتدا بنے تو "اِنَّ" پڑھیں گے۔ **جواب**: "اَنَّ" پڑھیں گے۔

تمرین نمبر3: خالی جگھوں کواِنَّ اوراَنَّ سے پُرکریں۔

مثال	جواب	وجه

---اَللّٰهُ رَحِيْمٌ	اِنَّ اللّٰهَ رَحِيْمٌ	جملے کے شروع میں اِنَّ آتا ھے۔
يَقُوْلُ---هَا بَقَرَةٌ	يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ	قال "اور اس کے مشتقات کے بعد اِنَّ آتا ھے۔
كَرِهْتُ---هٗ جَاهِلٌ	كَرِهْتُ اَنَّهٗ جَاهِلٌ	ان "اپنے اسم اور خبر سے مل کر مفعول بنے تو اَنَّ پڑھتے ھیں
اِعْلَمْ---كَ عَالِمٌ	اِعْلَمْ اَنَّكَ عَالِمٌ	ان "اپنے اسم اور خبر سے مل کر فاعل بنے تو اَنَّ پڑھتے ھیں
عِنْدِيْ---هٗ عَالِمٌ	عِنْدِيْ اَنَّهٗ عَالِمٌ	ان "اپنے اسم اور خبر سے مل کر مبتدا بنے تو "اَنَّ" پڑھتے ھیں۔
قَامَ الْوَلَدُ حَيْثُ---الْوَالِدَ قَائِمٌ	قَامَ الْوَلَدُ حَيْثُ اِنَّ الْوَالِدَ قَائِمٌ	حیث کے بعد اِنَّ آتا ھے
وَاللّٰهِ---مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ	وَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ	جواب قسم کے شروع میں اِنَّ آتا ھے
بَلَغَنِيْ---زَيْدًا عَالِمٌ	بَلَغَنِيْ اَنَّ زَيْدًا عَالِمٌ	ان "اپنے اسم اور خبر سے مل کر فاعل بن تو اَنَّ پڑھتے ھیں
اُعْلِنَ---خَالِدًا نَاجِحٌ	اُعْلِنَ اَنَّ خَالِدًا نَاجِحٌ	انّ "اپنے اسم اور خبر سے مل کر نائب الفاعل بنے تو اَنَّ پڑھتے ھیں
مَا رَاَيْتُ الَّذِيْ---هٗ فِي الْمَسْجِدِ	مَا رَاَيْتُ الَّذِيْ اِنَّهٗ فِي الْمَسْجِدِ	اسم موصول کے بعد "اِنَّ" پڑھتے ھیں۔
اَلَا---زَيْدًا عَالِمٌ	اَلَا اِنَّ زَيْدًا عَالِمٌ	حرف تنبیه کے بعد "اِنَّ" پڑھتے ھیں
اَشْهَدُ---مُحَمَّدَا الرَّسُوْلُ اللّٰهِ	اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدَا الرَّسُوْلُ اللّٰهِ	شَهِدَ "کے بعد "اَنَّ" پڑھتے ھیں جبکه خبر پر لام مفتوح نه ھو۔

ب: درج ذیل جملوں میں اِنَّ اور اَنَّ کی غلطی ھو تو اس کی وجه بیان فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
اَنَّ الْاِحْسَانَ يَقْطَعُ اللِّسَانَ	اِنَّ الْاِحْسَانَ يَقْطَعُ اللِّسَانَ	جملے کے شروع میں اِنَّ پڑھتے ھیں
اَكْرَمَ الَّذِيْنَ اَنَّهُمْ عُلَمَاءُ	اَكْرَمَ الَّذِيْنَ اِنَّهُمْ عُلَمَاءُ	اسم موصول کے بعد اِنَّ پڑھتے ھیں
سَرَّنِيْ اِنَّ زَيْدًا مُعَلِّمٌ	سَرَّنِيْ اَنَّ زَيْدًا مُعَلِّمٌ	ان "اپنے اسم اور خبر سے مل کر فاعل بنے تو اَنَّ پڑھتے ھیں۔
قُلْتُ لَهٗ اَنَّ الصِّدْقَ يُنْجِيْ	قُلْتُ لَهٗ اِنَّ الصِّدْقَ يُنْجِيْ	قال اور اس کے مشتقات کے بعد اِنَّ پڑھتے ھیں
عَلِمْتُ اِنَّ الْغِيْبَةَ حَرَامٌ	عَلِمْتُ اَنَّ الْغِيْبَةَ حَرَامٌ	علم کے بعد اَنَّ پڑھتے ھیں جبکه خبر پر لام مفتوح نه ھو
عَلِمْتُ اَنَّ كُلَّ ذِيْ نِعْمَةٍ لَمَحْسُوْدٍ	عَلِمْتُ اِنَّ كُلَّ ذِيْ نِعْمَةٍ لَمَحْسُوْدٍ	علم کے بعد اِنَّ پڑھتے ھیں جبکه خبر پر لام مفتوح ھو
وَاللّٰهِ اَنَّ يَوْمَ الدِّيْنِ لَوَاقِعٌ	وَاللّٰهِ اِنَّ يَوْمَ الدِّيْنِ لَوَاقِعٌ	جواب قسم کے شروع میں اِنَّ پڑھتے ھیں

الدرس الخامس والعشرون: لائے نفی جنس کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جو لا کسی چیز کے تمام افراد کی نفی کرے اسے لائے نفی جنس کہتے ہیں۔ **جواب:** تمام افراد سے حکم کی نفی کرے اسے لائے نفی جنس کہتے ہیں۔

- لاکا اسم ہمیشہ منصوب اور خبر مرفوع ہوتی ہے۔ **جواب**: لاکا اسم جب مضاف یا مشابہ مضاف ہو تو منصوب جبکہ مفرد نکرہ ہو تو مبنی علی الفتح ہوتا ہے۔
- لاکا اسم مفرد نکرہ ہو تو منصوب ہوگا۔ **جواب**: مفرد نکرہ ہو تو مبنی علی الفتح ہوگا۔
- لا کی خبر مفرد ہو تو اس میں ایک ضمیر ہوگی۔ **جواب**: خبر مفرد ہو تو مذکر، مؤنث اور واحد تثنیہ وجمع میں اسم کے مطابق ہوگی۔

تمرین نمبر3: درج ذیل مرکبات پر لائے نفی جنس داخل کرکے اسے عمل دیجیے۔

مثال	جواب	وجه
سُرُوْرٌ دَائِمٌ	لَا سُرُوْرَ دَائِمٌ	لائے نفی جنس کا اسم "سُرُوْر" مفرد نکرہ ھے اس لیے مبنی علی الفتح ھے۔
سَارِقٌ مَالًا مَوْجُوْدٌ	لَا سَارِقًا مَالًا مَوْجُوْدٌ	لائے نفی جس کا اسم "سارقا مالا" مشابہ مضاف ھے اس لیے منصوب ھے۔
لَهْوٌ مُفِيْدٌ	لَا لَهْوَ مُفِيْدٌ	لائے نفی جنس کا اسم "لهو" مفرد نکرہ ھے اس لیے مبنی علی الفتح ھے۔
طَالِعٌ جَبَلًا مَوْجُوْدٌ	لَا طَالِعًا جَبَلًا مَوْجُوْدٌ	لائے نفی جنس کا اسم "طالعا جبلا" مشابہ مضاف ھے اس لیے منصوب ھے۔
غُلَامُ رَجُلٍ شَاعِرٌ	لَا غُلَامَ رَجُلٍ شَاعِرٌ	لائے نفی جنس کا اسم "غلام" مضاف ھے اس لیے منصوب ھے۔
شَجَرٌ مُثْمِرٌ	لَا شَجَرَ مُثْمِرٌ	لائے نفی جنس کا اسم "شجر" مفرد نکرہ ھے اسلیے منبی علی الفتح ھے۔

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
لَا رَجُلٌ جَالِسٌ	لَا رَجُلَ جَالِسٌ	لائے نفی جنس کا اسم مفرد نکرہ ھے لهٰذا مبنی علی الفتح ھوگا۔
لَا حَسَنٌ وَجْهًا مَوْجُوْدٌ	لَا حَسَنًا وَجْهًا مَوْجُوْدٌ	لائے نفی جنس کا اسم مشابہ مضاف ھے لهٰذا منصوب ھوگا۔
لَا طَالِبًا مَالًا شَعْبَانُ	لَا طَالِبَ مَالٍ شَعْبَانُ	لائے نفی جنس کا اسم مشابہ مضاف ھے لهٰذا منصوب ھوگا۔
لَا حَكِيْمًا اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ	لَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ	لائے نفی جنس کا اسم مفرد نکرہ ھے اس لیے مبنی علی الفتح ھوگا۔
لَا غُلَامُ رَجُلٍ قَائِمًا	لَا غُلَامَ رَجُلٍ قَائِمٌ	لائے نفی جنس کا اسم مضاف ھے اسلیے منصوب ھوگا۔
لَا ضَرَرًا فِي الْاِسْلَام	لَا ضَرَرَ فِي الْاِسْلَام	لائے نفی جنس کا اسم مفرد نکرہ ھے اس لیے مبنی علی الفتح ھوگا
لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِق	لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِق	لائے نفی جنس کا اسم مفرد نکرہ ھے اس لیے مبنی علی الفتح ھوگا۔

الدرس السادس والعشرون: افعال ناقصه کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- فعل ناقص اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ **جواب**: فعل ناقص اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔
- فعل ناقص کی خبر فعل ناقص سے پہلے آسکتی ہے۔ **جواب**: فعل ناقص سے پہلے "ما" نہ ہو تو خبر فعل ناقص سے پہلے آسکتی ہے۔
- فعل ناقص کی خبر پر باء داخل ہوسکتی ہے۔ **جواب**: "لَيْسَ" کی خبر پر باء داخل ہوسکتی ہے۔

تمرین نمبر3: الف) درج ذیل جملوں پر مناسب فعل ناقص لگا کر اسے عمل دیجیے۔

مثال	جواب	وجه

اَلْبَقَرَةُ صَفْرَاءُ	كَانَتِ الْبَقَرَةُ صَفْرَاءَ	افعال ناقصہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور ان کے اسم اور خبر کا وہی حکم ہوتا ہے جو مبتدا اور خبر کا، یعنی خبر مفرد ہو تو واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث میں اسم کے مطابق ہوتی ہے۔
اَلطِّفْلَانِ نَائِمَانِ	كَانَ الطِّفْلَانِ نَائِمَانِ	"
اَخُوْکَ صَدِيْقِيْ	كَانَ اَخُوْکَ صَدِيْقِيْ	"
عَدُوِّيْ صَدِيْقِيْ	كَانَ عَدُوِّيْ صَدِيْقِيْ	"
اَلْمُعَلِّمَاتُ جَالِسَاتٌ	كَانَتِ الْمُعَلِّمَاتُ جَالِسَاتٍ	"
اَلْمُسْلِمُوْنَ قَائِمُوْنَ	كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ قَائِمُوْنَ	"
اَللَّبَنُ حَارٌّ	كَانَ اللَّبَنُ حَارًّا	"
اَلْاَشْجَارُ مُثْمِرَةٌ	كَانَ الْاَشْجَارُ مُثْمِرَةً	"
وَجْهُهٗ مُسْوَدٌّ	كَانَ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا	"
هٰذَا زَاهِدٌ	لَيْسَ هٰذَا زَاهِدًا	"
اَلنِّسَاءُ صَالِحَاتٌ	كَانَتِ النِّسَاءُ صَالِحَاتٍ	"
دَاوٗدُ اَعْبَدُ الْبَشَرِ	كَانَ دَاوٗدُ اَعْبَدُ الْبَشَرِ	"

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
كَانَ الْوَلَدُ ذَكِيٌّ	كَانَ الْوَلَدُ ذَكِيًّا	"ذکی" فعل ناقص کی خبر ھے جو منصوب ھوتی ھے۔
يَكُوْنُ الْكَسْلَانَ مَحْرُوْمٌ	يَكُوْنُ الْكَسْلَانُ مَحْرُوْمًا	"الکسلان" فعل ناقص کا اسم ھے جو مرفوع ھوتا ھے جبکہ "محروم" فعل ناقص کی خبر ھے جو منصوب ھوتی ھے۔
صَارَ الْقَاضِيَ فَرِحًا	صَارَ الْقَاضِيْ فَرِحًا	"القاضی" فعل ناقص کا اسم ھے جو اسم منقوص ھے اس کی حالت رفعی ضمه تقدیری سے آتی ھے۔
كَانَتِ الْبَنَاتُ عَالِمَاتٌ	كَانَتِ الْبَنَاتُ عَالِمَاتٍ	"عالمات" فعل ناقص کی خبر ھے جو جمع مؤنث سال ھے اس کی حالت نصبی کسرہ کے ساتھ آتی ھے۔
يَصِيْرُ الطَّلَبَةُ عَالِمُوْنَ	يَصِيْرُ الطَّلَبَةُ عَالِمِيْنَ	"عالمون" فعل ناقص کی خبر ھے جو جمع مذکر سالم ھے اس کی حالت نصبی یاء ساکن ماقبل مکسور آتی ھے۔
فَقِيْرًا كَانَ زَيْدًا	فَقِيْرًا كَانَ زَيْدٌ	"زید" فعل ناقص کا اسم ھے جو مرفوع ھوتا ھے۔
حَرِيْصًا مَازَالَ الْفَقِيْرُ	مَازَالَ الْفَقِيْرُ حَرِيْصًا	جس فعل ناقص سے پہلے "ما" ھو اس کی خبر فعل ناقص سے پہلے نہیں آسکتی۔
كَانَ بَكْرٌ بِغَنِيٍّ	لَيْسَ بَكْرٌ بِغَنِيٍّ	"لَيْسَ" کی خبر پر باء داخل ھوسکتا ھے۔
مَاانْفَكَّ الْوَلَدَيْنِ مُتَعَلِّمَانِ	مَاانْفَكَّ الْوَلَدَانِ مُتَعَلِّمَيْنِ	"الولدین" فعل ناقص کا اسم ھے جو تثنیه ھے اس کی حالت رفعی الف سے آتی ھے۔
كَانَ الْمُؤْمِنِيْنَ مُفْلِحُوْنَ	كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ مُفْلِحِيْنَ	"المؤمنین" فعل ناقص کا اسم ھے جو جمع مذکر سال ھے اس کی حالت رفعی واؤ سے آتی ھے۔

الدرس السابع والعشرون: ماولامشابہ بلیس کابیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- ما اور لا اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ **جواب**: اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔
- ما اور لا کے اسم اور خبر کا وہی حکم ہے جو فعل اور فاعل کا ہے۔ **جواب**: وہی حکم ہے جو مبتدا اور خبر کا ہے۔
- ان کا اسم ان کی خبر سے پہلے آجائے تو یہ کوئی عمل نہیں کرینگے۔ **جواب**: خبر اسم سے پہلے آجائے تو کو یہ عمل نہیں کرینگے۔
- ما صرف معرفہ میں عمل کرتا ہے۔ **جواب**: مادونوں میں عمل کرتا ہے۔
- لا کی خبر پر بھی باء آجاتی ہے۔ **جواب**: لا کی خبر پر باء نہیں آسکتی۔

تمرین نمبر3: الف: درج ذیل جملوں پر مَا، لَا، یا اِنْ داخل کرکے ان کو عمل دیجیے۔

مثال	جواب	وجہ
اَلْقَلَمُ جَیِّدٌ	مَاالْقَلَمُ جَیِّدًا	ماولا مشابہ بلیس اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ھیں
وَلَدَان جَالِسَان	مَاوَلَدَان جَالِسَیْن	"
اَشْجَارٌ طَوِیْلَةٌ	مَااَشْجَارٌ طَوِیْلَةً	"
رَجُلَان شَاعِرَان	لَارَجُلَان شَاعِرَیْن	"
اَنَااَخُوْهُ	مَااَنَااَخِیْهِ	"
مُؤْمِنَاتٌ قَائِمَاتٌ	مَامُؤْمِنَاتٌ قَائِمَاتٍ	"
خَالِدٌ صَدِیْقِیْ	مَاخَالِدٌ صَدِیْقِیْ	"
هٰذَابَشَرٌ	مَاهٰذَابَشَرًا	"
اَلْقَاضِیْ مَوْجُوْدٌ	مَاالْقَاضِیْ مَوْجُودًا	"
اَلرِّجَالُ قَائِمُوْنَ	مَاالرِّجَالُ قَائِمِیْن	"
اَلْمَسَاجِدُ فَسِیْحَةٌ	مَاالْمَسَاجِدُ فَسِیْحَةً	"

ب):۔ درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
ماخَالِدٌ شَاعِرٌ	مَاخَالِدٌ شَاعِرًا	"شاعر" ماشابہ بلیس کی خبر ھے جو منصوب ھوتی ھے۔
لازَیْدٌ عَالِمًا	مَازَیْدٌ عَالِمًا	لا معرفہ پر داخل نہیں ھوتا۔
مَاالْمُفْتِیْ بِحَاضِرٍ	مَاالْمُفْتِیْ بِحَاضِرٍ	"المفتی" ماشابہ بلیس کا اسم ھے جو اسم منقوص ھے اس کی حالت رفعی ضمہ تقدیری سے آتی ھے۔
اِنْ اَنْتُمْ اِلَّاکَاذِبِیْنَ	اِنْ اَنْتُمْ اِلَّاکَاذِبُوْنَ	خبر سے پہلے اِلّا آجائے توان کا عمل باطل ھو جاتا ھے۔
لارَجُلَانِ قَائِمًا	لَارَجُلَانِ قَائِمَیْنِ	ماولا مشابہ بلیس کے اسم اور خبر کا وھی حکم ھے جو مبتدا اور خبر کا یعنی خبر مفرد ھو تو واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث میں اسم کے مطابق ھوگی۔ اسی قاعدے کی وجہ سے قائم کی تثنیہ بنادی۔
مَااِنْ صَادِقٌ نَادِمًا	مَااِنْ صَادِقٌ نَادِمٌ	ما کے بعد اِنْ آجائے تو ما کا عمل باطل ھو جاتا ھے۔

مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کوٹ مومن

مَاالْكَافِرُوْنَ نَاجِحُوْنَ	مَاالْكَافِرُوْنَ نَاجِحِيْنَ	ناجحون "ماشابہ بلیس کی خبر ہے جو جمع مذکر سالم ہے جس کی حالت نصبی یاء ساکن ماقبل مکسور سے آتی ہے۔
مَاهُمْ بِمُؤْمِنُوْنَ	مَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ	باء حرف جر کی وجہ سے "مؤمنون "جمع مذکر سالم کی حالت جری لائی گئی۔
مَالَهٗ نَصِيْرًا	مَالَهٗ نَصِيْرٌ	نصیر "ماشابہ بلیس کا اسم ہے اسلیے مرفوع ہے
مَاالْحَيَاةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعَ الْغُرُوْرِ	مَاالْحَيَاةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ	ماشابہ بلیس کے بعد اِلّا آجائے تو ما کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔
اِنْ فَاطِمَةٌ جَالِسًا	اِنْ فَاطِمَةٌ جَالِسَةً	خبر مفرد ہو تو واحد تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث میں اسم کے مطابق ہوتی ہے "فاطمة "مؤنث ہے اسی لیے جالسة "مؤنث لائے

الدرس الثامن والعشرون: مفعول مطلق کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- مفعول مطلق ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔ **جواب**: منصوب ہوتا ہے۔
- جو مفعول مطلق فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو یا موصوف ہو وہ عددی ہوگا۔ **جواب**: فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو یا اس کا تثنیہ ہو یا ایسا اسم عدد ہو جو مصدر کی طرف مضاف ہو وہ مفعول مطلق عددی ہوگا۔
- جو مفعول مطلق فِعْلَةٌ کے وزن پر ہو یا اسم عدد مضاف بمصدر ہو وہ نوعی ہوگا۔ **جواب**: فِعْلَةٌ کے وزن پر ہو یا مضاف ہو یا موصوف ہو وہ مفعول مطلق نوعی ہوگا۔
- مفعول مطلق کا فعل ہمیشہ مذکور ہوتا ہے۔ **جواب**: قرینہ ہو تو مفعول مطلق کا فعل حذف کرنا جائز ہے۔ بعض مفعول مطلق کے افعال ہمیشہ محذوف ہوتے ہیں۔

تمرین نمبر3: درج ذیل جملوں میں مفعول مطلق اور اس کی قسم متعین فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
تَدُوْرُ الشَّمْسُ دَوْرَةً فِي يَوْمٍ	"دورةً "مفعول مطلق عددی ہے۔	"دَورة "عددی اس لیے ہے کہ یہ "فَعْلَةً "کے وزن پر ہے۔
وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا	"تکلیما "مفعول مطلق تاکیدی ہے۔	تَكْلِيما "عددی اور نوعی میں سے نہیں ہے۔
وَثَبَ خَالِدٌ وُثُوْبَ الْاَسَدِ	"وثوب "مفعول مطلق نوعی ہے۔	وثوب "نوعی اس لیے ہے کہ یہ مضاف ہے۔
ضَرَبْتُ الْحَيَّةَ ضَرْبَةً	ضَربَةً "مفعول مطلق عددی ہے۔	ضربة "عددی اس لیے ہے کہ یہ "فَعْلَةٌ "کے وزن پر ہے۔
جَلَسَ زَيْدٌ جِلْسَةَ الْاَمِيْرِ	"جِلسة "مفعول مطلق نوعی ہے۔	جلسة "نوعی اس لیے ہے کہ یہ "فِعْلَةٌ "کے وزن پر ہے۔
اَدَّبَ الْاُسْتَاذُ التِّلْمِيْذَ تَادِيْبًا	"تادیبا "مفعول مطلق تاکیدی ہے۔	تادیبا "عددی اور نوعی میں سے نہیں ہے۔ اس لیے تاکیدی ہے
نَصَحَ بَكْرٌ نُصْحًا خَيْرًا	نصحا "مفعول مطلق نوعی ہے۔	نصحا "نوعی اس لیے ہے کہ یہ موصوف ہے

قَاتَلَ زَيْدٌ قِتَالًا	قِتالاً" مفعول مطلق تاکیدی ہے۔	"قتالا" عددی اور نوعی میں سے نہیں ہے۔اس لیے تاکیدی ہے۔
وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا	مفعول مطلق تاکیدی ہے۔	"ترتیلا" عددی اور نوعی میں سے نہیں ہے۔اس لیے تاکیدی ہے۔
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا	فتحا" مفعول مطلق نوعی ہے۔	"فتحا" نوعی اس لیے ہے کہ یہ موصوف ہے
وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا	تبتیلاً" مفعول مطلق تاکیدی ہے۔	تبتیلا" عددی اور نوعی میں سے نہیں ہے۔اس لیے تاکیدی ہے
اَنْبَتَ اللّٰهُ نَبَاتًا	نباتًا" مفعول مطلق تاکیدی ہے۔	تباتا" عددی اور نوعی میں سے نہیں ہے۔اس لیے تاکیدی ہے۔
اُلْهِمَ اِسْمَاعِيْلُ هٰذَا اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ اِلْهَامًا	الهاما" مفعول مطلق تاکیدی ہے۔	الهاما" عددی اور نوعی میں سے نہیں ہے۔اس لیے تاکیدی ہے۔

الدرس التاسع والعشرون: مفعول بہ کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- مفعول بہ مرفوع ہوتا ہے۔ **جواب:** مفعول بہ منصوب ہوتا ہے۔
- ایک فعل کے تین یا چار مفعول بہ ہو سکتے ہیں۔ **جواب:** ایک فعل کے دو یا تین مفعول بہ ہو سکتے ہیں۔
- مفعول بہ ہمیشہ فعل اور فاعل کے بعد آتا ہے۔ **جواب:** عام طور پر مفعول بہ فعل اور فاعل کے بعد آتا ہے۔اور کبھی ان سے پہلے بھی آجاتا ہے۔

تمرین نمبر3: درج ذیل جملوں میں مفعول بہ کی پہچان کیجئے۔

مثال	جواب	وجہ
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ	اِيَّاكَ	ضمیر منصوب منفصل ہے جو مفعول بہ بنتی ہے۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ	"نا" ضمیر، اور "الصّراط"	نا" ضمیر "اهد" فعل امر کا مفعول بہ اول اور "الصراط" مفعول بہ ثانی
رُمَّانًا اَكَلَ بَكْرٌ	رُمّانا	"اکل" فعل کا مفعول بہ ہے۔
اَنَا اَحْتَرِمُ الْمُسْلِمِيْنَ	المسلمین	"احترم" فعل کا مفعول بہ ہے۔
رَاٰى فِيْلًا وَلَدٌ	فیلاً	"رأی" فعل کا مفعول بہ ہے۔
دَعَا اَبِيْ اَخِيْ	اخی	"دعا" فعل کا مفعول بہ ہے۔
اَكَلَ الْكُمَّثْرٰى مُوْسٰى	الکمثریٰ	"اکل" کا مفعول بہ ہے۔
اِتَّقُوا اللّٰهَ وَصَلُوْا اَرْحَامَكُمْ	اللہ اسم جلالت، اور "ارحام"	اللہ اسم جلالت "اتقوا" فعل کا مفعول بہ ہے اور وصلوا کا "ارحام" مفعول بہ ہے۔
اَعْطٰى زَيْدٌ فَقِيْرًا رُوْبِيَةً	"فقیرا" اور "روبیة"	"اعطیٰ" کا مفعول بہ اول و ثانی
تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ	الملک" اور "من تشاء"	"توئ" کا مفعول بہ اول و ثانی
اَكْرَمْتُ اَخَا زَيْدٍ	اخا	"اکرمت" فعل کا مفعول بہ ہے۔

نَهْرَيْنِ رَاَيْتُ فِي الْحَدِيْقَةِ	نهرین	"رایتُ"کامفعول به هے۔
اُحِبُّ اَبِّي	ابی	"احب"فعل کامفعول به هے۔
اِشْتَرَيْتُ كُرَّاسَاتٍ	کراسات	"اشتریت"فعل کامفعول به هے۔
اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ	دعوة	"اتق"فعل کامفعول به هے۔
اِجْتَنِبُوْا الْخَمْرَ	الخمر	"اجتنبوا"فعل کامفعول به هے۔

الدرس الثلاثون: مفعول فیه کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- مفعول فیہ کو ظرف زمان بھی کہتے ہیں۔ **جواب**: مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔
- جس ظرف کی حد ہو اسے ظرف مبہم کہتے ہیں۔ **جواب**: اسے ظرف محدود کہتے ہیں۔
- ظرف زمان سے پہلے فی لانا واجب ہے۔ **جواب**: ظرف مکان محدود سے پہلے فی لانا واجب ہے۔
- ظرف مکان سے پہلے فی لانا جائز نہیں۔ **جواب**: ظرف مبہم سے پہلے فی لانا جائز نہیں۔

تمرین نمبر3: مفعول فیه الگ کیجیے نیز بتائیے که اس سے پهلے فی آسکتا هے که نهیں۔

مثال	مفعول فیه	وجه
وُلِدَ نَبِيُّنَا ﷺ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ	یوم الاثنین	ظرف زمان محدود هے جس سے پهلے "فی"لاناجائز هے۔
خَتَمْتُ الْقُرآنَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ	لیلة القدر	ظرف زمان محدود هے جس سے پهلے "فی"لاناجائز هے۔
صَلَّيْتُ خَلْفَ الْاِمَامِ	خلف الامام	ظرف مبهم سے پهلے "فی"لاناجائز نهیں۔
اَسْتَيْقِظُ وَقْتَ التَّهَجُّدِ	وقت التهجد	ظرف زمان محدود هے جس سے پهلے "فی"لاناجائز هے۔
اَتْلُو الْقُرْآنَ كُلَّ يَوْمٍ صَبَاحًا	کل یوم	ظرف زمان محدود سے پهلے"فی"لاناجائز هے۔
اَطِيْعُ الْوَالِدَيْنِ دَائِمًا	دائما	ظرف مبهم سے پهلے "فی"لاناجائز نهیں۔
اَصُوْمُ شَهْرَ رَمَضَانَ	شهر رمضان	ظرف زمان محدود هے جس سے پهلے "فی"لاناجائز هے۔
عَادَ زَيْدٌ مَسَاءً	مساء	ظرف زمان محدود هے جس سے پهلے "فی"لاناجائز هے۔

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی اور اس کی وجه کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
اُصَلِّي مَسْجَدًا	اُصَلِّيْ فِي مَسْجِدٍ	ظرف مکان محدود سے پهلے فی لانا واجب هے۔
اَرْجَعُ فِي غَدًا	غَدًا	قرینے کی وجه سے مفعول فیه کے فعل کو حذف کر دیا گیا هے۔
اَحْفَظُ الدَّرْسَ دَارًا	احفظُ الدَّرسَ فِي دَارٍ	ظرف مکان محدود سے پهلے فی لانا واجب هے۔
اَلْحُكْمُ فَوْقُ الْاَدَبِ	الحکم فَوْقَ الْاَدَبِ	مفعول فیه هونے که وجه سے منصوب هے
دَرَسْتُ سِنُوْنَ	درستُ سِنِيْنَ	سنون "مفعول فیه هے جو منصوب هوتا هے اس لیے حالت نصبی میں کر دیا۔
لَا اَقْرَءُ فِي خَلْفِ الْاِمَامِ	لا اقرء خلف الامام	ظرف مبهم سے پهلے فی لانا جائز نهیں۔

مرکزی جامعة المدینه فیضان مدینه ... مومن

الدرس الحادی والثلاثون: مفعول لہ اور مفعول معہ کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جس کے سبب فعل واقع ہوا سے مفعول لہ کہتے ہیں۔ **جواب**: جس مفعول کے سبب فعل واقع ہوا سے مفعول لہ کہتے ہیں۔
- مفعول لہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ **جواب**: مفعول لہ منصوب ہوتا ہے لیکن اگر اس سے پہلے حرف جرآ جائے تو وہ مجرور ہو جائے گا۔
- مفعول لہ مصدر نہ ہو تو اس سے پہلے لام لانا ضروری ہے۔ **جواب**: اس سے پہلے حرف جر لانا واجب ہے۔
- جو اسم واؤ کے بعد آئے اسے مفعول معہ کہتے ہیں۔ **جواب**: جو مفعول واؤ بمعنی مَعَ کے بعد آئے اسے مفعول معہ کہتے ہیں۔

تمرین نمبر3: الف) درج ذیل جملوں میں مفعول لہ اور مفعول معہ الگ الگ کیجئے۔

مثال	جواب	وجه
اِحۡمَرَّ وَجۡهُهٗ غَضَبًا (اس کا چہرہ غصے کی وجہ سے سرخ ہو گیا)	"غضبًا" مفعول له	غضب کی وجه سے چهرے کے سرخ هونے کافعل واقع هوا
اَكَلۡتُ اَنَا وَزَيۡدًا (میں نے زید کے ساتھ کھایا)	"زیدًا" مفعول معه	زید واؤ کے بمعنی مع کے بعد آیا هے
سَافَرۡتُ طَلَبًا لِلۡعِلۡمِ (میں نے سفر کیا علم کی طلب کے لیے)	"علم" مفعول له	علم کی وجه سے سفر کرنے کافعل واقع هوا
جَاءَ بَكۡرٌ وَعَمۡرًا (بکر عمر کے ساتھ آیا)	"عمر" مفعول معه	عمرو واؤ بمعنی مع کے بعد آیا هے
قُمۡتُ اِكۡرَامًا لِلۡاُسۡتَاذِ (میں استاذ کی عزت کے لیے کھڑا ہوا)	"استاذ" مفعول له	استاذ کی وجه سے کھڑے هونے کافعل واقع هوا
سِرۡتُ وَالنِّيۡلَ (میں نیل کے ساتھ چلا)	"النیل" مفعول معه	النیل واؤ بمعنی مع کے بعد آیا هے
آصَفُ ذَهَبَ وَزَيۡدًا (آصف زید کے ساتھ گیا)	"زید" مفعول معه	زید واؤ بمعنی مع کے بعد آیا هے
لَاتَقۡتُلُوۡا اَوۡلَادَكُمۡ خَشۡيَةَ اِمۡلَاقٍ (اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو)	"املاق" مفعول له	"املاق" یعنی مفلسی کے سبب قتل کرنے والا فعل واقع هوا
مَاتَفۡعَلُ اَنۡتَ وَجَوَّادًا (تم جواد کے ساتھ کیا کر رہے تھے)	"جواد" مفعول معه	جواد" واؤ بمعنی مع کے بعد آیا
اَكۡرَمۡتُهٗ وَخَالِدًا (میں نے خالد کے ساتھ اس کی عزت کی)	"خالد" مفعول معه	"خالد" واؤ بمعنی مع کے بعد آیا
تَرَكۡتُ الۡحَرَامَ حَيَاءً مِنَ اللّٰهِ (میں نے اللہ سے حیاء کرتے ہوئے حرام چھوڑ دیا)	حیاء" مفعول له	"حیاء" کی وجه سے حرام چھوڑنے کافعل واقع هوا هے

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
نَصَرَ الرَّجُلُ وَنَاصِرٍ	نصر الرجلُ وَنَاصِرًا (آدمی نے ناصر کے ساتھ مدد کی۔)	ناصر امفعول معہ ہے جو ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔
جِئۡتُ كِتَابًا	جئتُ لِلۡكِتَابِ (میں کتاب کے لیے آیا۔)	مفعول لہ مصدر نہ ہو تو اس سے پہلے حرف جر لانا واجب ہے۔ اور یہاں کتاب مفعول لہ ہے۔

سَمِعْتُ اَنَا وَخَالِدٍ	سمعتُ انا وَخَالِدًا (میں نے خالد کے ساتھ سنا۔)	خالد مفعول لہ ہے جو ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔
دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ مَطَرًا	دخلت المسجدَ مِنَ المَطَرِ (میں بارش کی وجہ سے مسجد میں داخل ہوا۔)	مفعول لہ مصدر نہ ہو تو اس سے پہلے حرف جر لانا واجب ہے۔اور یہاں "مطر" مفعول لہ ہے۔
رَاَیْتُ غُلَامَہٗ وَزَیْدٍ	رایت غلامہ وزیدًا (میں نے اس کے غلام کو زید کے ساتھ دیکھا۔)	"زید" مفعول معہ ہے جو ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔
صَلَّیْتُ وَالْمُسْلِمُوْنَ	صلیت والمسلِمِیْنَ (میں نے مسلمانوں کے ساتھ نماز ادا کی)	"المسلمون" مفعول معہ ہے جو ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔
نَجَحَ رَجُلٌ کَلْبًا	نجح رجلٌ مِن کَلْبٍ (آدمی نے کتے سے نجات پائی۔)	مفعول لہ مصدر نہ ہو تو اس سے پہلے حرف جر لانا واجب ہے۔اور یہاں "کلب" مفعول لہ ہے۔
زَلَّتْ رِجْلُ وَلَدٍ وَحَلًا	زلت رجل ولدٍ مِن وحلٍ (آدمی کا بیٹا کیچڑ کی وجہ سے پھسل گیا۔)	مفعول لہ مصدر نہ ہو تو اس سے پہلے حرف جر لانا واجب ہے۔اور یہاں "وحل" مفعول لہ ہے۔

الدرس الثانی والثلاثون: حال کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جو اسم، فاعل یا مفعول کی حالت بتائے اسے حال کہتے ہیں۔ **جواب:** جو لفظ فاعل یا مفعول کی حالت بیان کرے اسے حال کہتے ہیں۔
- حال اور ذوالحال منصوب ہوتے ہیں۔ **جواب:** حال ہمیشہ منصوب اور نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال عامل کے مطابق اور اکثر معرفہ ہوتا ہے۔
- ذوالحال ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔ **جواب:** ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔
- ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو اس سے پہلے لانا ضروری ہے۔ **جواب:** ذوالحال نکرہ ہو اور مجرور نہ ہو تو حال کو اس سے پہلے لانا ضروری ہے۔
- حال جملہ اسمیہ ہو تو اس میں ضمیر اور جملہ فعلیہ ہو تو اس سے پہلے قد کا ہونا ضروری ہے۔ **جواب:** جملہ فعلیہ ہو اور فعل ماضی سے شروع ہو تو اس سے پہلے قد کا ہونا ضروری ہے۔

تمرین نمبر3: درج ذیل جملوں میں حال اور ذوالحال کی تعیین کیجیے۔

مثال	ذوالحال	حال
ذَهَبَ الْحَاجُّ مَاشِيًا (حاجی گئے اس حال میں کہ وہ پیدل تھے۔)	الحاج	ماشیا
لَاتَشْرَبِ الْمَاءَ كَدِرًا (تو پانی نہ پی اس حال میں کہ وہ گندا ہو۔)	الماء	کدرا
نَزَلَ الْمَطَرُ غَزِيْرًا (بارش ہوئی اس حال میں کہ وہ چھما چھم تھی۔)	المطر	غزیرا
لَاتَحْكُمْ غَضْبَانَ (فیصلہ نہ کر اس حال میں کہ تو غصے میں ہو۔)	انت	غضبان

لَاتَقْرَءْوَالنُّوْرُ ضَئِيلٌ (تو نہ پڑھ اس حال میں کہ روشنی نہ ہو۔)	انت	والنور ضئیل
فَرَّ السَّارِقُ يَرْكَبُ (چور بھاگا اس حال میں کہ وہ سوار تھا)	السارق	یرکب
اِجْتَهِدْ صَغِيْرًا (تو کوشش کر اس حال میں کہ تو کم عمر ہو۔)	انت	صغیرًا
كُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ (میں اس وقت بھی نبی تھا در حال کہ آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔)	نبینا	وآدم بین الروح والجسد

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
جَاءَ الرِّجَالُ رَاكِبُوْنَ	جاء الرجالُ رَاكِبِيْنَ (آدمی آئے اس حال میں کہ وہ سوار تھے۔)	"الرجال" ذوالحال ھے اور "راکبون" حال ھے لیکن حالت رفعی میں ھے جبکہ حال منصوب ھوتا ھے۔ اس لیے حالت نصبی لائے
لَاتَشْرَبِیْ قَائِمًا	لاتشربیْ قَائِمَةً (تو نہ پی اس حال میں کہ تو کھڑی ہو۔)	"لاتشربی" میں انتِ ضمیر ذوالحال ھے "جبکہ "قائمۃ" حال ھے جو مفرد ھے اور حال مفرد ھو تو واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث میں ذوالحال کے مطابق ھونا ضروری ھے۔ اس لیے "قائمۃ" لائے۔
مَرَرْتُ قَائِمًا بِرَجُلٍ	مررت برجل قائماً (میں آدمی کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ وہ کھڑا تھا۔)	یہاں "رجل" ذوالحال ھے جبکہ "قائما" حال ھے اور حال، ذوالحال کے بعد آتا ھے۔
أُخِذَ السَّارِقَانِ فَارَّانِ	اخذ السارقان فَارَّيْنِ (دو چوروں کو پکڑ لیا گیا در حال کہ وہ بھاگ رہے تھے۔)	یہاں پر "السارقان" ذوالحال ھے جبکہ "فارین" حال ھے اور حال مفرد ھو تو اس کا واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث میں ذوالحال کے مطابق ھونا ضروری ھے۔
جِئْنَ رَاكِبَاتً	جئن راکباتٍ (عورتیں آئیں اس حال میں کہ وہ سوار تھیں۔)	راکبات" حال ھے جس کی حالت نصبی کسرہ کے ساتھ ھوتی ھے۔
ذَهَبَ وَلَدٌ رَاجِلًا	ذھب رَاجِلًا وَلَدٌ (بچہ آیا اس حال میں کہ وہ پیدل تھا۔)	یہاں "ولد" ذوالحال ھے جبکہ "راجلا" حال ھے اور ذوالحال نکرہ ھو اور مجرور نہ ھو تو حال کو اس سے پہلے لانا ضروری ھے۔

الدرس الثلاث والثلاثون: تمییز کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جو اسم معرفہ کسی چیز سے ابہام کو دور کردے اسے تمیز کہتے ہیں۔ **جواب:** جو اسم نکرہ کسی چیز۔۔۔
- جس چیز سے ابہام دور کیا جائے اسے ممیِّز کہتے ہیں۔ **جواب:** اسے مُمَیَّز کہتے ہیں۔
- مبہم ذات عموماً عدد ہوتی ہے۔ **جواب:** مبہم ذات عموماً مقدار ہوتی ہے۔

- مبہم نسبت جملہ اسمیہ میں ہوتی ہے۔ **جواب**: مبہم نسبت یاتوجملہ فعلیہ میں ہوتی ہے یا شبہ جملہ میں ہوتی ہے یااضافت میں ہوتی ہے۔

تمرین نمبر3: درج ذیل جملوں میں تمییزکی پہچان کیجیے اوراس کی قسم متعین فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
بِعْتُ مَنَّابُرًّا بِمِائَةِ رُوْبِيَةٍ	"برا"تمییزعن الذات ھے۔	"برا"نےمقدارسےابہام دورکیاھے۔
فِی الْبِیْتِ صَاعٌ تَمرًا	تمرا"تمییزعن الذات ھے۔	"تمرا"نےمقداریعنی وزن سےابہام دورکیاھے۔
رَاَیْتُ اَحَدَعَشَرَکَوْکَبًا	کوکبا"تمییزعن الذات ھے۔	"کوکبا"نےمقداریعنی عددسےابہام کودورکیاھے۔
فَجَّرْنَاالْاَرْضَ عُیُوْنًا	عیونا"تمییزعن النسبت ھے۔	عیونا"نےنسبت سےابہام دورکیاھے۔
اَلدَّارُطَیِّبَةٌ فَسَاحَةً	فساحة"تمییزعن النسبت ھے۔	فساحة"نےنسبت سےابہام کودورکیاھے۔
لِیْ خَاتَمٌ فِضَّةً	فضة"تمییزعن الذات ھے۔	فضة"نےذات سےابہام کودورکیاھے۔
اَلسَّنَةُ اِثْنَاعَشَرَشَھْرًا	شھرا"تمییزعن الذات ھے۔	شھرا"نےمقداریعنی عددسےابہام کودورکیاھے۔
اَنَااَکْثَرُمِنْکَ تَجْرِبَةً	تجربة"تمییزعن النسبت ھے۔	تجربة"نےنسبت سےابہام کودورکیاھے۔
عِنْدِیْ رِطْلٌ سَمَنًا	سمنا"تمییزعن الذات ھے۔	سمنا"نےمقداریعنی وزن سےابہام کودورکیاھے۔
عِنْدَہٗ ذِرَاعٌ حَرِیْرًا	حریرا"تمییزعن الذات ھے۔	حریرا"نےمقداریعنی ناپ سےابہام کودورکیاھے۔
مَلَئْتُ الْکَاْسَ لَبَنًا	لبنا"تمییزعن النسبت ھے۔	لبنا"نےنسبت سےابہام کودورکیاھے۔
مَاعِنْدِیْ شِبْرٌاَرضًا	ارضا"تمییزعن الذات ھے۔	ارضا"نےمقداریعنی ناپ سےابہام کودورکیاھے۔
رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا	علما"تمییزعن النسبت ھے۔	علما"نےنسبت سےابہام کودورکیاھے۔

ب: درج ذٰل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
اَخَذْتُ عِشْرِیْنَ الدَّرَاھِمَ	اخذت عشرین درھمًا	تمییزنکرہ ھوتی ھے۔
عِنْدَھَاسَوَارُذَھَبٌ	عندھاسوارُذَھَب	میَّزکوتمییزکی طرف مضاف کیاگیاھے۔
اِشْتَرَیْتُ رِطلَ زَیْتًا	اشتریت رطلَ زَیْتٍ	میَّزتمییزکی طرف مضاف ہورھاھے

الدرس الرابع والثلاثون: مستثنیٰ کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جس اسم کو کسی اسم کے حکم سے نکال دیا جائے اسے مستثنیٰ کہتے ہیں۔ **جواب**: جس اسم کو بذریعہ کلمہ استثناء کسی اسم کے حکم سے نکال دیا جائے اسے مستثنیٰ کہتے ہیں۔
- مستثنیٰ مفرّغ مرفوع ہوگا۔ **جواب**: عامل کے مطابق ہوگا۔
- غیرُ کے بعد مستثنیٰ منصوب ہوگا۔ **جواب**: مجرور ہوگا۔

تمرین نمبر3: مستثنیٰ اور مستثنیٰ منه کو پہچانیے نیز مستثنیٰ کا اعراب بتائیے۔

مثال	مستثنیٰ منه	مستثنیٰ/اعراب

قَامَ التَّلَامِیْذُ اِلَّا هِرَّةً	التلامیذ	"هِرَّةً" بیان کردہ صورتوں کے علاوہ صورتیں منصوب ہوتی ہیں۔
نَامَ الْاُسْرَةُ غَیْرَ بَکْرٍ	الاسرة	"غَیْرَ" وہی اعراب جو الا کے بعد آنے والے مستثنیٰ کا ہے۔ "بکرٍ" غیر کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے۔
مَاکَذَبَ اِلَّا اِمْرَاۃٌ اَحَدٌ	اَحَدٌ	"اِمْرَاۃٌ" مستثنیٰ مفرّغ کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے۔
ذَهَبَ الْقَوْمُ خَلَا اُسَامَةَ	القوم	"اُسَامَةَ" مجرور ہے اور غیر منصرف ہونے کی وجہ سے تنوین نہیں آئی۔
لَا یَمَسُّ الْقُرآنَ اِلَّا طَاهِرٌ	القرآن	"طَاهِرٌ" عامل کے مطابق اور منصوب بھی ہوتا ہے۔ مستثنیٰ مفرّغ، کلام غیر موجب میں اِلّا کے بعد ہو تو منصوب اور عامل کے مطابق دونوں طرح آسکتا ہے۔

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی شناخت فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
نَبَحَ الْکِلَابُ اِلَّا قِطٌّ	نَبَحَ الکِلَابُ اِلَّا قِطًّا (کتے بھونکے سوائے بلّے کے)	مستثنیٰ غیر مفرغ تو ہے لیکن کلام غیر موجب نہیں ہے اسلیے مستثنیٰ صرف منصوب ہوگا۔
فَازَ الْاَوْلَادُ غَیْرُ وَلَدٍ	فازَ الاَوْلَادُ غَیْرَ وَلَدٍ (ایک بچے کے سوا تمام اولاد کامیاب ہو گئی۔)	غیر کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے اور غَیْرُ کا وہی اعراب ہوتا ہے جو الّا کے بعد والے اسم کا ہوتا ہے۔
مَاقَامَ اِلَّا اِبْنَةٌ اَحَدٌ	مَاقَامَ الْقَوْمُ اِلَّا اِبْنَةٌ اَحَدٌ/اِبْنَةً اَحَدًا (پوری قوم نہیں کھڑی ہوئی سوائے ایک بچی کے)	مستثنیٰ غیر مفرغ، کلام غیر موجب میں الّا کے بعد ہو تو منصوب اور عامل کے مطابق دونوں طرح آسکتا ہے۔
مَافَرَّ غَیْرَ بَکْرٍ	مافَرَّ غَیْرُ بَکْرٍ (کوئی ایک بھی نہیں بھاگا سوائے بکر کے۔)	مستثنیٰ مفرغ عامل کے مطابق ہوگا۔ اور غیر کا اعراب وہی ہوتا ہے جو الّا کے بعد والے اسم کا ہوتا ہے۔
کَرَّ الْجُنْدُ مَاعَدَا عِمْرَانُ	کرالجُنْدُ مَاعَدَا عِمْرَانَ (عمران کے سوا لشکر لوٹا۔)	مستثنیٰ "عمران" جو غیر منصرف ہے "ماعدا" کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے حالت جری میں ہے۔
مَااَکْرَمَ اِلَّا زَیْدًا	مااکرمَ اِلَّا زَیْدٌ (کسی ایک نے بھی عزت نہیں کی سوائے زید کے۔)	مستثنیٰ مفرغ ہو تو اس کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا۔ اس لیے زیدٌ پڑھا گیا۔
مَاضَرَبْتُ غَیْرُ بَکْرٍ	ماضربت غَیْرَ بَکْرٍ (میں نے کسی ایک کو بھی نہیں مارا سوائے بکر کے۔)	مستثنیٰ مفرغ کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے اور غیر کا اعراب وہی ہوتا ہے جو الّا کے بعد والے اسم کا ہوتا ہے۔ اس لیے غَیْرَ پڑھا ہے۔
لَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرّ	لا یزید فی العمر اِلَّا البِرُّ (عمر میں سوائے نیکی کے کوئی چیز اضافہ نہیں کرتی۔)	مستثنیٰ مفرغ کا اعراب عامل کے مطابق ہوتا ہے اس لیے البِرُّ پڑھا ہے۔

الدرس الخامس والثلاثون: فعل کی اقسام اور اس کے عمل کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

➢ جس فعل کی اسناد فاعل کی طرف ہو اسے فعل مجہول کہتے ہیں۔ **جواب**: اسے فعل معروف کہتے ہیں۔

- جس فعل کا مفعول بہ آتا ہو اسے فعل لازم کہتے ہیں۔ **جواب**: فعل متعدی کہتے ہیں۔
- ہر فعل فاعل کو اور چھ اسماء کو رفع دیتا ہے۔ **جواب**: ہر فعل چھ اسماء کو نصب دیتے ہیں۔
- فعل کے چار مفعول بہ بھی ہوتے ہیں۔ **جواب**: تین مفعول بہ بھی ہوتے ہیں۔

تمرین نمبر 3: درج ذیل جملوں میں فعل کا عمل بیان کیجیے۔

مثال	جواب	وجه
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَیْہِ السَّلام	قَالَ "فعل معروف هے جس نے اپنے فاعل یعنی "رسول "کو رفع دی هے۔	
سَافَرَ اَخَوَانِ رَاجِلَیْنِ	سافر "فعل معروف هے جس نے اپنے فاعل "اخوان "کو رفع اور اپنے حال یعنی "راجلین "کو نصب دی هے۔	
یَحُجُّ الْمُسْلِمُوْنَ بَیْتَ اللّٰهِ	یحجُّ "فعل معروف هے جس نے اپنے فاعل یعنی "المسلمون "کو رفع اور اپنے مفعول به یعنی "بیت اللّٰه "کو نصب دی هے۔	
ذَهَبَتْ سُعَادُ صَبَاحًا	ذهبت "فعل معروف هے جس نے اپنے فاعل "سعاد "کو رفع دی اور اپنے مفعول فیه "صباحا "کو نصب دی هے۔	
شُرِبَ لَبَنٌ خَالِصٌ	شرب "فعل مجهول هے جس نے اپنے نائب الفاعل "لبن "کو رفع دی۔	
اُعْطِیَ الْفَقِیْرُ دِیْنَارًا	"اعطی "فعل مجهول اپنے نائب الفاعل کو رفع دی اور دینارا مفعول به کو نصب۔	
شَرِبْتُ مَاءَ زَمْزَمَ قَائِمًا	شربت "میں "تُ "ضمیر فاعل هے جبکه "ماء "مفعول به هے جسے نصب دی هے اور "قائما "حال کو نصب دی	
قَضَی الْقَاضِیْ قَضِیَّةً	قضی "فعل معروف نے اپنے فاعل "القاضی "کو رفع دی جبکه مفعول مطلق "قضیة "کو نصب دی۔	
جَاءَ اَخُوْکَ مَسْرُوْرًا	جاء "فعل معروف نے اپنے فاعل "اخو "کو رفع دی اور "مسرورا "حال کو نصب دی	
اِمْتَلَاءَ الْاِنَاءُ مَاءً اِمْتِلَاءً	امتلاء "فعل معروف نے اپنے فاعل "الاناء "کو رفع دی جبکه مفعول به "ماء "کو نصب اور مفعول مطلق "امتلاء "نصب دی۔	
قَرَءْتُ وَتِلْمَیْذًا اَلْقُرْآنَ قِرَاءَةً صَبَاحًا اَمَامَ الْقَارِیْ مُتَوَضِّیَیْنِ تَحْصِیلًا لِلثَّوَابِ	قرءت "نے اپنے مفعول معه "تلمیذ "کو نصب دی، اور اپنے مفعول به "القرآن "کو نصب دی، اور اپنے مفعول مطلق "قراءة "کو نصب دی، اور اپنے مفعول فیه "صباحا "اور "امام "کو نصب دی، حال "متوضیین "کو نصب دی، مفعول له "ثواب "کو جر دی۔	

الدرس السادس والثلاثون: توابع کا بیان (صفت)

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندهی فرمائیے۔

- جس دوسرے لفظ کو پہلے لفظ کا اعراب دیا گیا ہو اسے متبوع کہتے ہیں۔ **جواب**: اسے تابع کہتے ہیں۔
- جو صفت موصوف کا وصف بیان کرے اسے صفتِ سببی کہتے ہیں۔ **جواب**: موصوف کے متعلق کا وصف بیان کرے اسے صفت سببی کہتے ہیں۔

➢ صفت سببی تذکیر وتانیث میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ **جواب**: تذکیر وتانیث میں اس کا وہی حکم ہے جو فعل کا اسم ظاہر کے ساتھ ہوتا ہے۔

تمرین نمبر 3: موصوف اور صفت نیز صفت حقیقی اور صفت سببی الگ الگ کیجیے۔

مثال	موصوف	صفت
نَصَرَهٗ رِجَالٌ صَالِحُوْنَ (اس کی مدد نیک آدمیوں نے کی۔)	رجال	صالحون، صفت حقیقی ہے کہ یہ اپنے موصوف کا وصف بیان کررہی ہے۔
هٰذِهٖ قَرْيَةٌ ظَالِمٌ اَهْلُهَا (یہ ایسی بستی ہے جس کے اہل ظالم ہیں۔)	قرية	
اِنَّهٗ مَلَكٌ كَرِيْمٌ (بیشک وہ کریم فرشتہ ہے۔)	ملك	كريم، صفت حقیقی ہے کہ یہ اپنے موصوف کا وصف بیان کررہی ہے۔
ظِبْيًا جَمِيْلًا رَاَيْتُ (خوبصورت ہرن کو میں نے دیکھا۔)	ظبياً	جميلاً، صفت حقیقی ہے کہ یہ اپنے موصوف کا وصف بیان کررہی ہے۔
جَاءَ الرَّجُلُ الْقَارِئُ (وہ آدمی آیا جو قاری ہے۔)	الرجل	القارى، صفت حقیقی ہے کہ یہ اپنے موصوف کا وصف بیان کررہی ہے۔
اَلنِّسَاءُ الْمُسْلِمَاتُ صَائِمَاتٌ (مسلمان عورتیں روزہ دار ہیں۔)	النساء	المسلمات، صفت حقیقی ہے کہ یہ اپنے موصوف کا وصف بیان کررہی ہے۔
نَظَرْتُ اِلٰى بُسْتَانٍ جَارِيَةٍ اَنْهَارُهٗ (میں نے ایسے باغ کی طرف دیکھا جس کی نہریں جاری تھیں۔)	بستان	

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
هُوَ وَلَدٌ ذَكِيًّا	هو ولدٌ ذكيٌّ (وہ ذہین بچہ ہے۔)	ولدٌ "موصوف ہے اور "ذكيا" صفت، قاعدہ یہ ہے کہ صفت حقیقی مفرد ہو تو رفع، نصب اور جر میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے اس لیے ذكيٌّ پڑھا۔
اَكْرَمْتُ رِجَالًا عَالِمُوْنَ	اكرمتُ رجالاً عالمِيْنَ (میں نے عالم لوگوں کی عزت کی۔)	رجالاً "موصوف ہے اور "عالمون" صفت، قاعدہ یہ ہے کہ صفت حقیقی مفرد ہو تو رفع، نصب اور جر میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے اس لیے "عالمين" پڑھا۔
قَامَ وَلَدٌ عَالِمٌ اُخْتُهٗ	قام ولدٌ عالمةٌ اختهٗ (ایسا بچہ کھڑا ہوا جس کی بہن عالمہ ہے۔)	
جَلَسَ خَلِيْفَةٌ عَادِلَةٌ	جلس خليفة عادل (عادل خلیفہ کھڑا ہوا۔)	خليفة" موصوف ہے اور "عادلة" صفت، قاعدہ یہ ہے کہ صفت حقیقی مفرد ہو تو تذکیر وتانیث میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے اس لیے "عادل" پڑھا کہ خليفة مذکر ہے۔

مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ فورٹ عباس

هٰذِهٖ دَارٌ كَرِيْمَةٌ صَاحِبُهَا	هذه دارٌ كريمٌ صاحبها (یہ ایسا گھر ہے جس کا مالک عزت والا ہے۔)	
جَاءَتْ بِنْتٌ فَطِيْنٌ	جاءت بنتٌ فَطِيْنَةٌ (ذہین بیٹی آئی۔)	بنت "موصوف ہے اور "فطین" صفت، قاعدہ یہ ہے کہ صفت حقیقی مفرد ہو تو تذکیر و تانیث میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے اس لیے "فطینة" پڑھا۔
تَعَلَّمَ الْوَلَدَانِ عَالِمَانِ اَبُوْهُمَا	تعلم الولدان عالم ابوهما (ایسے دو بچوں نے علم سیکھا جن کا باپ عالم ہے۔)	

الدرس السابع والثلاثون: تاکید کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- نفس اور عین صرف واحد مذکر کی تاکید کے لیے ہیں۔ **جواب**: واحد، تثنیہ اور جمع سب کی تاکید کے لیے آتے ہیں۔
- ضمیر متصل کی تاکید معنوی ضمیر مرفوع منفصل سے آتی ہے۔ **جواب**: پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے اس کی تاکید لفظی لانا ضروری ہے۔

تمرین نمبر 3: مؤکد اور تاکید کی تعیین کیجیے اور تاکید کی قسم متعین فرمائیے۔

مثال	مؤکد	تاکید، تاکید کی قسم
جَاءَ الْاَمِيْرُ نَفْسُهٗ (امیر خود ہی آیا ہے۔)	الامیرُ	نفسهٗ، تاکید معنوی
رَاَيْتُ اَسَدًا اَسَدًا (میں نے شیر ہی دیکھا۔)	اسدا	اسدا، تاکید لفظی
فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ (تمام کے تمام ملائکہ نے سجدہ کیا۔)	الملائكة	کلهم، تاکید معنوی
سَمِعْتُهٗ اَنَا نَفْسِيْ (میں نے اسے خود ہی سنا ہے۔)	تُ	اَنَا، تاکید لفظی جبکہ نفسی، تاکید معنوی
اَلرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ كِلَاهُمَا فِي النَّارِ (رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنم میں ہیں۔)	الراشي	کلاهما، تاکید معنوی

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
اَلْخَلِيْفَةُ قَضٰى نَفْسُهٗ	قَضَى الْخَلِيْفَةُ نَفْسُهٗ (خلیفہ نے خود ہی فیصلہ کیا ہے۔)	
اُخِذَ السَّارِقَانِ عَيْنُهٗ	اخذ السارقان عينهما (دونوں چوروں کو ہی پکڑا گیا ہے۔)	
مَاضَرَبْتُ اِيَّاهُ	ماضربتُ اَنَا اِيّاهُ (میں نے اسے نہیں مارا۔)	
قَرَءْتُ الْقُرْآنَ كُلَّهَا	قرءتُ القرآنَ كُلَّهٗ (میں نے مکمل قرآن پڑھ لیا ہے۔)	
جَاءَ الْقَوْمُ اَجْمَعَ	جاء القومُ اَجْمَعُوْنَ (ساری قوم آئی۔)	
جَاءَ الْمُلُوْكُ نَفْسُهُمْ	جاء الملوكُ اَنْفُسُهُمْ (بادشاہ خود آئے۔)	
اَكْرَهُ نَفْسِيْ النَّمِيْمَةَ	اكرهُ اَنَا نفسي النميمةَ (میں چغلی کو ناپسند کرتا ہوں۔)	

مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کوٹ مومن

الدرس الثامن والثلاثون: معطوف اور عطف بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- ضمیر مرفوع پر عطف کے لیے ضمیر منفصل ضروری ہے۔ **جواب**: عطف کے لیے فصل ضروری ہے۔
- مفرد کا عطف جملہ پر ہوگا۔ **جواب**: مفرد پر ہوگا۔
- مبین نکرہ ہو تو بیان اس کی وضاحت کرتا ہے۔ **جواب**: مبین معرفہ ہو تو عطف بیان اس کی وضاحت کرتا ہے۔

تمرین نمبر 3: معطوف علیہ اور معطوف نیز مبین اور عطف بیان کی شناخت کیجیے۔

مثال	معطوف علیه/مبین	معطوف/عطف بیان
اُكِلَ السَّمَكَةُ حَتّٰى رَاْسُهَا (مچھلی کھائی گئی یہاں تک کہ اس کا سر بھی کھایا گیا۔)	السمكة" معطوف عليه	راسها" معطوف
غَسَلْتُ الْوَجْهَ فَالْيَدَ (میں نے چہرہ دھویا پھر ہاتھ۔)	الوجه" معطوف عليه	اليد" معطوف
جَاءَ مُحَمَّدٌ اَخِيْ (محمد یعنی میرے بھائی آیا۔)	محمد" مبین	اخی" عطف بیان
خَالِدٌ ضَرَبَ وَاَكْرَمَ (خالد نے مارا اور اکرام کیا۔)	ضرب" معطوف عليه	اكرم" معطوف
قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ (عبد الرحمٰن یعنی ابو ہریرہ نے فرمایا۔)	عبدالرحمٰن" مبين	ابوهريرة" عطف بیان
بَكْرٌ غَائِبٌ لٰكِنْ اَخُوْهُ مَوْجُوْدٌ (بکر غائب ہے لیکن اس کا بھائی موجود ہے۔)	بكرغائب" معطوف عليه	اخوه موجود" معطوف
قَضٰى اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ (ابو حفص یعنی عمر نے فیصلہ فرمایا۔)	ابوحفض" مبين	عمر" عطف بیان

ب: درج ذیل جملوں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
جَلَسَ الْقَاضِيْ فَالْاَمِيْرَ	جَلَسَ الْقَاضِيْ فَالْاَمِيْرُ (قاضی بیٹھا پھر امیر)	معطوف کا اعراب وھی ھوتا ھے جو معطوف کا ھو یہاں معطوف علیه "القاضی" حالت رفعی میں ھے اسی لیے معطوف "الامیر" بھی مرفوع ھے۔
لَقِيْتُ عَتِيْقًا اَبُوْ بَكْرٍ	لَقِيْتُ عَتِيْقًا اَبَا بَكْرٍ (میں عتیق یعنی ابو بکر سے ملا)	مبین اور عطف بیان کا اعراب ایک جیسا ھوتا ھے یہاں مبین "عتیقا" حالت نصبی میں ھے اسی لیے عطف بیان "ابابکر" بھی حالت نصبی میں ھے۔
جَاءَنِي الْمُسْلِمُوْنَ حَتَّى الْعُلَمَاءَ	جَاءَنِي الْمُسْلِمُوْنَ حَتَّى الْعُلَمَاءُ (میرے پاس مسلمان آئے یہاں تک کہ علماء بھی)	معطوف کا اعراب وھی ھوتا ھے جو معطوف کا ھو یہاں معطوف علیه "المسلمون" حالت رفعی میں ھے اسی لیے معطوف "العلماء" بھی مرفوع ھے۔
اَكْرَمْتُ ذَا النُّوْرَيْنِ عُثْمَانُ	اَكْرَمْتُ ذَا النُّوْرَيْنِ عُثْمَانَ (میں نے ذو النورین عثمان کا اکرام کیا)	مبین اور عطف بیان کا اعراب ایک جیسا ھوتا ھے یہاں مبین "ذالنورین" حالت نصبی میں ھے اسی لیے عطف بیان "عثمان" بھی حالت نصبی میں ھے۔
قَامَ اَسَدُ اللّٰهِ عَلِيًّا	قَامَ اَسَدُ اللّٰهِ عَلِيٌّ (اللہ کا شیر علی کھڑا ہوا)	مبین اور عطف بیان کا اعراب ایک جیسا ھوتا ھے یہاں مبین "اسد" حالت رفعی میں ھے اسی لیے عطف بیان "علی" بھی حالت رفعی میں ھے۔

ذَهَبْتُ اِلٰی صَدِیْقِیْ بَلْ اَخَاهُ	ذَهَبْتُ اِلٰی صَدِیْقِیْ بَلْ اَخِیْهِ (میں اپنے دوست، نہیں بلکہ اپنے بھائی کی طرف گیا)	معطوف کا اعراب وهی هوتا هے جو معطوف کا هو یهاں معطوف علیه "صدیقی" حالت جری میں هے اسی لیے معطوف "اخی" بهی حالت جری میں هے۔
مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ وَالصَّالِحَ	مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ وَالصَّالِحِ (میں احمد اور صالح کے پاس سے گزرا)	معطوف کا اعراب وهی هوتا هے جو معطوف کا هو یهاں معطوف علیه "احمد" حالت جری میں هے اسی لیے معطوف "الصالح" بهی حالت جری میں هے۔

الدرس التاسع والثلاثون: بدل کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندهی فرمائیے۔

- جس تابع کی طرف نسبت مقصود ہو اسے بدل کہتے ہیں۔ **جواب:** جو تابع نسبت میں مقصود ہو اسے بدل کہتے ہیں۔
- نکرہ کا بدل معرفہ ہو تو اس کی صفت لانا ضروری ہے۔ **جواب:** مبدل منہ معرفہ ہو اور بدل نکرہ ہو تو بدل کی صفت لانا ضروری ہے۔
- بدل بعض اور بدل کل میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔ **جواب:** بدل بعض اور بدل اشتمال میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے۔
- اسم ظاہر اسم ضمیر کا بدل ہو سکتا ہے۔ **جواب:** اسم ظاہر ضمیر غائب کا بدل ہو سکتا ہے۔

تمرین نمبر3: بدل اور مبدل منه پهچانیے اور بدل کی قسم متعین فرمائیے۔

مثال	مبدل منه	بدل، قسم
قَالَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا	محمد، بدل کل،
اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ اَوَّلُ خَلِيْفَةٍ (ابو بکر جو صدیق ہیں پہلے خلیفہ ہیں۔)	ابو بکر	الصدیق، بدل کل
اَشْتَهَرَ عُمَرُ عَدْلُهٗ (عمر کی عدالت مشہور ہوئی۔)	عمر	عدله، بدل اشتمال
عَجِبْتُ مِنْ عُثْمَانَ حَيَائِهٖ (مجھے عثمان کی حیاء پسند آئی۔)	عثمان	حیائه، بدل اشتمال
اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ اَفْقَهُ النِّسَاءِ (ام المؤمنین عائشہ تمام عورتوں سے زیادہ فقیہ ہیں۔)	ام المؤمنین	عائشة، بدل کل
قَرَءْتُ الْقُرْآنَ نِصْفَهٗ (میں نے آدھا قرآن پڑھا۔)	القرآن	نصفه، بدل بعض
بَهَرَنِیْ عَلِیٌّ شَجَاعَتُهٗ (مجھے علی کی شجاعت نے حیران کر دیا۔)	علی	شجاعته، بدل اشتمال

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندهی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
رَاَيْتُ بُسْتَانًا اَشْجَارُهَا	رَاَيْتُ بُسْتَانًا اَشْجَارَهٗ (میں نے باغ یعنی اس کے درخت دیکھے۔)	بستانا "مبدل منه اور "اشجار" بدل هے۔ بدل کا اعراب مبدل منه کے مطابق هوتا هے۔
اَكْرَمْتَنِیْ خَالِدًا	اَكْرَمَنِيْهِ خَالِدًا (اس نے میرا اکرام کیا جو خالد ہے۔)	خالدا "بدل هے اور "هٗ" ضمیر مبدل منه هے یه اس لیے کیا هے که اسم ظاهر ضمیر غائب کا بدل هو سکتا هے ضمیر مخاطب یا متکلم کا نهیں۔

نَظَرْتُ اِلٰی زَیْدٍ رَجُلٍ	نَظَرْتُ اِلٰی زیدٍ رَجُلٍ عَدْلٍ (میں نے زید کی طرف دیکھا جو عادل شخص ہے۔)	زید "مبدل منه هے اور "رجل" بدل۔اور مبدل منه معرفه هو تو بدل کی صفت لانا ضروری هے۔
عَجِبْتُ مِنْ عُمَرَ عِلْمٍ	عَجِبْتُ مِنْ عُمَرَ عِلْمِهٖ (مجھے عمر نے تعجب میں ڈالا یعنی ان کے علم نے۔)	"عمر" مبدل منه هے اور "علم" بدل اشمال۔اور بدل اشمال میں ایک ضمیر کا هونا ضروری هے جو مبدل منه کے مطابق هو۔اس لیے ضمیر لائے
اَکْرَمْتُکَ بَکْرًا	اَکْرَمْتُهٗ بَکْرًا (میں نے اس کا اکرام کیا جو بکر ہے۔)	اسم ظاهر ضمیر غائب کا بدل هو سکتا هے اس لیے "ک" ضمیر کے بجائے "هٗ" ضمیر غائب لے آئے۔
قُطِفَ الْاَشْجَارُ ثِمَارٌ	قُطِفَ الْاَشْجَارُ ثِمَارُهَا (درخت کاٹے گئے یعنی اس کے پھل)	"الاشجار" مبدل منه هے اور "ثمار" بدل بعض۔اور بدل بعض میں ایک ضمیر کا هونا ضروری هے جو مبدل منه کے مطابق هو اس لیے ضمیر لائے
عَجِبْتُ مِنْهُ عِلْمُهٗ	عَجِبْتُ مِنْهُ عِلْمِهٖ (مجھے اس کے علم نے حیرت میں ڈالا۔)	"هٗ" مبدل منه هے جو مجرور هے اور "علم" بدل اشتمال هے اسے بھی مجرور کر دیا کیونکه بدل کا اعراب مبدل منه کے مطابق هوتا هے۔
اَکَلْتُ الرُّمَّانَ نِصْفًا	اَکَلْتُ الرُّمَّانَ نِصْفَهٗ (میں نے آدھا سیب کھایا۔)	"الرمان" مبدل منه هے اور "نصف" بدل بعض هے اور بدل بعض میں ایک ضمیر کا هونا ضروری هے جو مبدل منه کے مطابق هو اس لیے ضمیر لائے
لَقِیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ اَمِیْرُهُمْ	لَقِیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ اَمِیْرَهُمْ (میں مسلمانوں کے امیر سے ملا۔)	"المسلمین" مبدل منه هے جو حالت نصبی میں هے اور "امیر" بدل بعض هے اور بدل کا اعراب مبدل منه کے مطابق هوتا هے اس لیے "امیر" کو منصوب کر دیا۔
نَظَرْتُ اِلٰی اَحْمَدَ غُلَامَهٗ	نَظَرْتُ اِلٰی اَحْمَدَ غُلَامِهٖ (میں نے احمد کے غلام کی طرف دیکھا۔)	"احمد" مبدل منه حالت جری میں هے اور "غلام" بدل غلط هے اسے بھی مجرور بنا دیا کیونکه بدل کا اعراب مبدل منه کے مطابق هوتا هے۔

الدرس الرابعون: مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کا بیان

تمرین:۔۔۔ درج ذیل احادیث پر اعراب لگائیں نیز مرفوع، منصوب، مجرور اور مجزوم اسماء و افعال الگ کیجیے اور ان کے رفع، نصب، جر یا جزم کی وجه بھی بتائیں۔

مثال۔اعراب	جواب	وجه
اِتَّقُوْا اللّٰهَ فِی هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ	"اتقوا" فعل امر هے "اللّٰه" اسم جلالت مفعول هونے کی وجه سے منصوب هے	
مَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ		

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ		
اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ		
مَا اُعْطِيَ اَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ		
لَا يُؤْمِنُ الْعَبْدُ الْاِيْمَانَ كُلَّهٗ حَتّٰى يَتْرُكَ الْكِذْبَ فِي الْمِزَاحِ		
مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ		
اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ		
لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ		
لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ		
مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ		
اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ		
اَكْرِمُوا الْعُلَمَاءَ فَاِنَّهُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ		
اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ		
اِنَّ اللّٰهَ صَانِعُ كُلِّ صَانِعٍ وَصَنْعَتِهٖ		
اَلْبَرَكَةُ مَعَ اَكَابِرِكُمْ		
حُبُّ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اِيْمَانٌ وَبُغْضُهُمَا نِفَاقٌ		
خَشْيَةُ اللّٰهِ رَاْسُ كُلِّ حِكْمَةٍ وَالْوَرَعُ سَيِّدُ الْعَمَلِ		
خَيْرُ اُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ		

الدرس الحادی والاربعون: اسمائے عدد کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- معدود ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ **جواب**: تین سے لے کر دس تک معدود جمع اور مجرور ہوتا ہے جبکہ گیارہ سے لے کر ننانوے تک مفرد منصوب ہوتا ہے۔ نیز "مائة" اور "الفٌ" کا معدود بھی مجرور ہوتا ہے۔

- گیارہ سے ننانوے تک تمام اسمائے عدد مبنی ہوتے ہیں۔ **جواب**: گیارہ سے انیس تک اسمائے عدد مبنی علی الفتح ہوتے ہیں سوائے "اثناعشر" کے پہلے جزء کے کہ یہ معرب ہوتا ہے۔
- اسم عدد ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔ **جواب**: گیارہ سے انیس تک اسمائے عدد مبنی علی الفتح ہوتے ہیں بقیہ مرفوع۔
- اسم عدد تذکیر وتانیث میں ہمیشہ معدود کے مطابق ہوتا ہے۔ **جواب**: واحد، اثنان، اور "اَحَدَعَشَرَ، اِثْنَاعَشَرَ" کے دونوں جزء اور واحدوعشرون، اثنان وعشرون، واحدوثلاثون، اثنان وثلاثون ۔۔الیٰ آخرہ کا پہلا جزء تذکیر وتانیث میں ہمیشہ معدود کے مطابق ہوتے ہیں۔

تمرین نمبر 3: درج ذیل جملوں میں اغلاط کی نشاندھی کیجیے۔

مثال	جواب	وجه
بِعْتُ ثَلاَثُ كِتَابٍ	بِعْتُ ثَلاَثَةَ كُتُبٍ (میں نے تین کتابیں بیچیں)	ثلاث "مفعول بن رہاھے اس لیے منصوب ھے۔ تین سے دس تک اسم عدد خلاف قیاس استعمال ہوتاھے اور اس کی تمییز جمع اور مجرور ہوتی ھے اس لیے "کتاب" مذکر کی وجه سے "ثلاثة" مؤنث ھے اور اس کی تمییز "کتب" جمع اور مجرور ھے۔
فِی الْجَامِعَةِ عِشْرِيْنَ طَلَبَةٌ	فِی الْجَامِعَةِ عِشْرُوْنَ طَالِبًا (یونیورسٹی میں بیس طالب علم ہیں۔)	"عشرون" مبتداء مؤخر ھے اور مبتداء مرفوع ہوتاھے لهذا "عشرون" جمع مذکر سالم کی حالت رفعی لائے۔ گیارہ سے لے کر ننانوے تک کی تمییز مفرد منصوب ہوتی ھے اس لیے "طَالِبًا" لائے
اِشْتَرَيْتُ اِثْنَاعَشَرَ شَاةٌ	اِشْتَرَيْتُ اِثْنَتَیْ عَشَرَةَ شَاةً (میں نے بارہ بکریاں خریدیں۔)	"اثناعشر" کا پهلا جز معرب ہوتاھے جو یهاں مفعول به بن رہاھے اس لیے "اِثْنَا" تثنیه کی حالت نصبی "اِثْنَتَیْ" لائے۔ "اثناعشر" مطابق قیاس استعمال ہوتاھے اور "شاة" مؤنث ھے اس لیے "اِثْنَتَیْ عَشَرَةَ" لائے۔ بارہ کی تمییز مفرد منصوب ہوتی ھے اس لیے "شَاةً" لائے۔
كَانَ فِی الْبُسْتَانِ عِشْرِيْنَ شَجَرٍ	كَانَ فِی الْبُسْتَانِ عِشْرُوْنَ شَجَرًا (باغ میں بیس درخت ہیں۔)	"كَانَ" کا اسم مرفوع ہوتاھے اس لیے "عِشْرُوْنَ" جمع مذکر سالم کی حالت رفعی لائے۔ گیارہ سے ننانوے تک کی تمییز مفرد منصوب ہوتی ھے اس لیے "شجرًا" لائے۔
اِنَّ فِی الْقِطَارِ اَحَدٌوَتِسْعُوْنَ نَمَلَةٌ	اِنَّ فِی الْقِطَارِ اِحْدَی وَّتِسْعِيْنَ نَمَلَةً (قطار میں اکانوے چیونٹیاں ہیں۔)	"احدوتسعون" کی اکائی قیاس کے مطابق استعمال ہوتی ھے اور "نملة" مؤنث ھے اس لیے "احدی" بھی مؤنث لائے۔ "احدی وتسعین" چونکه حرف مشبه بالفعل کا اسم مؤخر ھے جو منصوب ہوتاھے اس

		لیے "تسعین" جمع مذکر سالم کی حالت نصبی لائے۔گیارہ سے ننانوے تک کی تمییز مفرد منصوب آتی ھے اس لیے "نملةً" لائے
فِی الدَّارِ تِسْعَةَ غُرُفَةً	فِی الدَّارِ تِسْعُ غُرَفٍ (گھر میں نو کمرے ہیں۔)	تین سے لے کر دس تک اسمائے اعداد خلاف قیاس استعمال ھوتے ھیں اور "غرفة" مؤنث ھے اس لیے "تسع" مذکر لائے۔تین سے لے کر دس تک کی تمییز جمع اور مجرور ھوتی ھے اس لیے "غُرَفٍ" لائے۔"تسع" مبتداء مؤخر ھے اس لیے مرفوع کیا ھے۔
هٰذِهٖ اَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ اَحَادِیْثُ	هٰذِهٖ اَرْبَعَةٌ وَّسِتُّوْنَ حَدِیْثًا (یہ چوالیس حدیثیں ہیں۔)	چوالیس کے اسم عدد کی اکائی خلاف قیاس استعمال ھوتی ھے اور "حدیث" مذکر ھے اس لیے "اربعة" مؤنث لائے اور گیارہ سے ننانوے تک کی تمییز مفرد منصوب آتی ھے اس لیے "حدیثًا" لائے

ب:درج بالا احکام کا خیال رکھتے ہوئے درج ذیل جملوں کی عربی کیجیے۔

اُردو	عربی
سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں۔	فِی السَّنَةِ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا
تمہارا معبود ایک معبود ہے۔	اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
قرآن میں تیس پارے ہیں۔	فِی الْقُرْآنِ ثَلَاثُوْنَ جُزْءً
اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔	بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسَةِ اَشْیَاءٍ
میں نے خلاصۃ النحو کے اکتالیس سبق پڑھ لیے۔	قَرَءْتُ اَحَدَ وَّاَرْبَعِیْنَ دَرْسًا مِنْ خُلَاصَةِ النَّحْوِ
کتاب میں دو سو صفحات ہیں۔	فِی الْكِتَابِ مِائَتَا وَرَقَةٍ
گھر میں دو مرد ہیں۔	فِی الدَّارِ رَجُلَانِ اِثْنَانِ
خالد کے پاس تیرہ کاپیاں ہیں۔	عِنْدَ خَالِدٍ ثَلَاثَ عَشَرَةَ كُرَّاسَةً
قرآن کریم تیئیس سال میں نازل ہوا۔	نَزَلَ الْقُرْآنُ فِیْ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ سَنَةً

الدرس الثانی والاربعون: اسمائے کنایہ کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- کم استفہامیہ کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوتی ہے۔ **جواب**: کم استفہامیہ کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے اور اگر کم سے پہلے مضاف یا حرف جر آ جائے تو مجرور ہو گی۔
- کم خبریہ کی تمیز ہمیشہ جمع اور مجرور ہوتی ہے۔ **جواب**: کم خبریہ کی تمیز من یا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہو گی اور یہ مفرد اور جمع دونوں طرح آ سکتی ہے۔

تمرین نمبر3:اسمائے کنایہ پھچانیں اور(افراد،جمع اور اعراب کے لحاظ سے)تمییز کا حکم بتائیے۔

مثال	جواب	
وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (اور کتنی نشانیاں ہیں آسمانوں اور زمین میں)	"كاَيِّن"اسم کنایہ اور"اٰيَةٍ"تمییز ھے جو حرف جر"مِنْ"کی وجہ سے مجرور ھے۔	
عِنْدِيْ كَذَا وَكَذَا كِتَابًا (میرے پاس اتنی اتنی کتابیں ہیں۔)	کذاوکذا"اسم کنایہ ھے جو تکرار کے ساتھ ذکر ھے اور"کتابًا"اس کی تمییز ھے جو مفرد منصوب ھے۔	
رَأْيَ كَمْ رَجُلٍ اَخَذْتَ (تم نے کتنے آدمیوں کی رائے لی۔)	کم استفھامیہ ھے کیونکہ اس سے پہلے"رأی"مضاف ھے اسی وجہ سے اس کی تمییز"رجل"مجرور ھے۔	
جَاءَ كَذَا وَكَذَا رَجُلًا (اتنے اتنے آدمی آئے۔)	کذاوکذا"اسم کنایہ ھے اور"رجلاً"تمییز ھے جو مفرد منصوب ھے۔	
كَمْ مِيْلًا سِرْتَ (آپ نے کتنے میل سفر کیا۔)	کم استفھامیہ ھے اور"میلًا"تمییز ھے جو مفرد منصوب ھے۔	
كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ (ہم نے کتنی روشن نشانیاں انہیں دیں۔)	کم خبریہ ھے اور"أیة"تمییز ھے جو"مِن"حرف جر کی وجہ سے مجرور ھے اور یہاں"منْ"لانا واجب ھے کیونکہ تمییز سے پہلے فعل متعددی ھے۔	
اَلْمُسَافِرُوْنَ كَذَا وَكَذَا رَجُلًا (اتنے اتنے آدمی مسافر ہیں۔)	کذاوکذا"اسم کنایہ ھے ور"رجلًا"تمییز ھے جو مفرد منصوب ھے۔	
كَمْ عَالِمًا زُرْتَ (آپ نے کتنے عالموں کی زیارت کی۔)	کم استفھامیہ ھے اور"عالمًا"تمییز ھے جو مفرد منصوب ھے	
قُلْتُ كَيْتَ وَكَيْتَ حَدِيْثًا (میں نے ایسی ایسی بات کی۔)	کیتَ وکیتَ"اسم کنایہ ھے اور"حدیثًا"تمییز ھے جو مفرد منصوب ھے۔	
دِيْوَانَ كَمْ شَاعِرٍ قَرَءْتَ (تم نے کتنے شاعروں کے دیوان پڑھے؟)	کم استفھامیہ ھے اور"شاعر"تمییز جو مجرور ھے،کم سے پہلے"دیوان"مضاف کی وجہ سے۔	
خُطْبَةَ كَمْ خَطِيْبٍ سَمِعْتَ وَوَعَيْتَ (تم نے کتنے خطیبوں کے خطاب سنے اور یاد رکھے۔)	کم استفھامیہ ھے اور"خطیب"تمییز ھے جو مجرور ھے کم سے پہلے"خطبۃ"مضاف ہونے کی وجہ سے	
وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ (اور کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت خدا والے تھے۔)	"کاین"اسم کنایہ ہے اور"نبی"تمییز ہے جو"من"کی وجہ سے مجرور ہے۔	

الدرس الثالث والاربعون:اسمائے افعال واصوات کا بیان

تمرین نمبر2:غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- اسم فعل کو واحد یا مخاطب کے مطابق لانا دونوں جائز ہیں۔ **جواب:** اسم فعل کا صیغہ واحد ہی رہتا ہے ہاں اگر اس کے آخر میں کاف خطاب تو وہ مخاطب کے مطابق ہوتا ہے۔

- اسم فعل صرف اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں۔ **جواب**:اسم فعل اپنے فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔
- اسمائے افعال سماعی ہوتے ہیں۔ **جواب**:اسمائے افعال منقول اور مرتجل سماعی ہوتے ہیں جبکہ معدول قیاسی ہوتے ہیں۔

تمرین نمبر3:معنی پر غور کرتے ہوئے اسم فعل اور اس کی قسم کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	ترجمه	وجه
هَيْهَاتَ الْيَاْسُ	نااُمیدی دور ہوئی	"هيهاتَ"اسم فعل بمعنی ماضی "بَعُدَ"هے
هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ	لو میرے نامۂ اعمال پڑھو	"هَآؤُمُ"اسم فعل بمعنی امر "خُذُوْا"هے
وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا	اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں ہماری طرف چلے آؤ	"هلُمَّ"اسم فعل مرتجل بمعنی امر "تَعَالَ"هے۔
فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا	تو ان سے ہُوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا	"اُفٍّ"اسم فعل مرتجل هے۔
وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُوْنَ	اے عجب کافروں کا بھلا نہ	"وَیْ"اسم فعل مرتجل بمعنی مضارع "اَتَعَجَّبُ"هے۔
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ	فلاح کی طرف آؤ	"حيّ"اسم فعل مرتجل بمعنی "تَعَالَ"هے۔
شَتَّانَ بَكْرٌ وَخَالِدٌ	بکر اور خالد جدا ہوئے	"شتّانَ"اسم فعل مرتجل بمعنی ماضی "اِفْتَرَقَ"هے۔
وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ	اس نے کہا جلدی کر	"هَيتَ لَكَ"اسم فعل مرتجل بمعنی ماضی "اَسْرِعْ"هے۔
اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	تف ہے تم پر اور ان بتوں پر جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو	"اُفٍّ"اسم فعل مرتجل هے۔
قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ	تم فرماؤ اپنی دلیل لاؤ	"هاتوا"اسم فعل بمعنی امر "اَعْطُوْا"هے
سَرْعَانَ الْبَاْصُّ	چمک تیز ہوئی	سرعانَ"اسم فعل بمعنی ماضی "اَسْرَعَ"هے۔
قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمْ	تم فرماؤ اپنے گواہ لاؤ	"هلُمَّ"اسم فعل مرتجل بمعنی امر "تَعَالَ"هے۔
قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ	تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا	"تعالوا"اسم فعل بمعنی امر هے۔
وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَا	اور وہ جس نے اپنے والدین سے کہا کہ تم پر اُف ہے۔	"اُفٍّ"اسم فعل مرتجل هے۔
اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ صَهْ فَقَدْ لَغَوْتَ	جب تم نے اپنے ساتھی سے کہا کہ خاموش ہو جاؤ در حال کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو بات کی	"صه"اسم فعل بمعنی امر "اُسْكُتْ"هے۔

الدرس الرابع والاربعون: مصدر کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جو اسم کسی معنی پر دلالت کرے اسے مصدر کہتے ہیں۔ **جواب:** جو اسم فقط حَدَث (محض معنی) پر دلالت کرتا ہو اور اس سے دوسرے صیغے بنتے ہوں اسے مصدر کہتے ہیں۔
- ہر مصدر فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے۔ **جواب:** فعل متعدی کا مصدر فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے۔
- مصدر دو طرح آتا ہے۔ **جواب:** مصدر تین طرح آتا ہے: اضافت کے ساتھ، تنوین کے ساتھ اور الف لام کے ساتھ۔
- حرف مصدر کے بعد آنے والا اسم اور خبر یا فعل مصدر مؤول کہلاتا ہے۔ **جواب:** مصدر مؤول حرف مصدری اور مابعد اسم اور خبر یا فعل سے مرکب ہوتا ہے۔

تمرین نمبر3: مصدر صریح، مصدر مؤول کی شناخت کیجیے اور اس کے عمل کی وضاحت فرمائیے۔

مثال	جواب	
حَاوَلْتُ كِتَابَةَ رِسَالَةٍ	"کتابة" مصدر صریح، یہاں مصدر اضافت کے ساتھ استعمال ہو رہا ہے	
سَرَّنِيْ اَنَّهٗ عَالِمٌ (مجھے اس کے عالم ہونے نے خوش کیا۔)	"انه عالم" مصدر مؤول ہے، کیونکہ "انّ" اپنے اسم اور خبر سے مرکب ہے	
اَوَدُّ لَوْ تَحْضُرُ	لو تحضر" مصدر مؤول ہے کیونکہ "لو" مابعد فعل سے مرکب ہے۔	
سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ	"ءَاَنْذَرْتَهُمْ۔۔" مصدر مؤول ہے کیونکہ ہمزہ تسویہ مابعد فعل سے مرکب ہے	
اَلْغِيْبَةُ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ	ذکر" مصدر صریح ہے،	
اَدْرُسُ كَيْ اَفُوْزَ (میں کامیاب ہونے کے لیے پڑھتا ہوں)	"کی افوز" مصدر مؤول ہے کیونکہ "کی" مابعد فعل سے مرکب ہے۔	
اَلْحَمْدُ لَهٗ عَلٰى مَا اَنْعَمَ (اس کی نعمتوں پر تمام تعریفیں اس کے لیے)	"حمد" مصدر صریح ہے	
اَعْجَبَنِيْ اَنْ عَفَوْتَ (مجھے تمہارا معاف کرنا پسند آیا۔)	"ان عفوت" مصدر مؤول ہے کیونکہ "ان" مابعد فعل سے مرکب ہے۔	
اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ	اطعٰم" مصدر صریح ہے۔	
وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ (اور روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے۔)	ان تصوموا۔۔" مصدر مؤول ہے کیونکہ "ان" مابعد فعل سے مرکب ہے۔	
اَلْعَفْوُ يُفْسِدُ اللَّئِيْمَ بِقَدْرِ مَا يُصْلِحُ الْكَرِيْمَ	"العفو" مصدر صریح ہے۔	
مِنَ الْبِرِّ اَنْ تَكُفَّ لِسَانَكَ (تمہارا اپنی زبان کو روکنا بھی نیکی ہے۔)	ان تکف لسانک" مصدر مؤول ہے کیونکہ "ان" مابعد فعل سے مرکب ہے۔	

الدرس الخامس والاربعون: اسم فاعل اور اسم مبالغہ کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جس اسم کے ساتھ فعل قائم ہو وہ اسم فاعل ہے۔ **جواب**: جو اسم مشتق اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل قائم ہو اسے اسم فاعل کہتے ہیں۔
- اسم فاعل کے عمل کی چھ شرائط ہیں۔ **جواب**: جس اسم فاعل پر الف لام ہو اس کے عمل کے لیے دو شرطیں ہیں ایک تو یہ کہ وہ حال یا مستقبل کا معنی دے رہا ہو اور دوسرا یہ کہ اس سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، نفی یا استفہام ہو۔
- ہر اسم فاعل، فاعل کو رفع اور صرف چھ اسماء کو نصب دیتا ہے۔ **جواب**: ہر اسم فاعل، فاعل کو رفع، چھ اسماء کو نصب اور فعل متعدی کا اسم فاعل مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے۔
- اسم مبالغہ فَعَّالٌ یا فَعِلٌ کے وزن پر ہی آتا ہے۔ **جواب**: اسم مبالغہ فَعَّالٌ۔۔ یا۔۔ فَعُلٌ وغیرہ کے وزن پر بھی آتا ہے۔

تمرین نمبر 3: درج ذیل جملوں میں اسم فاعل اور اسم مبالغہ کے عمل کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	
اَمُکْرِمٌ بَکْرٌ ضَیْفَهٗ (کیا بکر اپنے مہمان کا اکرام کرنے والا ہے۔)	اس مثال میں "مُکْرِمٌ" اسم فاعل نے اپنے فاعل "بَکْر" کو رفع اور مفعول به "ضَیْف" کو نصب دیا ھے۔	
جَاءَ الْقَائِمُ اَخُوْهُ (وہ آیا جس کا بھائی کھڑا ہے۔)	اس مثال میں "القائم" اسم فاعل نے اپنے فاعل "اخو" کو رفع دی ھے۔	
قَامَ الرَّجُلُ الْمُعْطِی الْمَسَاکِیْنَ (وہ آدمی کھڑا ہوا جو مسکینوں کو عطا کرتا ہے۔)	اس مثال میں "المعطی" اسم فاعل کا فاعل "ھو" ضمیر مرفوع مستتر ھے جبکه "المساکین" اس کا مفعول به ھے۔	
خَالِدٌ ذَاهِبٌ صَدِیْقُهٗ (خالد اس کا دوست جانے والا ہے۔)	اس مثال میں "ذاھب" اسم فاعل نے اپنے فاعل "صدیق" کو رفع دی ھے۔	
هَلْ غَفَّارٌ اَبُوْهُ الْاِسَاءَةَ (کیا اس کا باپ برائی معاف کرنے والا ہے۔)	اس مثال میں "الغفّار" اسم مبالغه نے اپنے فاعل "ابو" کو رفع دی ھے اور "الاساءۃ" کو نصب۔	
هٰذَا رَجُلٌ فَطِنٌ اَبْنَاؤُهٗ (یہ ایسا آدمی ہے جس کے بیٹے بہت ذہین ہیں۔)	اس مثال میں "فطن" اس مبالغه نے اپنے فاعل "ابناؤ" کو رفع دی ھے۔	
یَخْطُبُ الْقَائِدُ رَافِعًا صَوْتَهٗ (قائد اپنی آواز کو بلند کرتے ہوئے خطاب کر رہا ہے۔)	اس مثال میں "رافعا" اسم فاعل کا فاعل "ھو" ضمیر مرفوع مستتر ھے جبکه "صوت" اس کا مفعول به ھے۔	
بَکْرٌ عَلَّامَةٌ اَبَوَاهُ (بکر اس کے والدین بہت بڑے عالم ہیں۔)	اس مثال میں "علامة" اسم مبالغه کا فاعل "ابوا" ھے جو اصل میں ابوان تھا اضافت کی وجه سے نون تثنیه گر گیا۔	

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
خَالِدٌ نَاصِرًا اَخَاهُ اَمْسِ	خَالِدٌ النَّاصِرُ اَخَاهُ اَمْسِ (خالد کل اپنے بھائی کی مدد کرنے والا تھا۔)	"الناصر" اسم فاعل ھے جس کا فاعل "ھو" ضمیر مرفوع مستتر ھے جبکه "اخا" مفعول به۔ قاعده یه ھے که جب اسم فاعل پر الف

		لام ہوتو اس کے عمل کے لیے کوئی شرط نہیں ہوتی۔لہٰذا ناصر پر الف لام لگادیا۔
جَلَسَ الْقَاضِی الْعَالِمُ بِنْتُہٗ	جَلَسَ الْقَاضِی الْعَالِمَۃُ بِنْتُہٗ (ایسا قاضی بیٹھا جس کی بہن عالمہ ہے۔)	"العالمۃ" اسم فاعل ہے جس کا فاعل "بنتُ" ہے۔اسم فاعل کا فاعل مؤنث حقیقی ہے اس لیے اسم فاعل کو بھی مؤنث لائے۔
جَاءَ رِجَالٌ رَافِعُوْنَ غُلَامُھُمْ صَوْتَہٗ	جَاءَ رِجَالٌ رَافِعٌ غُلَامُھُمْ صَوْتَہٗ (ایسے آدمی آئے جن کے غلام اپنی آواز بلند کرنے والا ہیں۔)	جب فاعل ،اسم ظاہر ہو تو اسم فاعل ہمیشہ واحد ہو گا اس لیے "رافعون" کی جگہ "رافع" لائے کہ اس کا فاعل "غلام" اسم ظاہر ہے۔
ذَھَبَ خَلِیْفَۃٌ عَالِمَۃٌ وَالِدُہٗ	ذَھَبَ خَلِیْفَۃٌ عَالِمٌ وَالِدُہٗ (ایسا خلیفہ گیا جس کا والد عالم ہے۔)	اسم فاعل کا فاعل "والد" مذکر ہے اس لیے اسم فاعل "عالم" بھی مذکر لائے۔
جَاءَ وَلَدَانِ لَاعِبَانِ اُخْتُھُمَا	جَاءَ وَلَدَانِ لَاعِبَۃٌ اُخْتُھُمَا (دو بچے آئے جن کی بہن کھیل رہی ہے۔)	"لاعبۃ" اسم فاعل ہے اور "اُخت" فاعل ،فاعل اسم ظاہر ہے اس لیے اسم فاعل واحد لائے نیز فاعل مؤنث حقیقی ہے اس لیے اسم فاعل مؤنث لائے
ھٰذَا طَلْحَۃُ الشَّاعِرُ اُمُّہٗ	ھٰذَا طَلْحَۃُ الشَّاعِرَۃُ اُمُّہٗ (یہ طلحہ ہے جس کی ماں شاعرہ ہے۔)	"الشاعرۃ" اسم فاعل جسے مؤنث اس لیے لائے کہ اس کا فاعل "ام" مؤنث حقیقی ہے۔
فَازَتْ بِنْتَانِ مُجْتَھِدَتَانِ مُعَلِّمَتُھُمَا	فَازَتْ بِنْتَانِ مُجْتَھِدَۃٌ مُعَلِّمَتُھُمَا (دو بچیاں کامیاب ہوئیں جن کی استانی کاشش کرنے والی ہے۔)	یہاں پر اسم فاعل "مجتھدۃ" واحد لائے کیونکہ اس کا فاعل "متعلمۃ" اسم ظاہر ہے۔
ضَارِبٌ رَجُلٌ وَلَدًا	مَا ضَارِبٌ رَجُلٌ وَلَدًا (آدمی کسی بھی بچے کو مارنے والا نہیں ہے۔)	جب اسم فاعل پر الف لام نہ ہو تو اس کے عمل کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ وہ حال یا مستقبل کے معنی میں ہو اور اس سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، نفی یا استفہام ہو۔
قَامَ رِجَالٌ مُؤْمِنٌ	قَامَ رِجَالٌ مُؤْمِنُوْنَ (ایمان رکھنے والے مرد کھڑے ہوئے۔)	جب فاعل اسم ضمیر ہو تو اسم فاعل ضمیر کے مرجع کے مطابق آئے گا اس لیے "مؤمنون" لائے
نَاصِرٌ زَیْدٌ فَقِیْرًا	مَا نَاصِرٌ زَیْدٌ فَقِیْرًا (زید فقیر کی مدد کرنے والا نہیں ہے۔)	جب اسم فاعل پر الف لام نہ ہو تو اس کے عمل کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ وہ حال یا مستقبل کے معنی میں ہو اور اس سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، نفی یا استفہام ہو۔
اَلشَّمْسُ دَائِرٌ فِیْ یَوْمٍ دَوْرَۃً	اَلشَّمْسُ دَائِرَۃٌ فِیْ یَوْمٍ دَوْرَۃً (سورج ایک دن میں ایک مرتبہ گھومنے والا ہے۔)	یہاں فاعل اسم ضمیر ہے جو مؤنث لفظی "الشمس" کی طرف لوٹ رہی ہے ایسی صورت میں اسم فاعل مذکر اور مؤنث دونوں طرح لایا جاسکتا ہے

الدرس السادس والاربعون: اسم مفعول کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جس اسم پر فعل واقع ہوا ہو اسے اسم مفعول کہتے ہیں۔ **جواب**: جو اسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا سے اسم مفعول کہتے ہیں۔
- اسم مفعول کے عمل کی پانچ شرطیں ہیں۔ **جواب**: جس اسم مفعول پر الف لام ہو اس کے عمل کے لیے دو شرطیں ہیں ایک تو یہ کہ وہ حال یا مستقبل کا معنی دے رہا ہو اور دوسرا یہ کہ اس سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، نفی یا استفہام ہو۔
- اسم مفعول، فاعل کو رفع اور چھ اسماء کو نصب دیتا ہے۔ **جواب**: اسم مفعول فعل مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی اپنے نائب الفاعل کو رفع اور چھ اسماء کو نصب دیتا ہے اور جس مفعول کے دو یا تین مفعول ہوں تو اس کے پہلے مفعول کو رفع اور بقیہ کو نصب دیتا ہے۔
- اسم مفعول صرف مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ **جواب**: اسم مفعول ثلاثی مجرد میں مفعول، غیر ثلاثی مجرد سے فعل مضارع کے وزن پر آتا ہے لیکن علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور ما قبل آخر مفتوح ہوگا۔

تمرین نمبر 3: (الف) درج ذیل جملوں میں اسم مفعول کے عمل کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	
اَمُكْرَمٌ جَعْفَرٌ عِلْمًا (کیا جعفر علم کے اعتبار سے عزت دیا گیا ہے۔)	یہاں "مکرم" اسم مفعول نے اپنے نائب الفاعل "جعفر" کو رفع دی اور "علما" مفعول بہ کو نصب دی۔	
جَاءَ الْمَشْدُوْدُ يَدُهٗ (وہ آیا جس کا ہاتھ باندھا ہوا ہے۔)	یہاں "المشدود" اسم مفعول نے اپنے نائب الفاعل "ید" کو رفع دی۔	
قَامَ الْمُعْطٰى وَلَدُهٗ عِلْمًا (جس کے بچے کو علم عطا کیا گیا وہ کھڑا ہوا۔)	یہاں "المعطی" اسم مفعول نے اپنے نائب الفاعل "ولد" کو رفع دی اور "علما" مفعول بہ کو نصب دی۔	
عَلِيٌّ مُطَهَّرَةٌ ثِيَابُهٗ (علی اپنے کپڑوں کو صاف کیے ہوئے ہے۔)	یہاں "مطهرة" اسم مفعول نے اپنے نائب الفاعل "ثیاب" کو رفع دی۔	
هَلْ مَغْفُوْرٌ ذَنْبُهٗ (کیا اس کے گناہ بخشے گئے ہیں۔)	یہاں "مغفور" اسم مفعول نے اپنے نائب الفاعل "ذنب" کو رفع دی۔	
هٰذَا رَجُلٌ مَحْمُوْدٌ اَفْعَالُهٗ (یہ ایسا آدمی ہے جس کے کام تعریف کیے گئے ہیں۔)	یہاں "محمود" اسم مفعول نے اپنے نائب الفاعل "افعال" کو رفع دی۔	
فَرِيْدٌ مَبِيْعَةٌ غِلْمَانُهٗ (فرید کے خادم بیچے گئے ہیں۔)	یہاں "مبیعة" اسم مفعول نے اپنے نائب الفاعل "غلمان" کو رفع دی۔	
خَالِدٌ مَشْهُوْرٌ شَجَاعَتُهٗ (خالد کی شجاعت شہرت پائی ہوئی ہے۔)	یہاں "مشهور" نائب الفاعل نے اپنے نائب الفاعل "شجاعة" کو رفع دی۔	

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
خَالِدٌ مَنْصُوْرٌ اَخُوْهُ اَمْسِ	خَالِدٌ مَنْصُوْرٌ اَخُوْهُ (خالد کا بھائی مدد کیا گیا ہے۔)	اسم مفعول پر جب الف لام نہ ہو تو اس کے عمل کی ایک شرط یہ بھی ھے کہ وہ حال یا مستقبل کے معنی میں ہو اس لیے "امس" کو لانا درست نہیں ھے۔

هِنْدٌ مَفْقُوْدَةٌ عِقْدُهَا	هِنْدٌ مَفْقُوْدٌ عِقْدُهَا (ھند کا ہار مفقود ہے۔)	یہاں "مفقود" اسم مفعول ھے جس کا نائب الفاعل "عقد" مذکر ھے اس لیے اسم مفعول کو بھی مذکر لائے۔
جَاءَ رِجَالٌ مَحْمُوْدٌ	جَاءَ رِجَالٌ مَحْمُوْدُوْنَ (تعریف کیے گئے آدمی آئے۔)	یہاں "محمددون" اسم مفعول ھے جس کا نائب الفاعل اسم ضمیر ھے اس لیے اسے مرجع کے مطابق لائے۔
هٰذِهٖ دَارٌ مَفْتُوْحَةٌ بَابُهَا	هٰذِهٖ دَارٌ مَفْتُوْحٌ بَابُهَا (یہ ایسا گھر ہے جس کا دروازہ کھولا گیا ہے۔)	یہاں "مفتوح" اسم مفعول ھے جس کا نائب الفاعل مذکر ھے اس لیے اسم مفعول مذکر لائے۔
جَاءَ وَلَدَانِ مَسْرُوْرَانِ اُمُّهُمَا	جَاءَ وَلَدَانِ مَسْرُوْرَةٌ اُمُّهُمَا (ایسے دو بچے آئے جن کی والدہ خوش کئی گئی ہے۔)	یہاں "مسرور" اسم مفعول ھے جس کا نائب الفاعل "ام" اسم ظاھر اور مؤنث ھے اس لیے اسم مفعول بھی واحد اور مؤنث لائے۔
رَاَيْتُ شَجَرَةً مَمْدُوْدًا	رَاَيْتُ شَجَرًا مَمْدُوْدًا (میں نے بڑھا ہوا درخت دیکھا ہے۔)	یہاں "ممدودا" اسم مفعول ھے جس کا نائب الفاعل اسم ضمیر ھے جو مرجع "شجر" کے مطابق ھوگا اور شجر مذکر لائے تاکہ اسم مفعول سے مطابقت ھوجائے
مُعْطًى فَقِيْرٌ دِرْهَمًا	مَا مُعْطًى فَقِيْرٌ دِرْهَمًا (فقیر درہم دیا گیا نہیں دیا گیا۔)	یہاں "معطی" اسم مفعول ھے جس پر الف لام نہیں ھے اس کے عمل کی ایک شرط یہ بھی ھے کہ اس سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، نفی یا استفہام ھو، اس لیے شروع میں حرف نفی لائے۔
قَامَ رِجَالٌ مَهْزُوْمٌ	قَامَ رِجَالٌ مَهْزُوْمُوْنَ (آدمی پختہ ارادہ کیے ہوئے کھڑے ہوئے)	یہاں "مھزومون" اسم مفعول ھے جس کا نائب الفاعل اسم ضمیر ھے جس کا مرجع "رجال" ھے جو جمع ھے اس لیے "مھزومون" بھی جمع لائے۔
مَسْمُوْعٌ صُرَاخُ طِفْلٍ	مَا مَسْمُوْعٌ صُرَاخُ طِفْلٍ (بچے کی چیخ کی آواز نہیں سنی گئی۔)	یہاں "مسموع" اسم مفعول ھے جس پر الف لام نہیں ھے اس کے عمل کی ایک شرط یہ بھی ھے کہ اس سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، نفی یا استفہام ھو، اس لیے شروع میں حرف نفی لائے۔
هَاتَانِ بِنْتَانِ مَعْرُوْفَتَانِ ذَكَاوَتُهُمَا	هَاتَانِ بِنْتَانِ مَعْرُوْفَةٌ ذَكَاوَتُهُمَا (یہ وہ دونوں بیٹیاں ہیں جس کی ذہانت معروف ہے۔)	"معروفة" اسم مفعول ھے جس کا فاعل "ذکاوت" اسم ظاھر ھے ایسی صورت میں اسم مفعول واحد آتا ھے اس لیے واحد لائے۔

الدرس السابع والاربعون: صفت مشبہ کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جواسم ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنی ہوا سے صفت مشبہ کہتے ہیں۔**جواب**:جواسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنی ثبوتی طور پر ہوا سے صفت مشبہ کہتے ہیں۔
- صفت مشبہ کے عمل کی پانچ شرطیں ہیں۔**جواب**: اسم ظاہر میں عمل کے لیے ضروری ہے کہ صفت مشبہ سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، نفی یا استفہام ہو۔

تمرین نمبر3:الف)صفت مشه اوراس کے عمل کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	
اَللّٰہُ کَرِیْمٌ (اللہ کرم کرنے والا ہے۔)	"کریم"صفت مشبہ کاصیغہ ھے جس میں موجود"ھو"ضمیر اس کافاعل ھے	
زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ (زید کاغلام حسین ہے۔)	"حسن"صفت مشبہ کاصیغہ ھے جس کافاعل"غلام"ھے۔	
اَنَا عَطْشَانُ (میں پیاسا ہوں۔)	"حسن"صفت مشبہ کاصیغہ ھے جس میں موجود"ھو"ضمیر اس کافاعل ھے۔	
اَحَسَنٌ زَیْدٌ؟ (کیازید حسین ہے۔)	"حسن"صفت مشبہ کاصیغہ ھے جس کافاعل"زید"ھے۔	
جَاءَ رِجَالٌ حَسَنُوْنَ وَجْھًا (ایسے آدمی آئے جن کے چہرے خوبصورت ہیں۔)	"حسنون"صفت مشبہ کاصیغہ ھے جس میں موجود ضمیر"واوجمع"اس کافاعل ھے۔	
ھٰذِہٖ طِفْلَۃٌ حَسَنَۃٌ (یہ خوبصورت حسین ہے۔)	"حسنة"صفت مشبہ کاصیغہ ھے جس میں موجود"ھی"ضمیر اس کافاعل ھے۔	
شَاۃٌ اَبْیَضُ رَاْسُھَا (ایسی بکری جس کا سر سفید ہے۔)	"ابیض"صفت مشبہ ھے جس کافاعل"راس"ھے۔	

ب:درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
کَرِیْمٌ اِبْنُ خَالِدٍ	مَاکَرِیْمٌ اِبْنُ خَالِدٍ (خالد کا بیٹا کریم نہیں ہے۔)	"کریم"صفت مشبہ اور"ابن"اس کافاعل ھے اور صفت مشبہ کے اسم ظاھر میں عمل کے لیے ضروری ھے کہ اس سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، استفھام یانفی ھو اس لیے یھاں شروع میں نفی لائے۔
اَلرَّجُلَانِ حَسَنَانِ غُلَامُھُمَا	اَلرَّجُلَانِ حَسَنٌ غُلَامُھُمَا (دوآدمیوں کا غلام خوبصورت ہے۔)	"حسن"صفت مشبہ ھے اور"غلام"اس کافاعل۔قاعدہ یہ ھے کہ فاعل اسم ظاھر ھو تو صفت مشبہ ھمیشہ واحد ھی آئے گا۔
زَیْدٌ عَطْشَانُ بِنْتُہٗ	زَیْدٌ عَطْشَانُ اِبْنُہٗ (زید کا بیٹا پیاسا ہے۔)	"عطشان"صفت مشبہ ھے اور"ابن"اس کافاعل، چونکہ صفت مشبہ مذکر ھے اس لیے فاعل بھی مذکر لائے۔

لَئِیْقٌ وَلَدَانِ	مَالَئِیْقٌ وَلَدَانِ (دو بچے کا جل ڈالنے والے نہیں ہیں۔)	"لئیق" صفت مشبہ اور "ولدان" اس کا فاعل ھے اور صفت مشبہ کے اسم ظاھر میں عمل کے لیے ضروری ھے کہ اس سے پہلے مبتدا، موصوف، ذوالحال، استفہام یا نفی ہو اس لیے یہاں شروع میں نفی لائے۔
جَاءَالرِّجَالُ الْحَسَنُوْنَ اَخْلَاقُهُمْ	جَاءَالرِّجَالُ الْحَسَنُ اَخْلَاقُهُمْ (ایسے آدمی آئے جن کے اخلاق اچھے ہیں۔)	"الحسن" صفت مشبہ ھے اور "اخلاق" اس کا فاعل۔قاعدہ یہ ھے کہ فاعل اسم ظاھر ہو تو صفت مشبہ ھمیشہ واحد ھی آئے گا۔
هٰذَارَجُلٌ ذَكِيٌّ بِنْتُهٗ	هٰذَارَجُلٌ ذَكِيٌّ اِبْنُهٗ (یہ ایسا آدمی ہے جس کا بیٹا ذہین ہے۔)	"ذکی" صفت مشبہ ھے اور "ابن" اس کا فاعل، چونکہ صفت مشبہ مذکر ھے اس لیے فاعل بھی مذکر لائے۔
رَاَيْتُ اَوْلَادًافَطِيْنًا	رَاَيْتُ اَوْلَادًافَطِيْنُوْنَ (میں نے ذہین اولاد دیکھی۔)	"فطینون" صفت مشبہ ھے جس کا فاعل اس ضمیر "واو جمع" ھے جو اپنے مرجع "اولاد" کی وجہ سے جمع لائے۔
هٰذِهٖ بَقَرَةٌ بَيْضَاءُ رَاْسُهَا	هٰذِهٖ بَقَرَةٌ اَبْيَضُ رَاْسُهَا (یہ ایسی بکری ہے جس کا سر سفید ہے۔)	"ابیض" صفت مشبہ کا صیغہ ھے کیونکہ رنگ یا عیب وغیرہ کے معنی والا صفت مشبہ "اَفْعَلُ" کے وزن پر آتا ھے اس لیے لائے۔

الدرس الثامن والاربعون: اسم تفضیل کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جو اسم ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں معنی کی زیادتی ہو اسے اسم تفضیل کہتے ہیں۔ **جواب**: جو اسم مشتق ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مقابلۃً معنی کی زیادتی ہو اسے اسم تفضیل کہتے ہیں۔
- جس ذات کے مقابلے میں معنی کی زیادتی ہو اسے مفضّل کہتے ہیں۔ **جواب**: جس ذات میں معنی کی زیادتی ہو اسے مفضل اور جس کے مقابلے میں ہو اسے مفضل علیہ کہتے ہیں۔
- اسم تفضیل ہمیشہ موصوف کے مطابق ہوگا۔ **جواب**: جو اسم تفضیل الف لام کے ساتھ ہو وہ ہمیشہ موصوف کے مطابق ہو گا۔

تمرین نمبر3: الف) اسم تفضیل، مفضل اور مفضل علیہ الگ الگ کریں۔

مثال	مفضل	مفضل علیہ
اَلْعِلْمُ اَنْفَعُ الْمَالِ (علم، مال کے مقابلے میں زیادہ فائدہ مند ہے۔)	العلم	المال
اَلنَّبِيُّ اَفْضَلُ مِنَ الْوَلِيِّ (نبی، ولی سے افضل ہے۔)	النبی	الولی
اَلْمُجْتَهِدُوْنَ اَنْبَلُ نَاسٍ (مجتہد، لوگوں کے مقابلے میں زیادہ عالی ظرف ہوتے ہیں۔)	المجتھدون	ناس

مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کوٹ مومن

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (بیشک تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ تقویٰ والا ہے۔)	کُمْ	کُمْ
اَلْعَمَلُ خَیْرٌ مِّنَ الْبَطَالَةِ (چھٹی کے مقابلے میں کام بہت ہے۔)	العمل	البطالة
اَلصَّالِحَاتُ اَفْضَلُ نِسَاءٍ (نیک عورتیں دیگر عورتوں کے مقابلے میں افضل ہیں۔)	الصالحات	نساءٍ
اَلْفِتْنَةُ اَکْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (فتنہ، قتل سے زیادہ بڑا ہے۔)	الفتنة	القتل
اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے۔)	اللہ	کُلِّ شَیْءٍ
اِنَّ اَوْھَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ (بیشک سب گھروں میں مکڑی کا گھر سب سے زیادہ کمزور ہے۔)	بیت العنکبوت	بیوت
اَلْھِنْدَاتُ فُضْلَیَاتُ الْبَنَاتِ (ھندات، بچیوں کے مقابلے میں زیادہ فضیلت والی ہیں۔)	الھندات	البنات
وَالْآخِرَةُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی (اور آخرت، دنیا کے مقابلے میں بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔)	الآخرة	الدنیا
وَلَتَجِدَنَّھُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰی حَیٰوةٍ (اور تم ضرور انہیں لوگوں کے مقابلے میں زندگی پر زیادہ حریص پاؤ گے۔)	ھم	الناس
اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا (میں تمہارے مقابلے میں مال کے اعتبار سے کثرت والا ہوں اور جماعت کے اعتبار سے زیادہ عزت والا ہوں)	اَنَا	کَ
وَکَذٰلِکَ جَعَلْنَا فِیْ کُلِّ قَرْیَةٍ اَکٰبِرَ مُجْرِمِیْھَا (اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے مجرموں کے سرغنہ کئے)		

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
جَاءَ الرَّجُلُ الْاَکْرَمُ مِنْ بَکْرٍ	جَاءَ الرَّجُلُ اَکْرَمُ مِنْ بَکْرٍ (ایسا آدمی آیا جو بکر کے مقابلے میں زیادہ عزت والا ہے۔)	اسم تفضیل چار طریقوں میں سے کسی ایک طریقے کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اس لیے یا "من" کے ساتھ ہوگا۔۔یا۔۔اَلْ کے ساتھ،
سَافَرَتِ الْھِنْدُ الْاَفْضَلُ	سَافَرَتِ الْھِنْدُ الْفُضْلٰی (ہند جو فضیلت والی ہے اس نے سفر کیا۔)	جو اسم تفضیل الف لام کے ساتھ ہو وہ ہمیشہ اپنے موصوف مطابق آئے گا۔
اَلثَّوْبُ اَخْضَرُ مِنَ الْوَرَقِ	اَلثَّوْبُ اَشَدُّ خُضْرَةً مِنَ الْوَرَقِ (کپڑا، ورق کے مقابلے میں زیادہ سبز ہے۔)	جس اسم تفضیل میں رنگ یا عیب وغیرہ کا معنی ہو اس کے فعل کے مصدر کو منصوب ذکر کر کے اس سے پہلے "اَکْثَرُ یا اَشَدُّ" لگا دیا جاتا ہے۔

اَلرِّجَالُ اَفْضَلُوْنَ مِنَ النِّسَاءِ	اَلرِّجَالُ اَفْضَلُ مِنَ النِّسَاءِ (مرد، عورتوں کے مقابلے میں زیادہ فضیلت والے ہیں۔)	اسم تفضیل "من" کے ساتھ مستعمل ہو تو وہ ہمیشہ واحد مذکر آئے گا اس لیے "افضل" واحد مذکر لائے۔
اَلْهِنْدَانِ كُرْمٰى النِّسَاءِ	اَلْهِنْدَانِ اَكْرَمُ /كُرْمَيَا النِّسَاءِ (دو ہند دیگر عورتوں کے مقابلے میں زیادہ عزت والی ہیں۔)	اسم تفضیل معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ واحد مذکر اور موصوف کے مطابق دونوں طرح آسکتا ھے۔اس لیے "اکرم" اسم تفضیل واحد مذکر۔۔یا۔۔موصوف کے مطابق "کرمیان" تثنیہ مؤنث لاسکتے ھیں
اَلشَّجَاعَةُ عُظْمٰى فَضِيْلَةٍ	اَلشَّجَاعَةُ اَعْظَمُ فَضِيْلَةٍ (بہادری، بزدلی سے بڑھ کر ہے۔)	اسم تفضیل جب نکرہ کے مستعمل ہو تو ھمیشہ واحد مذکر واحد مذکر لایا جاتا ھے اور اس کا ما بعد ماقبل کے مطابق ہوتا ھے۔اس لیے "اعظم" اسم تفضیل واحد مذکر لائے اور "فضیلة" ماقبل کے مطابق ھے واحد اور مؤنث ہونے میں۔
اَلْمُجْتَهِدُوْنَ اَفْضَلُ نَسَاءٍ	اَلْمُجْتَهِدَاتُ اَفْضَلُ نَسَاءٍ (کوشش کرنے والیاں دیگر عورتوں کے مقابلے میں زیادہ فضیلت والی ہیں۔)	اسم تفضیل جب نکرہ کے ساتھ مستعمل ہو تو ھمیشہ واحد مذکر واحد مذکر لایا جاتا ھے اور اس کا ما بعد ماقبل کے مطابق ہوتا ھے۔اس لیے "افضل" اسم تفضیل واحد مذکر لائے اور "نساء" ماقبل کے مطابق ھے جمع اور مؤنث ہونے میں۔
زَيْدٌ اَعْوَرُ مِنْ خَالِدٍ	زَيْدٌ اَشَدُّ عَوْرَةً مِنْ خَالِدٍ (زید، خالد کے مقابلے میں زیادہ بھینگا ہے۔)	جس اسم تفضیل میں رنگ یا عیب وغیرہ کا معنی ہو اس کے فعل کے مصدر کو منصوب ذکر کرکے اس سے پہلے "اَكْثَرُ یا اَشَدُّ" لگادیا جاتا ھے۔اس لیے "عورة" مصدر منصوب ذکر کرنے سے پہلے "اَشَدُّ" لائے۔
مَرَّ الرَّجُلَانِ الْاَعْلَمُ	مَرَّ الرَّجُلَانِ الْاَعْلَمَانِ (دو آدمی گزرے جو زیادہ علم والے ہیں۔)	جو اسم تفضیل اَل کے ساتھ مستعمل ہو وہ ہمیشہ اپنے موصوف کے مطابق آتا ھے۔اس لیے "الاعلمان" اسم تفضیل اپنے موصوف "الرجلان" کے مطابق تثنیہ لائے۔

الدرس التاسع الاربعون: اضافت کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- مضاف اگر صفت کا صیغہ ہو تو اسے اضافت لفظیہ کہتے ہیں۔ **جواب**: جس اضافت میں صفت کا صیغہ معمول (فاعل یا مفعول بہ) کی طرف مضاف ہو اسے اضافت لفظیہ کہتے ہیں۔
- اضافت کی تین قسمیں ہیں۔ **جواب**: اضافت کی دو قسمیں ہیں۔
- اضافت لفظیہ میں مضاف پر الف لام آسکتا ہے۔ **جواب**: اضافت لفظیہ میں مضاف، تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو یا مضاف الیہ معرف بلام ہو تو مضاف پر الف لام آسکتا ہے۔
- اضافت کی وجہ سے مضاف ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہو جاتا ہے۔ **جواب**: اضافت لفظیہ کی وجہ سے مضاف معرفہ یا نکرہ مخصوصہ نہیں ہوتا۔

تمرین نمبر 3: اضافت لفظیہ اور معنویہ الگ الگ کیجیے اور معنویہ میں اس کی قسم بھی متعین فرمائیے۔

مثال	ترجمہ	اضافت کی قسم
ظُلْمَةُ الْقَبْرِ شَدِيْدَةٌ	قبر کا اندھیر سخت ہے۔	اضافت معنویہ، بمعنی فِیْ
اَكْرَمْتُ مُكْرِمَ الْعُلَمَاءِ	میں نے علماء کی عزت کرنے والے کی عزت کی	اضافت لفظیہ
اُشْتُرِیَ خَاتَمُ الْفِضَّةِ	چاندی کی انگوٹھی خریدی گئی۔	اضافت معنویہ، بمعنی مِنْ
لَقِيْتُ جَمِيْلَ الشِّيَمِ	میں اچھی فطرت والے سے ملا	اضافت لفظیہ
هٰذَا مُعَلِّمُ خَالِدٍ	یہ خالد کا استاد ہے	اضافت لفظیہ
نَبِيُّنَا الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ	ہمارے نبی بلند شان اور بڑے مرتبے والے ہیں۔	اضافت لفظیہ
فَازَ وَلَدُ عِرْفَانَ	عرفان کا بیٹا کامیاب ہو گیا	اضافت معنویہ، بمعنی لام
جَاءَ كَرِيْمُ الْبَلَدِ	شہر کے کریم شخص آیا۔	اضافت لفظیہ
اَلْحَافِظُ الْقُرآنِ سَعِيْدٌ	قرآن کا حافظ خوش بخت ہے۔	اضافت لفظیہ
زُرْتُ زَائِرَ الْمَدِيْنَةِ	میں نے مدینے کی زیارت کرنے والا دیکھا۔	اضافت لفظیہ
وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ	اور اللہ اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے اگرچہ کافروں کا برا لگے۔	اضافت لفظیہ

الدرس الخامسون: افعال قلوب کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جو افعال شک اور یقین ظاہر کریں انہیں افعال قلوب کہتے ہیں۔ **جواب**: جو افعال ایسے دو مفعولوں کو نصب دیں جو اصل میں مبتدا اور خبر ہوں انہیں افعال قلوب کہتے ہیں۔
- افعال قلوب جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ **جواب**: افعال قلوب جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔
- افعال قلوب کا مفعول بہ صرف ایک ہوتا ہے۔ **جواب**: افعال قلوب کے دو مفعول ہوتے ہیں۔

مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کوٹ مومن

➢ ایک شخص کی دو ضمیریں فاعل اور مفعول بن سکتی ہیں۔ **جواب**: افعال قلوب کا خاصہ کہ ان میں سے ایک شخص کی دو ضمیریں فاعل اور مفعول ہو سکتی ہے۔

تمرین نمبر 3: الف) افعال قلوب اور ان کے عمل کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	ترجمہ	عمل کی نشاندھی
وَاِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا	اور بیشک میں اسے جھوٹا گمان کرتا ہوں۔	اس مثال میں "اظن" افعال قلوب میں سے ھے اور "ہ" ضمیر اور "کاذبا" اس کے دو مفعول ھیں۔
اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰى	کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی۔	اس مثال میں "یجد" افعال قلوب میں سے ھے اور "ک" ضمیر اور "یتما" اس کے دو مفعول ھیں۔
حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا	جب تو انہیں دیکھے تو انہیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھرے ہوئے	اس مثال میں "حسب" افعال قلوب میں سے ھے اور "ھم" ضمیر اور "لؤلؤا" اس کے دو مفعول ھیں۔
فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ		اس مثال میں "علمت" افعال قلوب میں سے ھے اور "ھن" ضمیر اور "مؤمنات" اس کے دو مفعول ھیں۔
اِنَّهُمْ یَرَوْنَهٗ بَعِیْدًا وَّ نَرٰىهُ قَرِیْبًا	بیشک وہ اسے دور دیکھتے ہیں جبکہ ہم اسے قریب دیکھتے ہیں۔	اس مثال میں "یرون" اور "نریٰ" افعال قلوب میں سے ھیں۔ اور "ہٗ" ضمیر اور "بعیدا" اور "قریبا" ان دونوں کے دو مفعول ھیں۔
خِلْتُ الْاِخْلَاصَ مُخْلِصًا	میں نے اخلاص کو مخلص سمجھا۔	اس مثال میں "خلت" افعال قلوب میں سے ھے اور "الاخلاص" اور "مخلصا" اس کے دو مفعول ھیں۔
رَاَیْتُ الصِّدْقَ نَجَاةً	میں نے سچائی کو نجات دیکھا۔	اس مثال میں "رایت" افعال قلوب میں سے ھے اور "الصدق' اور "نجاۃ" اس کے دو مفعول ھیں۔
زَعَمْتُكَ عَالِمًا	میں نے تجھے عالم سمجھا۔	اس مثال میں "زعمت" افعال قلوب میں سے ھے اور "ک" ضمیر اور "عالما" دو مفعول ھیں۔
وَتَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ	اور تم انھیں جاگتا سمجھو اور وہ سوتے ہیں۔	اس مثال میں "تحسب" افعال قلوب میں سے ھے اور "ھم" ضمیر اور "ایقاظا" اس کے دو مفعول ھیں۔

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہ فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
وَجَدْتُ مَاءً بَارِدًا	وَجَدْتُهٗ مَاءً بَارِدًا (میں نے اسے ٹھنڈا پانی پایا۔)	چونکہ افعال قلوب کے دو مفعول ہوتے ھیں اس لیے "ہٗ" ضمیر کا اضافہ کیا۔
زَعَمْتُ الْحَیَاةُ دَائِمَةٌ	زَعَمْتُ الْحَیَاةَ دَائِمَةً (میں نے زندگی کو ہمیشہ والا سمجھا۔)	افعال قلوب کے دونوں مفعول منصوب ھوتے ھیں اس لیے دونوں کو نصب دیدیا۔
حَسِبْتُهُمْ عَالِمًا	حَسِبْتُهُمْ عَالِمِیْنَ (تم نے انہیں عالم سمجھا۔)	افعال قلوب کے دونوں مفعول کا حکم مبتدا اور خبر والا ھوتا ھے اور خبر اگر مفرد ھو تو مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ اور جمع ھونے میں مبتدا کے مطابق ھوتی ھے "ھم" ضمیر جمع مذکر کی ھے اس

		لیے "عالمین" بھی جمع مذکر لائے اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصبی لائے۔
عَلِمْتُ الْاَرْضَ سَاكِنًا	عَلِمْتُ الْاَرْضَ سَاكِنَةً (میں نے زمین کو ساکن یقین کر لیا۔)	افعال قلوب کے دونوں مفعول کا حکم مبتدا و رخبر والا ہوتا ہے اور خبر اگر مفرد ہو تو مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ اور جمع ہونے میں مبتدا کے مطابق ہوتی ہے "الارض" واحد مؤنث ہے اس لیے "ساكنةً" مؤنث لائے۔
رَاَيْتُ الْاِخْلَاصَ سَبِيْلُ النَّجَاةِ	رَاَيْتُ الْاِخْلَاصَ سَبِيْلَ النَّجَاةِ (میں نے اخلاص کو نجات کا راستہ دیکھا۔)	افعال قلوب کے دونوں مفعول منصوب ہوتے ہیں اس لیے دونوں کو نصب دیدیا۔
آتَيْتُنِيْ مَاءً	آتَيْتُ مَاءً (میں نے پانی دیا۔)	ایک شخص کی طرف فاعل اور مفعول کی ضمیر لوٹے یہ صرف افعال قلوب کا خاصہ ہے اس لیے یہ "نی" ضمیر مفعول ختم کردی۔
خِلْتُ الْخَلِيْفَةَ عَادِلَةً	خِلْتُ الْخَلِيْفَةَ عَادِلًا ()	افعال قلوب کے دونوں مفعول کا حکم مبتدا و رخبر والا ہوتا ہے اور خبر اگر مفرد ہو تو مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ اور جمع ہونے میں مبتدا کے مطابق ہوتی ہے "الخليفة" مذکر کی ہے اس لیے "عادلًا" مذکر لائے
ظَنَنْتُ الْوَلَدَيْنِ صَالِحًا	ظَنَنْتُ الْوَلَدَيْنِ صَالِحَيْنِ (میں نے دو بچوں کو نیک گمان کیا۔)	افعال قلوب کے دونوں مفعول کا حکم مبتدا و رخبر والا ہوتا ہے اور خبر اگر مفرد ہو تو مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ اور جمع ہونے میں مبتدا کے مطابق ہوتی ہے "الولَدَيْن" تثنیہ ہے اس لیے "صالحَيْن" بھی تثنیہ اور مفعول ہونے کی وجہ سے حالت نصبی لائے۔
حَسِبْتُ الْمُؤْمِنَاتَ صَابِرَاتٌ	حَسِبْتُ الْمُؤْمِنَاتِ صَابِرَاتٍ (میں نے مؤمن عورتوں کو صابر گمان کیا۔)	افعال قلوب کے دونوں مفعول منصوب ہوتے ہیں اور جمع مؤنث سالم کی حالت نصبی کسرہ سے آتی ہے۔
وَجَدْتُ الْمُسْلِمُوْنَ فَائِزُوْنَ	وَجَدْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَائِزِيْنَ (میں نے مسلمانوں کو کامیاب پایا۔)	افعال قلوب کے دونوں مفعول منصوب ہوتے ہیں اس لیے جمع مذکر سالم کی حالت نصبی لائے۔
عَلِمْتُ الْقَاضِيْ عَالِمًا	عَلِمْتُ الْقَاضِيَ عَالِمًا (میں نے قاضی کو عالم جانا۔)	"القاضی" فعل قلوب کے مفعول اول بن رہا ہے اس لیے اس کی حالت نصب لائے۔

الدرس الحادی والخامسون: افعال مدح وذم کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جن افعال سے تعریف یامذمت کی جائے انہیں افعال مدح وذم کہتے ہیں۔ **جواب**: جوافعال تعریف یامذمت کے لیے موضوع ہیں انہیں افعال مدح وذم کہتے ہیں۔
- لَاحَبَّذَا فعل مدح ہے۔ **جواب**: حَبَّ فعل مدح ہے۔
- افعال مدح وذم کا فاعل ہمیشہ معرف باللام ہوتا ہے۔ **جواب**: افعال مدح وذم کا فاعل معرف باللام یا معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے۔
- مخصوص، ہمیشہ فاعل کے مطابق اور منصوب ہوتا ہے۔ **جواب**: مخصوص، فاعل کے مطابق اور مرفوع ہوتا ہے۔

تمرین نمبر 3: الف) افعال مدح وذم نیز ان کے فاعل اور مخصوص کی شناخت فرمائیے۔

مثال	افعال مدح وذم	فاعل	مخصوص
لَاحَبَّذَاالْعَدَاوَۃُ (دشمنی اچھی نہیں ہے)	لاحَبَّ	ذا	العداوۃ
نِعْمَ الرَّجُلُ رَجُلٌ يُحَاسِبُ نَفْسَهٗ (وہ آدمی کتنا اچھا ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔)	نعم	الرجل	رجل
اَلتَّقْوٰى نِعْمَ الزَّادُ (تقویٰ کتنا اچھا زادراہ ہے۔)	نعم	الزاد	التقویٰ
بِئْسَ رِجَالًا الْكَاذِبُوْنَ (جھوٹ بولنے والے آدمی کتنے برے ہیں۔)	بئس	ھو ضمیر ممیز، رجالاً تمییز دونوں مل کر فاعل	الکاذبون
حَبَّذَا الصَّبْرُ (صبر کتنا اچھا ہے۔)	حب	ذا	الصبر
بِئْسَ طَالِبُ الْمَجْدِ الْكَسُوْلُ (بزرگی چاہنے والا سست آدمی کتنا برا ہے۔)	بئس	طالب	الکسول
نِعْمَ سَلَاحًا الدُّعَاءُ (دعا کتنا اچھا ہتھیار ہے۔)	نعم	ھو ضمیر ممیز، سلاحاً تمییز دونوں مل کر فاعل	الدعاء
سَاءَ مَا الْغِيْبَةُ (غیبت کتنی بری چیز ہے۔)	ساء	ھو ضمیر ممیز، مابمعنی شَيْئًا تمییز دونوں مل کر فاعل	الغیبة

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجہ
نِعْمَ الْعَالِمُ	نِعْمَ الْعَالِمُ زَيْدٌ (زید کتنا اچھا عالم ہے۔)	افعال مدح وذم کے دو اسم ہوتے ہیں ایک اس کا فاعل اور دوسرا مخصوص، یہاں فاعل تو ہے لیکن مخصوص نہیں تھا اس لیے وہ لائے۔
سَاءَ رَجُلٌ الْبَخِيْلُ	سَاءَ الرَّجُلُ الْبَخِيْلُ (بخیل آدمی کتنا برا ہے۔)	افعال مدح وذم کا فاعل معرف باللام ہوتا ہے یا معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے یہاں فاعل معرف باللام نہ تھا اس لیے اسے معرف باللام کردیا۔

نِعْمَ رَجُلًا الصَّادِقَانِ	نِعْمَ رَجُلًا الصَّادِقُ (سچا آدمی کتنا اچھا ہے۔)	"الصادق" مخصوص ھے جو وحدت، تثنیہ اور جمع میں فاعل کے مطابق ہوتا ھے اور یہاں فاعل واحد تھا اس لیے الصادق کو بھی واحد کر دیا۔
نِعْمَ الْوَصْفُ حِلْمٌ	نِعْمَ الْوَصْفُ اَلْحِلْمُ (حلم کتنا اچھا وصف ہے۔)	"الحلم" مخصوص ھے جو معرفہ ہوتا ھے یا نکرہ موصوفہ، یہاں ایسا نہ تھا اس لیے اسے معرف باللام کر کے معرفہ بنا دیا۔
بِئْسَ الْخُلُقُ الْكِذْبُ وَالْخِيَانَةُ	بِئْسَ خُلُقًا الْكِذْبُ وَالْخِيَانَةُ (جھوٹ اور خیانت کتنا برا خُلق ہے۔)	یہاں "الخلق" فاعل نہیں بلکہ "ھو" ضمیر ممیز اور خلقا تمیز دونوں مل کر فاعل ھیں۔ اگر "الخلق" کو فاعل بنائیں گے تو فاعل اور مخصوص کے درمیان مطابقت باقی نہیں رھتی۔
لَا حَبَّذَا سَارِقٌ	لَا حَبَّذَا السَّارِقُ (چور اچھا نہیں ہے۔)	یہاں "السارق" مخصوص ھے جو معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ھے یہاں ایسا نہ تھا اس لیے اسے معرف باللام کر کے معرفہ بنا دیا۔
نِعْمَ الْعَالِمُ هِنْدٌ	نِعْمَ الْعَالِمَةُ هِنْدٌ (ھندہ کتنی اچھا عالمہ ہے۔)	"العالمة" فاعل ھے اور "ھند" مخصوص، ان دونوں میں تذکیر و تانیث کے اعتبار سے مطابقت ہوتی ھے جو یہاں نہ تھی اس لیے "العالمة" لائے۔
حَبَّذَانِ زَيْدٌ وَبَكْرٌ	حَبَّذَا زَيْدٌ وَبَكْرٌ (زید اور بکر کتنے اچھے ہیں۔)	"حبذا" میں "ذا" اسم اشارہ فاعل ھے جو نہیں بدلتا اور یہاں بدلا ھوا تھا۔
اَلْمُجْتَهِدُ حَبَّذَا	حَبَّذَا الْمُجْتَهِدُ (کوشش کرنے والا کتنا اچھا ہے۔)	"المجتھد" مخصوص ھے جو یہاں "حبذا" سے پہلے آیا ھوا تھا جبکہ "حبذا" کا مخصوص فعل سے پہلے نہیں آسکتا اس لیے اسے بعد میں ذکر کر دیا۔

الدرس الثانی والخامسون: افعال مقاربہ کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- افعال مقاربہ ورجاوشروع سے ماضی اور مضارع کے صیغے آتے ہیں۔ **جواب**: "کاد" اور "اوشک" سے مضارع کے صیغے آتے ہیں باقی تمام سے ماضی کے صیغے آتے ہیں۔
- ان افعال کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔ **جواب**: ان افعال کی خبر ہمیشہ جملہ فعلیہ مضارعیہ ہوتی ہے۔
- افعال شروع پانچ ہیں۔ **جواب**: افعال شروع پانچ سے زائد ہیں۔
- کادَ، عسٰی، حرٰی اور اَخَذَ کی خبر پر اَنْ لانا جائز ہے۔ **جواب**: حرٰی کی خبر پر "ان" لانا واجب ہے جبکہ "کاد اور عسٰی" کی خبر پر ان لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں اور "اخذ" کی خبر پر "ان" لانا ناجائز ہے۔

تمرین نمبر 3: الف) افعال مقاربہ ورجاوشروع الگ الگ کیجیے اور ان کا عمل واضح کیجیے۔

مثال	افعال مقاربہ ورجاوشروع	عمل

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ (قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب کھڑا کرے)	"عسی"فعل رجا	"ان یبعثک ربک"فاعل،اسے خبر کی حاجت نہیں
اَوْشَکَ الْمَطَرُ اَنْ یَنْقَطِعَ (قریب ہے کہ بارش ختم ہو جائے۔)	اوشک"فعل مقاربه	المطر"فاعل جبکه"ان ینقطع"خبر
یَکَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَھُمْ (بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک لے جائے گی)	یکاد"فعل مقاربه	البرق"فاعل جبکه"یخطف ابصارهم"خبر
اَخَذَ الطِّفْلُ یَبْکِیْ (بچے نے رونا شروع کر دیا۔)	اخذ"فعل شروع	"الطفل"فاعل جبکه"یبکی"خبر
کَادَ الْفَقِیْرُ اَنْ یَّکُوْنَ فَقِیْرًا (قریب ہے کہ فقیر کافر ہو جائے۔)	کاد"فعل مقاربه	الفقیر"فاعل جبکه"ان یکون فقیرا"خبر
عَسَی الضَّیْقُ اَنْ یَّنْفَرِجَ (امید ہے کہ تنگی فراخی میں تبدیل ہو جائے۔)	عسیٰ"فعل رجا	"الضیق"فاعل جبکه"ان ینفرج"خبر
اِخْلَوْلَقَ اَنْ یَّثْمَرَ الشَّجَرُ (امید ہے کہ درخت پھلدار ہو جائے۔)	اخلولق"فعل رجا	"ان یثمر الشجر"فاعل،جبکه اسی صورت میں خبر نہیں ھوتی۔

ب:درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
کَادَ الْمُعَلِّمُ یُشَرِّحَ	کَادَ الْمُعَلِّمُ اَنْ یُّشَرِّحَ (قریب ہے کہ استاد وضاحت کر دے۔)	"یشرحَ"تب ھی درست ھوتا ھے جبکه اس پر"ان"داخل ھو چنانچه وہ داخل کردیا ھے۔
جَعَلَ الشَّجَرُ اَنْ یُّوَرِّقُ	جَعَلَ الشَّجَرُ یُوَرِّقُ (درخت پتوں والا ہونا شروع ہو گیا۔)	افعال شروع کی خبر پر"ان"داخل کرنا جائز نہیں ھے اس لیے اسے ختم کردیا۔اسی وجه سے نصب بھی ختم ھوگیا
حَرٰی الْغَائِبُ یَجِیْئُ	حَرٰی الْغَائِبُ اَنْ یَجِیْئَ (امید ہے غائب آ جائے۔)	"حریٰ"کی خبر پر"ان"لانا واجب ھے اس لیے"ان"لائے۔
کَرَبَ زَیْدٌ مُعَلِّمًا	کَرَبَ زَیْدٌ یُعَلِّمُ (قریب ہے کہ زید سکھائے۔)	ان افعال کی خبر ھمیشه جمله فعلیه مضارعیه ھوتی ھے اسلیے فعل مضارع لائے
یَطْفَقُ الْوَلَدُ یَلْعَبُ	طَفِقَ الْوَلَدُ یَلْعَبُ (بچے نے کھیلنا شروع کر دیا۔)	صرف"کاد اور"اوشک"سے مضارع کے صیغے آتے ھیں جبکه یهاں فعل شروع سے مضارع بنایا ھوا تھا۔
اَنْشَأَ الْبَحْرُ مَاجَ	اَنْشَأَ الْبَحْرُ یُمَاجُ (سمندر نے موج والا ہونا شروع کر دیا ہے۔)	ان افعال کی خبر ھمیشه جمله فعلیه مضارعیه ھوتی ھے اسلیے فعل مضارع لائے

الدرس الثالث والخامسون: افعال تعجب کا بیان

تمرین نمبر2:غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- جن افعال سے تعجب کا اظہار کیا جائے انہیں افعال تعجب کہتے ہیں۔**جواب**:جو افعال اظہار تعجب کے لیے وضع کیے گئے انہیں افعال تعجب کہتے ہیں۔
- فعل تعجب تین اوزان پر آتا ہے۔**جواب**:ثلاثی مجرد سے فعل تعجب دو وزن پر آتا ہے۔
- فعل تعجب اور متعجب منہ کے درمیان کوئی چیز نہیں آسکتی۔**جواب**:متعجب منہ اور فعل تعجب کے درمیان صرف ظرف یا جار مجرور آسکتے ہیں۔
- متعجب منہ ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔**جواب**:"**مَااَفۡعَلَ** "کے وزن پر جو فعل تعجب ہو وہ منصوب جبکہ "**اَفۡعِلۡ**"کے وزن پر جو فعل تعجب ہو وہ باء کے ساتھ لفظاً مجرور ہوتا ہے۔

تمرین نمبر 3:الف)افعال تعجب اور متعجب منه الگ الگ فرمائیے۔

مثال	افعال تعجب	متعجب منه
مَااَجۡمَلَکَ (آپ کتنے جمال والے ہیں۔)	ماااجمل	ک
مَااَشۡجَعَ خَالِدًا (خالد کتنا بہادر ہے۔)	مااشجع	خالدا
اَلۡطِفۡ بِزَيۡدٍ (زید کتنا مہربانی کرنے والا ہے۔)	الطف	زید
اَشۡدِدۡ بِعَرَجِهٖ (اس کا لنگڑا پن کتنا شدید ہے۔)	اشدد	عرجه
مَااَجۡوَدَ عُثۡمَانَ (عثمان کتنا سخی ہے۔)	اجود	عثمان
مَااَكۡذَبَ النَّفۡسَ (نفس کتنا جھوٹا ہے۔)	مااكذب	النفس
اَعۡظِمۡ بِنُصۡرَتِهٖ (اس کی مدد کتنی بڑی ہے۔)	اعظم	نصرة
مَااَشَدَّ اَنۡ يُّتۡرَكَ الصَّلٰوةَ (نماز ترک کرنا کتنا سخت ہے۔)	مااشد	ان يترك الصلوٰة
اَقۡبِحۡ اَنۡ لَا يُحَدَّ الشَّارِبُ (موچھیں نہ کاٹنا کتنا برا ہے۔)	اقبح	ان لا يحد الشارب

ب:درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
مَااَخۡضَرَ الۡقُبَّةَ	**مَااَشَدَّ خُضۡرَةً الۡقُبَّةَ** (گنبد کتنا سبز ہے۔)	"خضرة" میں رنگ کا معنی پایا جا رہا ھے اور جس فعل میں رنگ ،عیب یا حلیه کے معنی پایا جائے اس کے مصدر صریح یا مصدر مؤول سے پہلے "مااشد یا اشدد"لگا کر فعل تعجب بناتے ھیں۔
اَقۡبِحۡ اَلۡكُفۡرَ	**مَااَشَدَّ قَبِيۡحًا اَلۡكُفۡرَ** (کفر کتنا برا ہے۔)	"قبيحا" میں عیب کا معنی پایا جا رہا ھے اور جس فعل میں رنگ، عیب یا حلیه کے معنی پایا جائے اس کے مصدر صریح یا مصدر مؤول سے پہلے "مااشد یا اشدد"لگا کر فعل تعجب بناتے ھیں۔
مَااَنَامَ الطِّفۡلَ	**مَااَنۡيَمَ الطِّفۡلَ** (بچہ کتنا سونے والے ہے۔)	"انيم" متعل العین ھے اور فعل اگر معتل العین ھو تو فعل تعجب بناتے وقت عین کلمه اس کی اصل کی طرف لوٹا دیا جاتا ھے اسی لیے "انيم"لائے۔
مَااَحۡسَنَ وَلَدًا	**مَااَحۡسَنَ الۡوَلَدَ** (بچہ کتنا خوبصورت ہے۔)	"الولد" متعجب منه ھے اور متعجب منه، معرفه ھوتا ھے یا نکره مخصوصه اسی لیے "الولد"لائے۔

مَا اَعْظَمَ شَانُ الْاَنْبِيَاءِ	مَا اَعْظَمَ شَانَ الْاَنْبِيَاءِ (انبیاء کی کتنی بلند شان ہے۔)	"مااعظم" فعل تعجب ھے اور "مَا اَفْعَلَ" کے وزن پر جو فعل تعجب آتا ھے اس کا متعجب منه منصوب ھوتا ھے اسی لیے "شانَ" کیا۔
اَصْفِرِ الْبَقَرَةُ	مَا اَشَدَّ صُفْرَةَ الْبَقَرَةَ (گائے کتنی پیلی ہے۔)	"صفرة" میں رنگ کا معنی پایا جا رھا ھے اور جس فعل میں رنگ عیب یا حلیه کے معنی پایا جائے اس کے مصدر صریح یا مصدر مؤول سے پھلے "مااشد یا اشدد" لگا کر فعل تعجب بناتے ھیں۔
مَا اَشَدَّ تَعْلِيْمُ	مَا اَشَدَّ التَّعْلِيْمَ (کتنی زیادہ تعلیم ہے۔)	"التعلیم" متعجب منه ھے اور متعجب منه ھمیشه معرفه یا نکره مخصوصه ھوتا ھے اسی لیے "التعلیم" لائے۔
مَا اَعْوَرَ الدَّجَّالُ	مَا اَشَدَّ عَوَرًا الدَّجَّالَ (دجال کتنا کانا ہے۔)	"عورًا" متعجب منه ھے جس میں عیب کا معنی پایا جا رھا ھے اور جس فعل میں رنگ، عیب یا حلیه کے معنی پایا جائے اس کے مصدر صریح یا مصدر مؤول سے پھلے "مَا اَشَدَّ --یا-- اَشْدِدْ" لگا کر فعل تعجب بناتے ھیں۔
اَشْدِدْ بِحُمْرَةُ الْوَجْهِ	اَشْدِدْ بِحُمْرَةِ الْوَجْهِ (چہرے کی سرخی کتنی زیادہ ہے۔)	جو فعل تعجب "اَفْعِلْ" کے وزن پر آئے تو اس کے متعجب منه سے پھلے "باء" آتا ھے اور وہ محلا منصوب ھوتا ھے۔ باء کی وجه سے "حمرة" کو کسره دی۔

الدرس الرابع والخامسون: حروف کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- زائد حرف کو کلام سے نکال دیا جائے تو معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ **جواب**: زائد حرف کو کلام سے نکال دیا جائے تو اصل معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔
- حرف جواب کسی سوال ہی کے جواب میں آتا ہے۔ **جواب**: حرف جواب کسی سوال یا جواب دینے کے لیے آتے ہیں۔

تمرین نمبر 3: حروف معانی کی قسم متعین فرمائیے

مثال	جواب
فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِیْۤ اَبِیْۤ (تو میں یہاں سے نہ ٹلوں گا یہاں تک کہ میرے باپ اجازت دیں)	"لی" میں لام حرف زائد ھے۔
كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ۙ (کوئی نہیں بلکہ تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو)	"کلا" حرف ردع ھے۔
وَاللّٰهِ لَاُعَلِّمَنَّ الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ (اللہ کی قسم میں انہیں ضرور قرآن وسنت سکھاؤں گا۔)	"لاتعلمن" میں حرف تاکید لام ابتدائیه ھے۔
اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ (بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔)	"اَنْ" حرف تفیسر ھے۔
اَللّٰهَ دَعَوْتُ اَنِ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ	"اَنْ" حرف تفسیر ھے

(اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔)	
وَلَقَدْ اَرَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰی (اور بیشک ہم نے اسے اپنی سب نشانیاں دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور نہ مانا)	"قد" حرف توقع ھے۔
اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم)	"اَلَا" حرف تنبیه ھے۔
اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْــٴًـا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ (بیشک اللہ لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا ہاں لوگ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں)	"انَّ" حرف جواب۔
لَهُ الْحَمْدُ عَلٰی مَا عَلَّمَ (اسی کی حمد ہر اس نعمت پر جو اس نے کی۔)	"ما" حرف مصدر ھے۔
قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ (موسیٰ نے فرمایا یوں نہیں بیشک میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے اب راہ دیتا ہے)	"کلّا" حرف ردع ھے۔
اِشْتَرَیْتُ وَرَقًا اَیْ فِضَّةً (میں نے ورق یعنی چاندی خریدی۔)	"ای" حرف تفسیر ھے۔
هَلَّا اَدَّبْتَ اَوْلَادَكَ (تم نے اپنی اولاد کو ادب کیوں نہیں سکھایا۔)	"هلّا" حرف تحضیض ھے۔
قَالُوْا بَلٰی قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ۙ۬ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۖۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ (کہیں گے کیوں نہیں بے شک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا اللہ نے کچھ نہیں اوتارا تم تو نہیں مگر بڑی گمراہی میں اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے)	"بلیٰ" حرف جواب ھے
طَارَ بِهِ الْعَنْقَاءُ اَیْ طَالَتْ غَیْبَتُهٗ	"ای" حرف تفسیر ھے۔
اَللّٰهُ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَمُحَمَّدٌ لَا نَظِیْرَ لَهٗ	"لا" حرف زائد ھے۔
سَالَ بِهِ الْوَادِیْ اَیْ هَلَكَ	"ای" حرف تفسیر ھے۔
فَسَیَرَی اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ (تمہارے کام دیکھے گا اللہ اور اس کے رسول)	"س" حرف استقبال ھے۔

الدرس الخامس والخامسون: الف لام (ال) کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

- ➢ اسم فاعل اور اسم مفعول کا الف لام اسمی ہوتا ہے۔ **جواب:** جو الف لام اسم فاعل یا اسم مفعول حدوثی پر آئے اسے الف لام اسمی کہتے ہیں۔

➢ جو الف لام مدخول میں کوئی معنی پیدا کرے وہ زائد ہوتا ہے۔ **جواب**: جو الف لام مدخول میں کوئی معنی پیدا کرے وہ غیرہ زائدہ ہوتا ہے۔

تمرین نمبر 3: الف لام کے بارے میں بتائیں کہ اسمی ہے یا حرفی، حرفی ہے تو زائدہ ہے یا غیر زائدہ، زائدہ ہے تو اس کی کونسی قسم ہے اور غیر زائدہ ہے تو اس کی کونسی قسم ہے۔

مثال	اسمی/حرفی	قسم
اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (اللہ ان کا ولی ہے جو ایمان لائے۔)	"اللّٰہ" اسم جلالت کا اسم حرفی ھے۔	زائدہ کی قسم لازمی ھے۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (تمام جہانوں کے رب کی تمام تعریفیں ہیں۔)	"الحمد" اور "العٰلمین" کا الف لام حرفی۔	الحمد" کا الف لام غیر زائدہ کی قسم الف لام جنسی ھے۔ جبکہ "العٰلمین" کا الف لام غیر زائدہ کی قسم الف لام استغراقی ھے۔
وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی (مرد، عورت کی طرح نہیں ہے۔)	"الذکر" اور "الانثیٰ" دونوں کا الف لام حرفی ھے۔	دونوں کا الف لام غیر زائدہ کی قسم جنسی ھے۔
وَلَقَدْ اَمُرُّ عَلَی اللَّئِیْمِ یَسُبُّنِیْ (اور میں ایسے کمینے شخص کے پاس سے گزرا جو مجھے گالی دے رہا تھا۔)	"اللئیم" کا الف لام اسمی ھے۔	
اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ (حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔)	"الحسن، الحسین، الجنة" کا الف لام حرفی ھے۔	الف لام زائدہ کی قسم عارضی ھے۔
ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهٰدَةِ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (پھر اس کی طرف پھیرے جاؤ گے جو چھپا اور ظاہر)	"الغیب، الشهدۃ" کا الف لام حرفی ھے۔	الف لام غیر زائدہ کی قسم عہد استغراقی ھے۔
زُرْتُ الْمُکْرِمَ اُسْتَاذَهٗ (میں نے اپنے استاد کی عزت کرنے والے کو دیکھا۔)	"المکرم" کا الف لام اسمی ھے۔	
اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ (دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ اور جنت کے لیے کافر ہے۔)	"الدنیا، الف لام حرفی، المؤمن اور کافر کا الف لام اسمی ھے۔	الدنیا کا الف لام حرفی زائدہ کی قسم عارضی ھے۔
نَحْنُ مُقَلِّدُوْا نُعْمَانِ بْنِ الثَّابِتِ (ہم نعمان بن ثابت کے مقلد ہیں۔)	"الثابت" کا الف لام حرفی ھے۔	حرفی کی قسم زائدہ عارضی ھے۔
جَمَعَ الْاَمِیْرُ الصَّاغَةَ ()	"الصاغة" کا الف لام حرفی ھے۔	حرفی کی قسم زائدہ عارضی ھے۔
اُدْخُلِ السُّوْقَ (بازار داخل ہو جاؤ۔)	"السوق" کا الف لام حرفی ھے۔	حرفی کی قسم
اَکْرِمِ الْمَعْلُوْمَ فَضْلُهٗ	"المعلوم" کا الف لام اسمی ھے۔	

مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کورس

(اس کا اکرام کرو جس کی فضیلت معلوم ہے۔)		
اَهْلَكَ النَّاسَ الدِّيْنَارُ الصُّفْرُ وَالدِّرْهَمُ الْبِيْضُ (لوگوں کو پیلے دیناروں اور سفید درہموں نے ہلاک کر دیا ہے۔)		

الدرس السادس والخمسون: تنوین کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندہی فرمائیے۔

1. جو نون کلمے کی آخری حرکت کے تابع ہو اسے تنوین کہتے ہیں۔ **جواب**: جو نون کلمے کے آخری حرکت کے تابع ہو اور تاکید کے لیے نہ ہو اسے تنوین کہتے ہیں۔
2. تنوین ہر اسم پر آتی ہے۔ **جواب**: موانع تنوین نہ پائے جائیں تو تنوین ہر اسم پر آتی ہے۔
3. موانع تنوین چار ہیں۔ **جواب**: موانع تنوین پانچ ہیں۔

تمرین نمبر3: الف) اسم پر تنوین آنے یا نہ آنے کی وجہ بتائیے اور تنوین کی قسم بھی متعین فرمائیے۔

مثال	تنوین آنے/نہ آنے کی وجہ	تنوین کی قسم
تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا	"الرسل" معرف باللام ہے، "بعضھم" میں "بعض" مضاف ہے اس وجہ سے تنوین نہیں آئی، "بعضٍ" پر تنوین ہے کیونکہ کوئی مانع تنوین نہیں پایا جارہا۔	"بعضٍ" پر تنوین تمکن ہے۔
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے	"ھدًی" پر تنوین اس وجہ سے کہ کوئی مانع تنوین نہیں پایا جارہا۔ ربھم" میں "رب" مضاف ہے اور "المفلحون" معرف باللام ہے اس وجہ سے تنوین نہیں آئی۔	"ھدًی" پر تنوین تمکن ہے۔
اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَ اللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ یا جیسے آسمان سے اترتا پانی کہ اس میں اندھیریاں ہیں اور گرج اور چمک اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں	"صیب" پر تنوین ہے کہ کوئی مانع تنوین نہیں پایا جارہا، "السماء" معرف باللام ہے اس وجہ سے تنوین نہیں، "ظلمت، رعد، برق، محیط" پر تنوین ہے کہ کوئی مانع تنوین نہیں پایا جارہا، "اصبعھم" میں اصابع "اور" اذانھم "میں "اذان" اور "حذر" مضاف	"ظلمت" پر تنوین مقابلہ ہے، صیب پر تنوین تمکن ہے، رعد، برق پر تنوین تمکن ہے۔ محیط" تنوین تمکن۔

کڑک کے سبب موت کے ڈر سے اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔	ہے اور "الصواعق، الموت" معرف باللام ہے اس وجہ سے تنوین نہیں آئی۔	
قُلْتُ لِزَيْدٍ صَهٍ (میں نے زید کو کہا)	"زید" اور "صه" پر تنوین اس لیے کہ کوئی مانع تنوین نہیں ہے۔	زید پر تنوین تمکن جبکہ "صه" پر تنوین تنکیر ہے
كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ سورج اور چاند ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے۔	کل" فلک" پر تنوین اس لیے ہے کہ کوئی مانع تنوین نہیں ہے۔	کل" پر تنوین عوض ہے جبکہ فلک" پر تنوین تمکن۔

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
غُلَامُ اَحْمَدٍ رَجُلُ صَالِحُ	غُلَامُ اَحْمَدَ رَجُلٌ صَالِحٌ (احمدکاغلام نیک آدمی ھے۔)	"غلام" مضاف ھے اور مضاف پر تنوین نہیں آتی، احمد" غیر منصرف ھے اور غیر منصرف پر تنوین نہیں آتی، "رجل صالح" پر تنوین کے لیے کوئی مانع نہیں ھے اس لیے تنوین لائے۔
نَظَرْتُ اِلٰى بُسْتَانِ جَمِيْلٍ	نَظَرْتُ اِلٰى بُسْتَانٍ جَمِيْلٍ (میں نے خوبصورت باغ کی طرف دیکھا۔)	"بستان موصوف ھے جس پر تنوین کے لیے کوئی مانع نہیں ھے اس لیے تنوین لائے۔
اَلْوَلَدٌ الْمُجْتَهِدٌ يَحْفَظُ دَرْسَهٗ	اَلْوَلَدُ الْمُجْتَهِدُ يَحْفَظُ دَرْسَهٗ (کوشش کرنے والا بچہ اپنا سبق یاد کرلیتا ہے۔)	"الولد" اور "المجتهد" دونوں پر الف لام ھے جو مانع تنوین ھے اس لیے تنوین گرادی۔
خَالِدٌ بْنُ مَاجِدٍ عَالِمُ جَيِّدُ	خَالِدُ بْنُ مَاجِدٍ عَالِمٌ جَيِّدٌ (ماجدکابیٹاخالداچھاعالم ھے۔)	"خالد" ابن "کاموصوف ھے جو" ماجد" کی طرف مضاف ہورھا ھے۔اس لیے خالد پر تنوین نہیں لائے کہ یہ مانع تنوی ھے۔" عالم" اور "جید" پر تنوین لانے سے کوئی چیز مانع نہیں ھے اس لیے تنوین لائے۔
اَلْيَقِيْنٌ لَا يَزُوْلُ بِالشَّكِّ	اَلْيَقِيْنُ لَا يَزُوْلُ بِالشَّكِّ (یقین شک کے ساتھ زائل نہیں ہوتا۔)	"الیقین" اور "الشک" پر الف لام ھے جو مانع تنوین ھے۔
زَيْدٌ بْنُ بَكْرٍ	زَيْدُ بْنُ بَكْرٍ (بکرکابیٹازید)	"زید" ابن کاموصوف ھے جو ایک اور علم کی طرف مضاف ھے جو مانع تنوین ھے اس لیے تنوین نہیں لائے۔
رَاَيْتُ وَلَدًا ابْنَ عَمْرٍو	رَاَيْتُ وَلَدًا ابْنَ عَمْرٍو (میں نے ایسا بچہ دیکھا جو عمرو کا بیٹا تھا۔)	"ولدا" علم نہیں ھے لھٰذا اس پر تنوین لانے سے کوئی چیز مانع نہیں ھے۔
فَازَتْ هِنْدُ ابْنَةُ الْفَلَّاحِ	فَازَتْ هِنْدُ ابْنَةُ فَلَّاحٍ (فلاح کی بیٹی ہند کامیاب ہوگئی۔)	"فلاح" علم ھے جس پر الف لام نہیں آتا اور جب الف لام نہ رھا تو تنوین سے کوئی چیز مانع نہ رھی
صَعِدْتُ عَلَى الْجَبَلٍ الشَّامِخٍ	صَعِدْتُ عَلَى الْجَبَلِ الشَّامِخِ (میں بلند پہاڑ پر چڑھ گیا۔)	"الجبل" اور "الشامخ" دونوں پر الف لام ھے جو مانع تنوین ھے۔
خُذْ كِتَابِيْ هٰذًا	خُذْ كِتَابِيْ هٰذَا (یہ میری کتاب پکڑو۔)	"هذا" مبنی ھے جو مانع تنوین ھے۔

مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کورنگی

الدرس السابع والخمسون: اِنَّ، اِنَّ، کَاِنَّ اور لٰکِنَّ کی تخفیف

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. اِنْ مخففہ کو عمل دینے کی صورت میں اسے لام مفتوح لازم ہے۔ **جواب**: ان مخففہ کو جب عمل نہ دینا ہو تو اسے لام مفتوح لازم ہے۔
2. اَنْ مخففہ کی خبر جملہ ہو تو اس میں قد یا لَو کا ہونا ضروری ہے۔ **جواب**: ان مخففہ کی خبر جملہ فعلیہ ہو جس میں فعل متصرف ہو تو اس کے شروع میں قَد، اداۃ شرط، تنفیس یا نفی آتا ہے۔
3. لکن مخففہ عمل کرتا ہے۔ **جواب**: لکن مخففہ عمل نہیں کرتا ہے۔
4. کَاَنْ مخففہ کی خبر جملہ ہو تو اس میں قد کا ہونا ضروری ہے۔ **جواب**: کان مخففہ کی خبر جملہ فعلیہ ہو تو اس میں لم قد کا ہونا ضروری ہے۔

تمرین نمبر3: حروف مشبہ بالفعل مخففہ پہچانیے اور ان کا عمل متعین کیجیے۔

مثال	جواب	وجه
وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ط اور بیشک یہ بھاری تھی مگر ان پر جنہیں اللہ نے ہدایت کی	اس مثال میں اِنْ مخففہ کو عمل نہیں دیا گیا اسی وجہ سے لام مفتوح لائے ہیں۔	
اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا	اس مثال میں اَنْ کا اسم محذوف ہے اور اس کی خبر جملہ فعلیہ ہے اسی وجہ سے اس کے شروع میں لم حرف نفی لائے۔	
قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ کہا خدا کی قسم قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کردے	اس مثال میں اِنْ مخففہ کو عمل نہیں دیا گیا اسی وجہ سے لام مفتوح لائے ہیں۔	
وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ط اور انہیں یقین ہوا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس پھر	اَنْ مخففہ کا اسم محذوف ہے اور اس کی خبر جملہ ہے۔	
وَ اِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ج اور ضرور ان میں اکثر کو بے حکم ہی پایا	اس مثال میں اِنْ مخففہ کو عمل نہیں دیا گیا اسی وجہ سے لام مفتوح لائے ہیں۔	
اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہر گز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے	اَنْ مخففہ کی خبر جملہ فعلیہ "لن نجمع عظامہ" ہے جس سے پہلے نفی لائے ہیں۔	
وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اور بے شک ہم تمہیں جھوٹوں میں گمان کرتے ہیں	اس مثال میں اِنْ مخففہ کو عمل نہیں دیا گیا اسی وجہ سے لام مفتوح لائے ہیں۔	
وَّاَنْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ج اور یہ کہ شاید ان کا وعدہ نزدیک آگیا ہو	اَنْ مخففہ کا اسم محذوف ہے اور اس کی خبر جملہ فعلیہ ہے۔	
لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ہاں جو اُن میں علم میں پکے اور ایمان والے ہیں	لکن مخففہ عمل نہیں کرتا۔	

مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کوٹ مومن

لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا تاکہ دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیام پہنچادیئے	اَنْ مخففہ کا اسم محذوف ہے اور اس کی خبر جملہ فعلیہ ہے جس سے پہلے قد ہے۔	
اِعْلَمْ اَنْ سَوْفَ يَاْتِيْ كُلُّ مَاقُدِّرَ	اَنْ مخففہ کا اسم محذوف ہے اور اس کی خبر جملہ فعلیہ ہے جس سے پہلے تنفیس میں سے "س" ہے۔	
وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ﷺ اور بے شک اللہ تم پر کتاب میں اتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں	اَنْ مخففہ کا اسم محذوف ہے اور اس کی خبر جملہ فعلیہ ہے جس سے پہلے اداۃ شرط "اِذا" ہے۔	

الدرس الثامن والخمسون: اَنْ مقدرہ کا بیان

تمرین نمبر2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. اَنْ ہمیشہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ **جواب:** اَنْ مخففہ فعل مضارع کو نصب نہیں دیتا۔
2. لام کَیْ اور لام جحود کے بعد اَن کو پوشیدہ رکھنا واجب ہے۔ **جواب:** لام کَیْ کے بعد جائز ہے اور لام جحود کے بعد واجب ہے۔
3. فاء اور واؤ کے بعد ہمیشہ اَنْ مقدر ہوتا ہے۔ **جواب:** فاء سببیہ اور واؤ معیت کے بعد اَنْ مقدر کرنا واجب ہے۔
4. حتّٰی اور اَوْ کے بعد ہمیشہ اَنْ مقدر ہوتا ہے۔ **جواب:** حتی، جو کئی، اِلٰی یا اِلّا کے معنی میں ہو اور اَوْ جس کی جگہ اِلٰی یا اِلّا رکھنا صحیح ہو تب اَنْ مقدر کرنا واجب ہے۔

تمرین نمبر3: الف) یہ بتائیں کہ کہاں کہاں اَنْ مقدر ھے۔

مثال	جواب	وجه
اَرْكَبُ اَوْ اَصِلَ الْمَدِيْنَةَ	اَوْ کے بعد اَنْ وجوبًا مقدر ھے	
لَمْ يَكُنْ خَالِدٌ لِيَفْعَلَ السُّوْءَ	لام کئی کے بعد ان جوازًا مقدر ھے۔	
لَاتَتَوَانَ فَتَنْدِمَ	فاء سببیه کے بعد ان وجوبًا مقدر ھے۔	
صُمْ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ	حتی کے بعد ان وجوبًا مقدر ھے۔	
اُعَاقِبُكَ اَوْ تَتُوْبَ	اَوْ کے بعد ان وجوبًا مقدر ھے۔	
مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَلَهٗ	فاء سببیه کے بعد ان وجوبًا مقدر ھے۔	
يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ	لام کئی کے بعد ان جوازًا مقدر ھے۔	
لَيْتَ لِيْ مَالًا فَاَتَصَدَّقَ	فاء سببیه کے بعد ان وجوبًا مقدر ھے۔	
اَلَا تَدْنُوْ فَتُبْصِرَ	فاء سببیه کے بعد ان وجوبًا مقدر ھے۔	
رَبِّ وَفِّقْنِيْ فَاَسْلُكَ سَنَنَ الْخَيْرِ	فاء سببیه کے بعد ان وجوبًا مقدر ھے۔	

مَاۤاَنْزَلْنَاعَلَيْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى	لام کئی کے بعدان جوازًامقدرھے۔	
هَلَّا حَفِظْتَ الدَّرْسَ فَتَفُوْزَ	فاءسببیہ کے بعدان وجوبًامقدرھے۔	

ب:درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
لَمْ يَكُنْ زَيْدٌ لِاَنْ يَكْذِبَ	لَمْ يَكُنْ زَيْدٌ لِيَكْذِبَ	لام جحود کے بعدان وجوبًامقدرھوتاھے۔
هَلَّا تَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرُ لَكَ	هَلَّا تَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرَ لَكَ	فاءسببیہ کے بعداَنْ وجوبًامقدرھوتاھے۔
اِعْلَمْ اَنْ سَوْفَ يَاْتِيَ كُلُّ مَاقُدِّرَ	اِعْلَمْ اَنْ سَوْفَ يَاْتِيْ كُلُّ مَاقُدِّرَ	اَنْ مخففه فعل مضارع کونصب نہیں دیتا۔
جِئْتُ لِاَتَعَلَّمُ	جِئْتُ لِاَتَعَلَّمَ	لام کئی کے بعداَنْ جوازًامقدرھوتاھے اس لیے نصب دیا
يُعْجِبُكَ ضَرْبِيْ وَاُكْرِمُ	يُعْجِبُكَ ضَرْبِيْ وَاُكْرِمَ	واؤمعیت کے بعداَنْ مقدرھوتاھے۔

الدرس التاسع والخمسون: کلمات شرط کابیان

تمرین نمبر2:غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. فعل مضارع کوجزم دینے والے کلمات کوکلمات شرط جازمہ کہتے ہیں۔**جواب**:جوکلمات شرط وجزاکوجزم دیتے ہیں انہیں کلمات شرط جازمہ کہتے ہیں۔
2. "اِذَاجِئْتَنِيْ اَكْرَمْتُكَ "میں "اذا"حرف شرط، "جئتنی" شرط اور "اکرمتک"جزاہے۔**جواب**:اِذاکلمہ شرط غیر جازمہ ہے۔
3. "اِنْ تَضْحَكُ تُضْحَكُ "میں "ان "اسم شرط،"تُضْحَكُ "شرط اور"تَضْحَكُ "جزہے۔**جواب**:اِنْ کلمہ شرط جازمہ ہے،"تَضْحَكُ"شرط اور"تُضْحَكُ"جزاہے۔
4. لمّا،امّااوراِذ اسمائے شرط ہیں۔**جواب**:کلمات شرط ہیں۔

تمرین نمبر3،الف)کلمات شرط جازمہ اورغیرجازمہ نیزشرط وجزاکی شناخت فرمائیے۔

مثال	کلمہ شرط اورشرط	جزا
فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ توجوایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا	من"کلمہ شرط جازمہ،یعمل مثقال ذرۃ خیرا"شرط	یرہٗ
اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی	"این"کلمہ شرط جازمہ،"ماتکونوا"شرط	یدرککم الموت
وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفادیتا ہے	اذا"کلمہ شرط غیرجازمہ،"مرضت"شرط	ھویشفین
اِنْ تَسْكُتْ تَنْجُ (اگر توخاموش ہو جائے تونجات پاجائے گا۔)	"اِن"کلمہ شرط جازمہ،"تسکت"شرط	تنجح
لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ	لولا"کلمہ شرط غیرجازمہ،"علی"شرط	لھلک عمر

(اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔)		
مَاتَزْرَعْ تَحْصُدْ (جو تو بوئے گا کاٹے گا۔)	"ما"کلمه شرط جازمه، "تزرع"شرط	تحصد
اِذْجِئْتَنِيْ اَكْرَمْتُكَ (جب تو میرے پاس آئے تو میں تیرا اکرام کرونگا۔)	اذ"کلمه شرط غیر جازمه، "جئتنی"شرط	اکرمتک
اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں	ایّ"کلمه شرط جازمه، "ماتدعوا"	له الاسماء الاحسنیٰ
وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا	"من"کلمه شرط جازمه، یعمل مثقال ذرة شرا	یره

ب: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
مَهْمَاتَدْرُسُ اَدْرُسُ	مَهْمَاتَدْرُسْ اَدْرُسْ	"مهما"کلمه شرط جازمه هے اس لیے جزم دینی هوگی۔
كُلَّمَاتَسَعَ تَنْجُ	كُلَّمَاتَسَعُ تَنْجُوْ	کلما"کلمه شرط غیر جازمه هے اس لیے جزم نهیں هوگی۔
اِنْ تَقْرَئِيْنَ تَفُوْزِيْنَ	اِنْ تَقْرَئِيْ تَفُوْزِيْ	ان"کلمه شرط جازمه هے اس لیے جزم دینی هوگی۔
اِذْمَاتَدْعُوْاَدْعُوْ	اِذْمَاتَدْعُ اَدْعُ	اذما"کلمه شرط جازمه هے اس لیے جزم دینی هوگی۔
اِذَاتُسْلِمْ تَنْجَحْ	اِذَاتُسْلِمُ تَنْجَحُ	اذا"کلمه شرط غیر جازمه هے اس لیے جزم نهیں هوگی۔
اَيُّ رَجُلٍ تُكْرِمُوْنَ نُكْرِمُوْنَ	اَيُّ رَجُلٍ تُكْرِمُوْا نُكْرِمُوْا	ایّ"کلمه شرط جازمه هے اس لیے جزم دینی هوگی۔
مَاتَسْمَعُ تَقُوْلُ	مَاتَسْمَعْ تَقُلْ	ما"کلمه شرط جازمه هے اس لیے جزم دینی هوگی۔
اِنْ تَظْلِمَانِ تُظْلَمَانِ	اِنْ تَظْلِمَا تُظْلَمَا	ان"کلمه شرط جازمه هے اس لیے جزم دینی هوگی۔

الدرس الستون: شرط وجزا کا بیان

تمرین نمبر 2: غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

1. شرط کبھی جملہ اسمیہ ہوتی ہے اور کبھی جملہ فعلیہ۔ **جواب**: شرط ہمیشہ جملہ فعلیہ ہوگی اور جزا کبھی جملہ فعلیہ اور کبھی جملہ اسمیہ ہوگی۔
2. شرط اور جزا میں سے جو مضارع ہو اسے جزم دینا واجب ہے۔ **جواب**: شرط وجزا دونوں مضارع ہوں تو دونوں پر جزم واجب ہے۔
3. جزا فعل نہی ہو تو اس پر فَالانا ناجائز ہے۔ **جواب**: جزا ماضی بغیر قد کے ہو اور جزا کے شروع میں لم ہو تو اس پر فاء لانا جائز نہیں۔
4. جزا مضارع منفی ہو تو اس پر فالانا جائز ہے۔ **جواب**: جزا فعل مضارع مثبت یا مضارع منفی بذریعہ لا ہو تو فاء لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہے۔

تمرین نمبر 3: الف) شرط وجزا میں کہاں کہاں جزم واجب هے نیز جزا پر فَالانے کا حکم کیا هے؟

مثال	جواب	فاء لانے کا حکم

إِذْمَاتَدْرُسْ تَنْجَحْ	شرط وجزادونوں مضارع ھیں اس لیے جزم واجب ھے۔	جزامضارع مثبت ھوتوفاءلانایانہ لانادونوں جائزھیں۔
مَنْ يَرْحَمْ لَمْ يُحْرَمْ	شرط وجزادونوں مضارع ھیں اس لیے جزم واجب ھے۔	جزاکے شروع میں "لم" ھوتوفاءلاناجائزنھیں۔
فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے	جزاجملہ انشائیہ ھے اس لیے جزم واجب ھے۔	جزاجملہ انشائیہ ھے اس لیے فاءلاناواجب ھے۔
وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلٰمِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہر گز اس سے قبول نہ کیا جائے گا	شرط وجزادونوں مضارع ھیں اس لیے جزم واجب ھے۔	جزافعل مضارع "لَنْ" کے ساتھ ھے اس لیے فاءلاناواجب ھے۔
وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے	شرط فعل مضارع ھوتوجزم واجب ھے۔	جزاجملہ اسمیہ ھوتوفاءلاناواجب ھے۔
وَمَنِ اسْتَشَارَ لَايَنْدَمْ		جزافعل مضارع منفی بذریعہ لا ھوتوفالانانہ لانادونوں جائز۔
مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا	شرط مضارع ھے اس لیے جزم واجب ھے۔	ماضی قدکے ساتھ ھے اس لیے فاءلاناواجب ھے۔
وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَآءَ اور اگر تمہیں محتاجی کا ڈر ہے تو عنقریب اللہ تمہیں دولت مند کردے گا اپنے فضل سے اگر چاہے	جزامضارع ھوتوجزم اور مضموم دونوں جائزھیں۔	جزافعل مضارع ھے جس سے پھلے سوف ھے اسلیے فاءلاناواجب ھے۔

ب: درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مثال	جواب	وجه
اِنْ تَحْفُظُ الدَّرْسَ مَااَنْتَ رَاسِبًا	اِنْ تَحْفَظِ الدَّرْسَ مَااَنْتَ رَاسِبًا	ان کلمه شرط جازمه ھے اسلیے جزم واجب ھے۔
اِذَاتصبرْصَبْرًاسَتُوْجَرُاَجْرًا	اِذَاتصبرُصَبْرًاسَتُوْجَرُاَجْرًا	اذاکلمه شرط غیر جازمه ھے اسلیے جزم نھیں آئیگی
اِنْ تَكْسِلُوْنَ فَلَمْ تَفُوْزُوْنَ	اِنْ تَكْسِلُوْا فَلَمْ تَفُوْزُوْا	ان کلمه شرط جازمه ھے اسلیے جزم واجب ھے۔
اِذَالَمْ تَسْتَحْيِ اِصْنَعْ مَاشِئْتَ	اِذَالَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ	جزاجمله انشائیه ھوتوفاءلگاناواجب ھے۔
مَاتَذْرَعُوْنَ فَحَصَدْتُمْ	مَاتَذْرَعُوْا حَصَدْتُمْ	"ما" کلمه شرط جازمه ھے اسلیے جزم واجب ھے۔اور ماضی بغیر قدکے ھوتوفاءلاناجائزنھیں۔
مَنْ تُحْسِنُ اِلَيْهِ يُحْسِنُ اِلَيْكَ	مَنْ تُحْسِنْ اِلَيْهِ يُحْسِنْ اِلَيْكَ	"من" کلمه شرط جازمه ھے اسلیے جزم واجب ھے۔

الدرس الحادی والستون: حرف نداء اور منادیٰ کا بیان

تمرین نمبر 2؛ غلطی کی نشاندھی فرمائیے۔

مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کوٹ مومن